۱۱-۶۶
خذوا عني مناسککم
لعلی لا أراکم بعد عامی هذا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیسے ادا فرمایا

محقق العصر حضرت مولانا
مفتی محمد خان قادری

کاروانِ اسلام پبلیکیشنز

خذوا عني مناسككم لعلي لا أراكم بعد عامي هذا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیسے ادا فرمایا؟

کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور

جامعہ اسلامیہ لاہور 1۔ میلاد سٹریٹ گلشن رحمان ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

042,35300353 .. 0300,4407048

Marfat.com

﴿جملہ حقوق محفوظ﴾

SS166

نام کتاب	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیسے ادا فرمایا؟
تصنیف	مفتی محمد خان قادری
اہتمام	محمد فاروق قادری
ناشر	کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور
طباعت سوم	۲۰۰۹ء
قیمت	RS 280

ملنے کے پتے

☆ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی
☆ مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی ☆ مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد کراچی
☆ احمد بک کارپوریشن راولپنڈی ☆ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی
☆ اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ ☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ تنظیم المدارس جامعہ نظامیہ لاہور
☆ مکتبہ دارالعلم دربار مارکیٹ لاہور ☆ روحانی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور
☆ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ کرمانوالہ دربار مارکیٹ لاہور
☆ قادری رضوی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ نبویہ دربار مارکیٹ لاہور

کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور

جامعہ اسلامیہ لاہور 1۔ میلاد سٹریٹ گلشن رحمان ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

042,35300353 .. 0300,4407048

Marfat.com

اھداء

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جدِّ امجد
حضرتِ سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام
کی خدمتِ اقدس میں

- جن کے سبب اللہ تعالیٰ نے وادی غیر ذی ذرع کو مرجعِ خلائق بنا دیا۔
- جنہوں نے اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہمراہ کعبۃ اللہ کی تعمیرِ نو کی۔
- جنہوں نے محسنِ انسانیت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی مبارک آمد کے لیے اللہ رب العزّت سے دُعائیں کیں۔
- جنہیں یہ شرف بھی حاصل ہے کہ ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء علیہم السلام انہی کی اولاد میں سے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	اھداء	۳
۲	پیش لفظ	۲۸
۳	ماہِ حج کی فضیلت	۳۱
۴	اللہ تعالیٰ کی قسم	"
۵	سب سے افضل دن	۳۲
۶	شبِ قدر کے برابر	"
	تاریخ بیت اللہ	۳۵
۷	تعمیراتِ کعبہ	۳۷
۸	فرشتوں کی تعمیر	"
۹	سیدنا آدم علیہ السلام کی تعمیر	۳۸
۱۰	حضرت شیث علیہ السلام کی تعمیر	۳۹
۱۱	سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تعمیر	"
۱۰	اس تعمیر کی خصوصیات	۴۱
۱۱	سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور اعلانِ حج	۴۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۲	حجرِ اسود کی تنصیب	۴۳
۱۳	سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دو اہم دُعائیں	۴۴
۱۴	قبیلہ جرہم کی تعمیر	〃
۱۵	عمالقہ کی تعمیر	۴۵
۱۶	حضرت قصی بن کلاب کی تعمیر	〃
۱۷	خاندانِ قریش کی تعمیر	〃
۱۸	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرکت	۴۶
۱۹	حجرِ اسود کی تنصیب	〃
۲۰	حضرت عبداللہ بن زبیر کی تعمیر	۴۹
۲۱	حجاج بن یوسف کی تبدیلی	۵۰
۲۲	عبدالملک کا افسوس	〃
۲۳	سلطان مراد خان عثمانی کی تعمیر	۵۱
	فضیلتِ کعبہ	
۲۴	بیت اللہ کی فضیلت	۵۳
۲۵	گناہوں سے پاکیزگی	۵۵
۲۶	ایک سو بیس رحمتیں	〃
۲۷	کعبہ کو دیکھنا عبادت	۵۶

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۸	ایک سال کی عبادت	۵۶
۲۹	اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری	〃
۳۰	مومن کا احترام	۵۷
۳۱	طواف، عمرہ سے افضل ہے	〃
۳۲	نفلی نماز سے طواف افضل	۵۹
۳۳	حجرِ اسود کا مقام	۶۰
۳۴	اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ	〃
۳۵	حجرِ اسود کی شفاعت	۶۱
۳۶	ان گنت فرشتے	۶۲
۳۷	رکنِ یمانی کا مقام	۶۳
۳۸	حضرت جبرائیل امین کی دُعا	۶۴
۳۹	گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ	۶۵
۴۰	ستّر فرشتوں کی دُعا	〃
۴۱	حطیم کی فضیلت	۶۶
۴۲	کعبہ میں داخلہ	۶۷
۴۳	کعبہ کے اندر نماز	〃
۴۴	حطیم میں دو رکعت نوافل کا درجہ	۲۸
۴۵	میزاب رحمت	۶۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۴۶	مقبولیتِ دُعا	۶۹
۴۷	مسجد حرام	〃
۴۸	سب سے پہلی مسجد	۷۰
۴۹	لاکھ نماز کا ثواب	〃
۵۰	تین مساجد کی طرف سفر	۷۱
۵۱	چشمۂ زمزم	۷۲
۵۲	کنواں گم ہوگیا	۷۳
۵۳	برکات زمزم	〃
۵۴	جس کی خاطر پیا جائے	〃
۵۵	یہ غذا اور شفا ہے	۷۴
۵۶	اسے دیکھنا بھی عبادت ہے	۷۵
۵۷	سیر ہو کر پیا جائے	〃
۵۸	حضرت عبداللہ بن عباس کی دُعا	۷۶
۵۹	مقامِ ابراہیم	〃
۶۰	پتھر پہ قدموں کے نشان	۷۸
۶۱	نشانِ قدمِ حبیب	۷۹
۶۲	حبیب و خلیل کے قدم	۸۰

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۶۴	قبولیتِ دُعا کے مقامات	۸۰
۶۵	حضورِ کعبہ کے اندر کتنی دفعہ داخل ہوئے	۸۱
۶۶	مقام ملتزم	۸۲
۶۷	ملتزم کہنے کی وجہ	//
۶۸	اس کی فضیلت	۸۳
۶۹	غلافِ کعبہ کی تاریخ	۸۵
	عظمت حرمین شریفین	۸۷
۷۰	حرمین شریفین کی عظمت و فضیلت	//
۷۱	دونوں حرم ہیں	۹۰
۷۲	مکّہ جائے ولادت اور مدینہ جائے ہجرت و آرام گاہ ہے۔	۹۴
۷۳	مکّہ میں انبیاء کی پہلی مسجد اور مدینہ میں آخری۔	//
۷۴	مکّہ کی طرف حج اور مدینہ کی طرف ہجرت	۹۵
۷۵	دونوں کی طرف سفر	//
۷۶	دونوں میں نماز پر کئی گنا اجر	۹۶
۷۷	دونوں میں جنّتی مقامات	//

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۸۸	اللہ اور حضور کے محبوب شہر	۹۷
۸۹	ایمان کا ان کی طرف کھچنا	۹۸
۹۰	مقامِ ابراہیم اور منبر نبوی	۹۹
۹۱	حطیم اور ریاض الجنہ میں نماز	۱۰۰
۹۲	مکہ میں زمزم اور مدینہ کی مٹی اور کھجور میں شفا ہے۔	۱۰۱
۹۳	دونوں میں موت، عذاب سے امن	۱۰۲
۹۴	جنت المعلیٰ اور جنت البقیع	"
۹۵	تنا کا رونا اور حجر و شجر کا سلام	۱۰۳
۹۶	اُحد، حرا اور ثبیر کا جھوم اٹھنا	۱۰۶
۹۷	دونوں کی افضلیت	۱۰۷
	سب سے پہلا حج	۱۰۹
۹۸	سب سے پہلے کس نے حج کیا	"
۹۹	حجرِ اسود پر فرشتوں کا اژدہام	۱۱۲
۱۰۰	حضرت آدم علیہ السلام کا حج	"
۱۰۱	ہر نبی نے حج کیا	۱۱۳
۱۰۲	حضور نے کتنے حج کیے	"

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۰۳	سب سے پہلا عمرہ کس نے کیا	۱۱۵
۱۰۴	حضرت آدم علیہ السلام کی سعی	۱۱۶
۱۰۵	حضور علیہ السلام نے کتنے عمرے ادا فرمائے	۱۱۷
۱۰۶	مکہ کی طرف پانچ مرتبہ روانگی	۱۱۹
۱۰۷	حضور نے حرم کعبہ میں کہاں کہاں نماز ادا فرمائی۔	۱۲۰
	۱۔ مقام ابراہیم	//
	۲۔ باب کعبہ	//
	۳۔ رکن شامی	۱۲۱
	۴۔ حجر اسود کی جانب مطاف کا کنارہ	//
	۵۔ مقام ابراہیم اور کعبہ کے درمیان	۱۲۲
	۶۔ رکن غربی کی طرف	۱۲۳
	۷۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان	۱۲۳
	۸۔ حطیم کعبہ	//
	۹۔ عمارت کعبہ کے اندر	۱۲۴
۱۰۸	حج کب فرض ہوا؟	۱۲۵
۱۰۹	تاخیر کیوں فرمائی؟	//

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	حج کے لیے روانگی	۱۲۹
۱۱۰	حج کے لیے روانگی کا اعلان	〃
۱۱۱	مدینہ طیبہ لوگوں کی آمد	۱۳۲
۱۱۲	روانگی سے پہلے خطبہ	۱۳۳
۱۱۳	میقات یلملم	۱۳۵
۱۱۴	روانگی سے پہلے تیاری	〃
۱۱۵	شہر مدینہ سے روانگی	〃
۱۱۶	سادہ سواری اور سادہ کجاوہ	۱۳۷
۱۱۷	سواری پر دُعا	۱۳۸
۱۱۸	تمام ازواجِ مطہرات کی شرکت	〃
۱۱۹	درخت والا راستہ	۱۳۹
۱۲۰	مقامِ ذوالحلیفہ پر	〃
۱۲۱	رات وہاں بسر فرمائی	۱۴۰
۱۲۲	اللہ تعالیٰ کا پیغام	〃
۱۲۳	محمد بن ابی بکر کی ولادت	۱۴۲
۱۲۴	قربانیوں کو قلاوہ ڈالا۔	۱۴۳
۱۲۵	ان کے انچارج	〃

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۲۶	احرام کی تیاری	۱۴۴
۱۲۷	مبارک بالوں کو چپکا لیا	۱۴۵
۱۲۸	دو احادیث میں موافقت	//
۱۲۹	دو چادریں اوڑھیں	۱۴۶
۱۳۰	خواتین کے لیے اہم نوٹ	//
۱۳۱	نوافل کی ادائیگی	۱۴۷
۱۳۲	نوافل سے فراغت پر نیت	۱۴۸
۱۳۳	قبلہ رُخ ہو کر تلبیہ	۱۵۰
۱۳۴	حج کی نیت	//
۱۳۵	پاکستانی حجاج سے درخواست	//
۱۳۶	یہ تلبیہ پڑھا	۱۵۱
۱۳۷	بلند آواز سے پڑھنے کا حکم	۱۵۲
۱۳۸	اہلِ محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر	۱۵۳
۱۳۹	حجر و شجر کا تلبیہ	//
۱۴۰	مقامِ مِلل میں مبارک پاؤں پر پچھنے لگوائے	۱۵۴
۱۴۱	مقامِ روحا پر نماز	۱۵۵
۱۴۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حج	۱۵۶
۱۴۳	مقام اثایہ سے گزر	//

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۴۴	مقامِ عرج پر پڑاؤ	۱۵۷
۱۴۵	روایات میں موافقت	۱۵۸
۱۴۶	کھانے کا تھال	〃
۱۴۷	مقامِ ابواسے گزر	۱۶۰
۱۴۸	حضرت یونس علیہ السلام اور حج	۱۶۱
۱۴۹	وادی عسفان اور حضرات انبیاء علیہم السلام	〃
۱۵۰	مقامِ سرف سے گزر	۱۶۲
۱۵۱	صحابہ کو اختیار	〃
۱۵۲	سیدہ عائشہ کی پریشانی	۱۶۳
۱۵۳	خواتین اور دوا	〃
۱۵۴	وادی ازرق اور حضرت موسیٰ علیہ السلام	۱۶۴
۱۵۵	حضرات انبیاء علیہم السلام کا حج	〃
۱۵۶	مقام ذی طویٰ پر رات	۱۶۵
۱۵۷	داخلہ سے پہلے غسل	۱۶۶
۱۵۸	شہر مکہ میں داخلہ	۱۶۷
۱۵۹	اہلِ مکہ کا استقبال	۱۶۸
۱۶۰	چاشت کا وقت	〃
۱۶۱	سب سے پہلا عمل	۱۶۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۶۲	مسجد حرام میں داخلہ	۱۶۹
۱۶۳	باب السلام سے داخلہ	//
۱۶۴	اس طرف سے داخلہ کی حکمت	۱۷۰
۱۶۵	کعبہ اور مولد النبی کا دروازہ	۱۷۱
۱۶۶	بیت اللہ پر نظر	//
۱۶۷	دُعا کی مقبولیت	۱۷۲
۱۶۸	تحیۃ المسجد ادا نہیں فرمایا	۱۷۳
۱۶۹	حجر اسود کا بوسہ	۱۷۴
۱۷۰	حجر اسود پر سجدہ	۱۷۵
۱۷۱	تین دفعہ سجدہ	۱۷۵
۱۷۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے	//
۱۷۳	آنسو یہاں بہائے جائیں۔	//
۱۷۴	اضطباع اور طواف	۱۷۷
۱۷۵	تین چکروں میں رمل	۱۷۸
۱۷۶	رمل کی ابتدا	۱۷۹
۱۷۷	خواتین کے لیے اہم نوٹ	//
۱۷۸	ہر چکر میں حجرِ اسود کا بوسہ	۱۸۰
۱۷۹	بوسہ اور استلام کے وقت کلمات	۱۸۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۸۰	طواف نماز کی طرح ہے	۱۸۲
۱۸۱	طواف میں حضورِ قلب اور خشوع وخضوع	۱۸۴
۱۸۲	نگاہ نیچی رکھی جائے	۱۸۵
۱۸۳	حضرت عمر کو حُکم	۱۸۶
۱۸۴	حضرت عبداللہ بن عمر کا حال	۱۸۷
۱۸۵	دونوں کے درمیان دُعا	//
۱۸۶	میزاب رحمت کے سائے	۱۸۸
۱۸۷	پانی نوش فرمایا	۱۸۹
۱۸۸	فراغت کے بعد بوسہ	۱۹۰
۱۸۹	مقامِ ابراہیم پر نوافل	۱۹۱
۱۹۰	نوافل اکٹھے بھی ادا کیے جا سکتے ہیں	۱۹۲
۱۹۱	حضور کا عمل	۱۹۳
۱۹۲	حجرِ اسود کا استلام	۱۹۴
۱۹۳	چشمۂ زمزم پر	//
۱۹۴	پھر حجرِ اسود کا استلام	۱۹۵
۱۹۵	صفا کی طرف	۱۹۶
۱۹۶	صفا پر عروج	۱۹۷
۱۹۷	ہاتھ اٹھا کر دُعا	//

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۹۸	مروۃ کی طرف	۱۹۸
۱۹۹	سعی اور اضطباع	۱۹۹
۲۰۰	مروہ پر	۲۰۰
۲۰۱	سعی کے درمیان دُعا	۲۰۱
۲۰۲	مروہ پر اعلان	۲۰۲
۲۰۳	احرام نہ کھولنے والے	۲۰۴
۲۰۴	یہ اجازت تا قیامت ہے	〃
۲۰۵	مقامِ ابطح کی طرف روانگی	۲۰۵
۲۰۶	سُرخ خیمہ میں قیام	۲۰۶
۲۰۷	صحابہ کی محبت کا ایک حسین منظر	〃
۲۰۸	یمن سے حضرت علی کی آمد	۲۰۸
۲۰۹	جو نیت رسول اللہ کی	〃
۲۱۰	حضرت علی اور سیّدہ عالم	۲۰۹
۲۱۱	قیام کی مدّت	۲۱۰
۲۱۲	ان دنوں حرم کعبہ تشریف آوری	〃
۲۱۳	سات ذوالحج کا خطبہ	〃
۲۱۴	بیت اللہ کا طواف	۲۱۲
۲۱۵	مکّہ سے منیٰ روانگی	۲۱۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۱۶	حضرت بلال کی خدمت	۲۱۳
۲۱۷	ظہر کی نماز منیٰ میں	۲۱۴
۲۱۸	رات منیٰ میں	〃
۲۱۹	نو ذوالحج کو عرفات روانگی	۲۱۵
۲۲۰	طلوع آفتاب کے بعد روانگی	۲۱۶
۲۲۱	طریق ضب پر	۲۱۷
۲۲۲	یوم عرفہ کا مقام	۲۱۸
۲۲۳	دوزخ سے سب سے زیادہ آزادی	〃
۲۲۴	ملائکہ میں فخر	۲۱۹
۲۲۵	شیطان کا سب سے زیادہ جلنا اور رونا	〃
۲۲۶	گناہ معاف کروایئے	۲۲۰
۲۲۷	مزدلفہ سے آگے	〃
۲۲۸	مقام نمرہ پر	۲۲۱
۲۲۹	صحابہ کا معمول	۲۲۲
۲۳۰	مسجد نمرہ	۲۲۳
۲۳۱	جب سورج ڈھل گیا	۲۲۴
۲۳۲	بطن وادی میں	〃
۲۳۳	یہاں کا وقوف درست نہیں	۲۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۳۴	سواری پر خطاب	۲۲۶
۲۳۵	خطبہ حجۃ الوداع	۲۲۷
۲۳۶	تاقیامت انسانیت کے لیے کامل ہدایات	″
۲۳۷	اذان واقامت بلال	۲۳۱
۲۳۸	ظہر وعصر کی ادائیگی	″
۲۳۹	وقوف کے لیے روانگی	۲۳۲
۲۴۰	وقوف کی جگہ	″
۲۴۱	جبلِ رحمت	۲۳۳
۲۴۲	رُخِ انور قبلہ کی طرف	″
۲۴۳	حالتِ سواری میں	۲۳۴
۲۴۴	وقوف عرفات کا مقام	۲۳۵
۲۴۵	وقوف کا وقت	″
۲۴۶	عرفات میں معمولاتِ نبوی	۲۳۶
۲۴۷	سب سے اہم معمول اللہ تعالیٰ سے مانگنا	″
۲۴۸	افضل دُعا کا دن	۲۳۷
۲۴۹	آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی دُعائیں	″
۲۵۰	امت کے لیے دُعا	۲۴۰
۲۵۱	عرفات میں تلبیہ	۲۴۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۵۲	ہاتھ اٹھا کر مساکین کی طرح دُعا	۲۴۱
۲۵۳	ایک ہاتھ اٹھائے رکھا	۲۴۲
۲۵۴	دُودھ نوش فرما لیا	"
۲۵۵	روزِ قیامت تلبیہ کہتے ہوئے	۲۴۳
۲۵۶	تکمیلِ دین کا اعلان	۲۴۴
۲۵۷	سُورج ڈوب گیا	۲۴۵
۲۵۸	خصوصی رحمت کا وقت	۲۴۷
۲۵۹	آرام سے روانگی	"
۲۶۰	آرام سے چلو	۲۴۸
۲۶۱	عازمین کا راستہ	۲۴۹
۲۶۲	مزدلفہ کے راستہ میں تلبیہ	۲۵۰
۲۶۳	نماز آگے جا کر	۲۵۱
۲۶۴	حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول	"
۲۶۵	راستہ میں سوال	۲۵۲
۲۶۶	مزدلفہ میں جلوہ افروزی	۲۵۳
۲۶۷	وادی محسر میں وقوف درست نہیں	۲۵۳
۲۶۸	کامل وضو	۲۵۴
۲۶۹	نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی	"

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۷۰	کمزور اور ضعیف خواتین کو اجازت	۲۵۶
۲۷۱	پھر آپ آرام فرما ہوئے	۲۵۸
۲۷۲	رات کا قیام ترک فرمایا	۲۵۹
۲۷۳	جب فجر طلوع ہوئی۔	۲۶۰
۲۷۴	حضرت عروہ بن مضرس کی مُلاقات	۲۶۱
۲۷۵	دُعا کی قبولیت	۲۶۲
۲۷۶	شیطان کا سر پہ مٹی ڈالنا	〃
۲۷۷	کچھ روایت کے بارے میں	۲۶۳
۲۷۸	مزدلفہ میں تلبیہ	〃
۲۷۹	مشعر حرام پہ	۲۶۴
۲۸۰	قبلہ رُخ ہو کر دُعا	۲۶۵
۲۸۱	مزدلفہ سے روانگی	〃
۲۸۲	وقوف مزدلفہ کا وقت	۲۶۶
۲۸۳	مشرکین کی مخالفت	〃
۲۸۴	وادی محسر اور تیزی سے گزر	۲۶۷
۲۸۵	تیز رفتاری کی وجہ	〃
۲۸۶	کنکریوں کا حصول	۲۶۸
۲۸۷	غلو سے بچو	۲۶۹

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۲۸۸	کنکریاں لوبیہ کے دانہ کے برابر	۲۶۹
۲۸۹	راستہ میں خاتون کا سوال	۲۷۰
۲۹۰	ایک مرد کا سوال	۲۷۱
۲۹۱	منیٰ میں پہلا کام	//
۲۹۲	چاشت کا وقت	۲۷۲
۲۹۳	سواری کی حالت میں	//
۲۹۴	رمی کے وقت کیفیت	//
۲۹۵	اہم ہدایت	۲۷۳
۲۹۶	تلبیہ کا اختتام	۲۷۴
۲۹۷	شاید میری تم سے آئندہ ملاقات نہ ہو	۲۷۵
۲۹۸	شاید میں آئندہ حج نہ کر پاؤں	//
۲۹۹	رمی اور طلوع آفتاب	۲۷۷
۳۰۰	قربان گاہ کی طرف	//
۳۰۱	قربان گاہ کی جگہ	۲۷۸
۳۰۲	ترسٹھ اونٹ خود ذبح فرمائے	۲۷۹
۳۰۳	عمر شریف کے موافق	۲۸۰
۳۰۴	قربانیوں کا ادب وشوق	//
۳۰۵	دوارشاداتِ عالیہ	۲۸۱

BSIE6

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۰۶	ازواجِ مطہرات کی طرف سے	۲۸۲
۳۰۷	خود بھی تناول فرمایا	۲۸۳
۳۰۸	صحابہ کو اجازت	۲۸۴
۳۰۹	سرِ اقدس کا حلق	〃
۳۱۰	مبارک بالوں کی تقسیم	۲۸۵
۳۱۱	تقسیم کی حکمت وصال کی طرف اشارہ	〃
۳۱۲	حضرت ابوطلحہ اور قبرِ انور	۲۸۶
۳۱۳	یہاں رُک کر سوچیے	〃
۳۱۴	مبارک بالوں کے حصُول کا خوبصورت منظر	۲۸۷
۳۱۵	بالوں کی خوشبو کا عالم کیا ہوگا؟	۲۸۸
۳۱۶	صرف حج و عمرہ کے موقعہ پر	۲۸۹
۳۱۷	مبارک ناخنوں کی تقسیم	〃
۳۱۸	دو روایات میں موافقت	۲۹۰
۳۱۹	حجامت کا شرف	۲۹۱
۳۲۰	اللہ کا نہایت ہی کرم	〃
۳۲۱	حلق والوں کے لیے تین دفعہ دُعا	۲۹۲
۳۲۲	خواتین کے لیے قصر سُنت ہے	۲۹۳
۳۲۳	ایک پورے کی مقدار	〃

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۲۴	لباس پہن لیا	۲۹۴
۳۲۵	منیٰ میں ایک اہم اعلان	"
۳۲۶	طوافِ زیارت کے لیے مکّہ روانگی	۲۹۵
۳۲۷	حالتِ سواری میں طواف	"
۳۲۸	حالتِ سواری میں طواف کی حکمت	۲۹۶
۳۲۹	رمل نہیں فرمایا	۲۹۷
۳۳۰	چھڑی سے استلام	۲۹۸
۳۳۱	چھڑی کا بوسہ	"
۳۳۲	نوافل کے لیے سواری بٹھائی	۲۹۹
۳۳۳	چشمۂ زمزم پر	۳۰۰
۳۳۴	زمزم میں تبرک	"
۳۳۵	کھڑے ہو کر نوش فرمایا	۳۰۱
۳۳۶	بقیہ اُسامہ نے	"
۳۳۷	آپ کے نوش فرمانے کا معمول	۳۰۲
۳۳۸	میں بھی ڈول نکالتا	"
۳۳۹	اس کے بعد سعی	۳۰۳
۳۴۰	یہ ہیں محمّد یہ ہیں محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم	۳۰۴
۳۴۱	ظہر کہاں پڑھی؟	۳۰۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۴۲	منیٰ میں واپسی	۳۰۵
۳۴۳	منیٰ میں سوال وجواب	۳۰۶
۳۴۴	کوئی حرج نہیں	//
۳۴۵	چار اہم اُمور	۳۰۸
۳۴۶	معتدل رائے	//
۳۴۷	حالتِ سواری	۳۰۹
۳۴۸	روایات میں موافقت	//
۳۴۹	یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری	۳۱۰
۳۵۰	یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں	۳۱۱
۳۵۱	منیٰ کی راتیں	//
۳۵۲	زوال کے بعد رمی	۳۱۲
۳۵۳	پہلے اور دوسرے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا	۳۱۳
۳۵۴	میں نے رسُول اللہ کا یہی معمول دیکھا	//
۳۵۵	دوسرے کے پاس زیادہ وقت	۳۱۴
۳۵۶	یہ رمی پیدل فرمائی	//
۳۵۷	رات کو بیت اللہ کی زیارت کے لیے آمد	۳۱۵
۳۵۸	ازواج مطہرات کا طواف	۳۱۶

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۶۰	کچھ لوگوں کو اجازت	۳۱۶
۳۶۱	سورۃ النصر کا نزول	۳۱۸
۳۶۲	گیارہ ذوالحجہ کو خطبہ	۳۱۹
۳۶۳	خطبہ کی تفصیل	۳۲۰
۳۶۴	ایامِ تشریق منیٰ میں	۳۲۱
۳۶۵	تیرہ ذوالحجہ تک ٹھہرے	〃
۳۶۶	یہ روانگی ظہر سے پہلے تھی	۳۲۲
۳۶۷	وادی محصب میں رونق افروزی	〃
۳۶۸	چار نمازیں اور آرام	۳۲۳
۳۶۹	صحابہ کا معمول	〃
۳۷۰	یہاں قیام کی حکمت	۳۲۴
۳۷۱	حضرت عائشہ کا عمرہ اور قیام	۳۲۷
۳۷۲	مسجد عائشہ رضی اللہ عنہ	۳۲۸
۳۷۳	طوافِ وداع کے لیے روانگی	〃
۳۷۴	سحری کا وقت	۳۲۹
۳۷۵	نماز سے پہلے طواف	〃
۳۷۶	نماز فجر حرمِ کعبہ میں	۳۳۰
۳۷۷	سورۂ طور کی تلاوت	۳۳۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۷۸	سواری پر طواف	۳۳۱
۳۷۹	مقامِ ملتزم پر	۳۳۲
۳۸۰	اہم نوٹ	۳۳۴
۸۳۱	حاجی کا آخری عمل	۳۳۵
۳۸۲	حائضہ خاتون کے لیے رخصت	۳۳۶
۳۸۳	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ	〃
۳۸۴	زمزم کا تبرک	۳۳۷
۳۸۵	مشکیزہ اور زمزم	۳۳۸
۳۸۶	رسول اللہ اور حسنین ساتھ لے جاتے	〃
۳۸۷	آپ زمزم منگوایا بھی کرتے	〃
۳۸۸	زمزم تحفہ میں عنایت فرماتے	۳۳۹
۳۸۹	بیماروں پر چھڑکتے اور انہیں پلاتے	〃
۳۹۰	مدینہ طیبہ روانگی	۳۴۰
۳۹۱	واپسی پر تکبیر و حمد	〃
۳۹۲	واپسی باب العمرۃ کی طرف سے	۳۴۱
۳۹۳	راستہ تبدیل کرنے کی حکمت	۳۴۲
۳۹۴	مکہ مکرمہ میں کتنے دن قیام رہا	〃
۳۹۵	مقام ذوالحلیفہ میں رات	۳۴۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۳۹۶	یہ خطبہ اٹھارہ ذوالحجہ کو ہوا	۳۴۶
۳۹۷	مقام رُوحا پر بچے کے بارے میں سوال	〃
۳۹۸	طریق معرس پر داخلہ	۳۴۸
۳۹۹	دن کو داخلہ	۳۴۹
۴۰۰	اُحد پہاڑ نظر آیا	〃
۴۰۱	سواری کو تیز فرمایا	۳۵۰
۴۰۲	داخل ہوتے ہوئے کلمات	۳۵۱
۴۰۳	رمضان کا عمرہ	〃
۴۰۴	دوست احباب کی دعوت	۳۵۳
۴۰۵	اپنے آقا کے حضور	۳۵۵
۴۰۶	حاضری کے چالیس آداب	۳۵۸

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و لُطف سے متعدد بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی۔ مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ لوگوں نے عبادتِ حج کو بہت مشکل بنا دیا ہے۔ مثلاً ایک دفعہ ہم مقامِ ابراہیم پر طواف کے نفل ادا کر رہے تھے تو ایک خاتون دوسری سے کہہ رہی تھی مَیں پیاس سے مری جا رہی ہوں جلدی نفل پڑھو تاکہ صفا و مروہ کی سعی کر کے پانی پیئں، حالانکہ طواف کے بعد زمزم پی کر سعی کرنا سُنت ہے۔

ایسے معاملات دیکھ کر احساس ہوا کیوں نہ اس موضوع پر کام کیا جائے تاکہ لوگ آسانی سے حج کر سکیں۔ دوستوں نے یہ رائے بھی دی کہ اپنا سفرنامہ لکھا جائے اور اس میں مسائل اور ہدایات بھی دی جائیں، لیکن میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ بجائے اپنا سفرنامہ لکھنے کے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کا سفرِ حج لکھ دیتے ہیں تاکہ حجاج اس سے استفادہ کر سکیں۔ اس سال مبارک سفر میں میرے ساتھ درج ذیل رفقاء بھی تھے۔ الحاج شوکت علی، الحاج خواجہ عبدالجلیل، الحاج عبدالسلام بٹ، الحاج محمّد اسلم، الحاج غلام محی الدّین، الحاج سہیل اقبال، الحاج ثابت آفتاب۔

Marfat.com

بحمداللہ آج اس مقدس کام کی تکمیل ہو رہی ہے۔ مَیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں سراپا شکر گزار ہوں کہ دیگر اچھے موضوعات کے ساتھ ساتھ اس مبارک سفر کی روئیداد لکھنے کی توفیق بھی ملی، حرمین شریفین جانے والے لوگ اس کا اچھی طرح مطالعہ کریں بلکہ ساتھ رکھیں، یہاں تک ممکن ہو حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے طریقہ کے مطابق حج وعمرہ کی سعادت حاصل کریں تاکہ صحیح معنوں میں اس سفر سے لطف اندوز ہوا جاسکے۔

آخر میں عزیز محترم الحاج سہیل اقبال اور الحاج ثاقب آفتاب کے لیے دعا گو ہوں جو اس کتاب کی اشاعت کا ذریعہ بنے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ ان کے لیے اور دیگر بے اولاد لوگوں کے لیے اولاد کی دُعا کریں۔ یہاں حرمین شریفین میں عالمِ اسلام، مُلک اور قوم کے لیے دُعا کریں وہاں مجھ جیسے گنہ گار، میرے والدین اور میرے رفقاءِ کار کے لیے بھی دُعا فرمائیں۔

اے اللہ جل مجدہٗ اس کتاب کو قبول فرما کر اُمتِ مُسلمہ کے لیے مفید بنا اور آخرت میں ذریعۂ نجات بنا کر حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جھنڈے تلے جگہ عطا فرما۔ آمین بجاھك وبجاہ سیّد المرسلین۔

۵، فروری ۹۹ء
بعد نماز مغرب جامعہ رحمانیہ شادمان لاہور

اسلام کا ادنیٰ خادم
محمد خاں قادری

Marfat.com

ماہِ حج کی فضیلت

ذوالحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے۔ احترام و فضیلت والے چار ماہ میں یہ سب سے محترم و افضل ہے۔ اسی ماہ میں اللہ تعالیٰ نے حج جیسی اہم عبادت فرض فرمائی۔ بارگاہِ الٰہی میں تمام اُمتِ مسلمہ قربانی بھی اسی ماہ پیش کرتے ہیں اور یہی وہ مبارک ماہ ہے جس میں دینِ اسلام کی تکمیل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی قسم

اس ماہ کے پہلے عشرے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قسم سے عزت بخشتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۔

صبح کی قسم اور دس راتوں کی اور جفت و طاق کی قسم۔

(سورۃ الفجر، ۱-۳)

امام المفسرین شیخ ابنِ جریر طبری حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ان راتوں سے مراد

هن الليالی الاول من ذی الحجة — ماہ ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں۔

(جامع البیان، ۱۵: ۲۱۱)

Marfat.com

اور انہی سے مروی ہے کہ جفت سے عید قربانی کا دن اور طاق سے عرفہ کا دن مراد ہے۔

سب سے افضل دن

ان دنوں اطرافِ عالم سے خدا کے مہمان مکۃ المکرمہ میں حج و طواف کے لیے جمع ہو کر عبادت و دُعا میں مشغول ہوتے ہیں اور یہ دن تمام دنوں سے افضل ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے

ما من ایام افضل من عشر ذی الحجۃ۔	عشرہ ذی الحجہ سے افضل کوئی دن نہیں۔

(رواہ بالسنۃ، شہر ذی الحجہ)

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کے آخری اور ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں سے افضل کون ہے؟ تو اس کے جواب میں احادیث کی روشنی میں اہلِ علم نے فرمایا شب قدر کی وجہ سے رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں افضل ہیں اور حج اور قربانی کی وجہ سے ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے دن افضل ہیں۔

شب قدر کے برابر

بلکہ بعض روایات میں ان دنوں و راتوں میں جو عبادت کی فضیلت

Marfat.com

بیان ہوئی ہے ان میں ہے کہ ان دنوں کا روزہ ایک سال کے برابر اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے برابر ہوتا ہے۔

قیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر۔

(الترمذی، باب الصوم)

ان دنوں کثرتِ ذکر کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ۔

ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام لیں۔

(سورۃ الحج، ۱۸)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہے مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا:

الویل لمن حرم خیر ایام العشر۔

اس شخص کے لیے تباہی ہے جو ان دس دنوں کی برکت سے محروم رہا۔

(تنبیہ الغافلین)

لہٰذا ان دنوں میں حجاج کے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی کثرتِ ذکر اور صدقہ وخیرات کرنا چاہیے۔

Marfat.com

Marfat.com

تاریخ
بیت اللہ

Marfat.com

Marfat.com

اب تک کعبہ شریف کی تعمیر گیارہ دفعہ ہوئی ہے۔

۱۔ فرشتوں کی تعمیر

سب سے پہلی تعمیر اللہ تعالےٰ کے حکم پر فرشتوں نے کی، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا بیت اللہ کا طواف کب سے ہو رہا ہے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کے بارے میں اطلاع دی تو انہوں نے عرض کیا ہم آپ کی تسبیح و تقدیس کرتے والے ہیں اور آپ ہمارے ایسے غیر کو خلیفہ بنا رہے ہیں جو زمین میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے فرشتوں کو اپنی عرض پر نہایت ہی شرمندگی ہوئی، انہوں نے حالت زاری اور تضرع میں عرش الٰہی کا تین دفعہ طواف کیا، اللہ تعالےٰ نے ان پر خصوصی رحمت کرتے ہوئے عرش کے نیچے "بیت المعمور" بنا کر فرمایا تم اس کا طواف کیا کرو، اس کا ہر روز ستر ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں ایک دفعہ طواف کرنے والے دوبارہ نہیں آتے، اس کے بعد فرشتوں سے فرمایا اب تم زمین پر جاؤ۔

ابتوا لی بیتاً فی الارض — اسی کی مثل و مقدار کے مطابق

Marfat.com

بمثالہ و قدرہ — زمین پر میرا گھر بناؤ۔

جب گھر بن گیا تو اللہ تعالےٰ نے زمین پر رہنے والی مخلوق کو حکم دیا۔

ان یطوفوا بھذا البیت	اس گھر کا تم بھی اسی طرح
کما یطوف اھل السماء	طواف کرو جیسے آسمان
بالبیت المعمور	والے بیت المعمور کا کرتے ہیں

(اخبار مکہ للازرقی، ۱: ۳۳)

۲- سیدنا آدم علیہ السلام کی تعمیر

سیدنا آدم اور حضرت حوا علیہما السلام جب زمین پر آئے تو حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔ وہ لذت و سرور ہمیں یہاں نہیں آ رہا جو فرشتوں کے ساتھ بیت المعمور کے طواف میں آیا کرتا تھا کاش ہمیں پھر وہاں لوٹا دیا جائے تو اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا اے آدم

ابن لی بیتا بحذاء	تم اسی آسمانی گھر (بیت المعمور)
بیتی الذی فی السماء	کے مقابل زمین پر میرا گھر
تتعبد فیہ انت و	بناؤ اور اس میں تم اور تمہاری
ولدک کما تتعبد ملائکتی	اولاد اسی طرح عبادت کرو
حول عرشی	جیسے ملائکہ میرے عرش کے
	اردگرد کرتے ہیں۔

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں۔

Marfat.com

فطف به واذکرنی حوله کما دائیت الملائکة تصنع حول عرشی

اس کا طواف کرو اور اس کے ارد گرد میرا ذکر کرو جیسا کہ تم نے ملائکہ میرے عرش کے اردگرد کرتے دیکھا ہوا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے جبریل امین کے ذریعے اس کی نشاندہی فرمائی، فرشتوں نے اس کی بنیادوں کو پانی تک کھود کر مختلف پتھروں سے بھر دیا۔

(سبل الہدیٰ، ۱: ۱۴۷)

۳۔ حضرت شیث علیہ السلام کی تعمیر

حضرت آدم علیہ السلام کے وصال تک محض اس کی بنیادیں ہی تھیں بعد میں ان کے صاحبزادے حضرت شیث علیہ السلام نے پتھر اور مٹی سے اسے مکان کی شکل دی جو طوفانِ نوح تک باقی رہی امام سہیلی اس تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

ان الذی بناہ شیث بن آدم علیہما السلام (الروض الانف)

یہ تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام نے کروائی تھی۔

۴۔ سیدنا ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی تعمیر

اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں اولاد عطا فرمائی، جب انکے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر دو سال ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے انہیں حکم دیا اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور بیٹے حضرت

Marfat.com

اسماعیل علیہما السلام کو سرزمین مکہ پر آباد کرو، حضرت جبریل امین کی رہنمائی میں آپ ملک شام سے مکہ پہنچے، اپنی ذریت کو وہاں چھوڑا اور یہ دعا کی۔

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْکُرُوْنَ

اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے رحمت والے گھر کے پاس اے میرے رب اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔

(ابراہیم: ۳۷)

آپ کی اہلیہ محترمہ نے اللہ تعالیٰ کے کہنے پر وہاں ڈیرہ جما لیا، جو پانی اور کھجور پاس تھی اسے استعمال کیا، ختم ہونے پر پانی کی تلاش میں صفا و مروہ پر سات دفعہ گھومیں، ساتویں دفعہ آواز آئی تو دیکھا حضرت اسماعیل کے پاس پانی کا چشمہ جاری ہو گیا بعض روایات میں ہے کہ حضرت جبریل امین نے وہاں پاؤں مارا جس سے چشمہ جاری ہوا، حضرت ہاجرہ نے اس سے مشکیزہ بھرنا شروع کر دیا اور اس کے ارد گرد پتھر وغیرہ رکھ دیئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔

لو ترکت زمزم کانت زمزم عینا معینا

اگر وہ زمزم کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو وہ جاری چشمہ

Marfat.com

(سبل الہدیٰ، ۱:۱۵۰) بن جاتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں ملنے آیا کرتے تھے جب حضرت اسماعیل نوجوان ہو گئے تو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا، والد نے بیٹے کو بھی اس سے آگاہ فرمایا اور دونوں نے بیت اللہ کی تعمیر کی اس تعمیر کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے۔

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ	اور جب اٹھاتا تھا ابراہیمؑ اس گھر
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ	کی بنیادیں اور اسمٰعیلؑ یہ کہتے ہوئے
وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ	اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما یقیناً
مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ	تُو ہی سُنتا جانتا ہے۔
الْعَلِیْمُ (البقرہ،)	

ان دونوں حضرات نے حضرت جبریل امین کی رہنمائی میں انہی بنیادوں پر کعبہ کی دیواریں استوار کیں جو سیدنا آدم علیہ السلام نے قائم فرمائی تھیں۔

اس تعمیر کی خصوصیات

اس تعمیر میں انہوں نے بیت اللہ کی صرف دیواریں بنائیں اس پر چھت نہیں ڈالا تھا اس کے دو دروازے رکھے ایک جانب شرقی میں اور دوسرا جانب غربی۔ اس کے ایک دروازے کے سامنے بیت اللہ کے کے لیئے کنوئیں کی شکل میں خزانہ بنایا۔ وہ تعمیر گولائی میں تھی اس کے فقط دو ہی گوشے رکن اسود اور رکن یمانی تھے، اس کے

Marfat.com

چار گوشے تعمیر قریش میں بنائے گئے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔
اس کی بلندی سات ہاتھ، رکن اسود سے رکن شامی تک چوڑائی تیس ہاتھ، اور رکن شامی اور غربی کے درمیان بائیس ہاتھ تھی۔

سیدنا ابراہیم اور اعلان حج

جب آپ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا اب تم لوگوں کو حج کی دعوت دو عرض کیا رب اکرم میری آواز کون سنے گا فرمایا۔

اذن وعلی البلاغ	تم آواز دو اس کا پہنچانا ہمارا کام ہے۔
آپ نے پتھر (مقام ابراہیم) پر چڑھ کر آواز دی لوگو	
کتب علیکم الحج الی البیت فاجیبوا ربکم عزوجل	تم پر بیت اللہ کا حج لازم ہے اپنے رب بزرگ و برتر کا حکم مانو۔

آپ کی آواز کائنات کے گوشے گوشے میں گونجی، سمندروں کی تہوں، مردوں کی پشتوں، ماؤں کے رحموں الغرض زمین و آسمان کے تمام بسنے والوں نے وہ سنی تا قیامت جن لوگوں نے بیت اللہ کی زیارت کا شرف پانا تھا انہوں نے آپ کی آواز سُن کر لبیک کہا
شیخ محمد بن اسحاق فاکھی نے سند صحیح کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس سے نقل کیا جب آپ نے آواز دی تو

فاستمع من فی اصلاب	مردوں کی پشتوں اور خواتین

Marfat.com

الرجال وارحام النساء فاجابه من کات سبق فی علم اللّٰہ ان یحج الی یوم القیامۃ لبیک

کے رحموں میں ٹھہرنے والوں نے سنا اور جس نے اللہ کی توفیق سے قیامت تک حج کرنا تھا اس نے جواباً لبیک بھی کہا۔

امام ابن ابی حاتم نے انہی سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

فما من حاج یحج من یومئذٍ الی ان تقوم الساعۃ الا من کان اجاب یومئذٍ ابراھیم

جس نے بھی اس دن سے قیامت تک حج کرنا تھا اس نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کو قبول کیا۔

حجر اسود کی تنصیب

دورانِ تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا کوئی بڑا پتھر لاؤ جسے میں اس جگہ بطور علامت رکھ دوں تاکہ لوگ وہاں سے طواف شروع کر دیں حضرت اسماعیل ابھی پتھر لے کر واپس نہیں آئے تھے کہ جبریل امین ایک پتھر لے کر حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے طوفان نوح کے وقت اسے محفوظ فرما لیا تھا اب آپ کے لیے اسے بھیجا ہے جب اسے نصب کیا گیا تو اس کے نور کی شعاعیں حدود حرم تک پہنچیں۔

(اخبار مکہ، ۱ : ۶۵)

Marfat.com

سیدنا ابراہیم کی دو اہم دعائیں

آپ نے تعمیر بیت اللہ کے مبارک موقعہ پر جو متعدد دعائیں کیں ان میں سے دو نہایت ہی اہم ہیں۔

۱۔ ایک دُعا تو یہ تھی اے اللہ ہم دونوں کو ہمیشہ اپنا فرمانبردار رکھنا ہماری اولاد میں سے ایسی امت پیدا فرما جو تیری فرمانبردار ہو ——— اور ہمیں اس گھر کے آداب سے آگاہ فرما تو اللہ تعالےٰ نے حضرت جبریل امین کو بھیج کر انہیں طواف سعی صفا و مروہ، حدود حرم، منیٰ، عرفات مزدلفہ، رمی حجار اور قربانی جیسے تمام مناسک سے آگاہ کر دیا۔

۲۔ دوسری دُعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ	اے ہمارے رب ان میں سے
رَسُولًا مِّنْهُمْ	رسول کو مبعوث فرما دے

(البقرہ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ فرمایا کرتے تھے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں۔

۵۔ قبیلہ جرہم کی تعمیر

شیخ ازرقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ عمارت سیلاب کی وجہ سے گر گئی تو قبیلہ جرہم نے کعبہ کی تعمیر انہی بنیادوں پر کر دی مسعودی نے مروج الذہب میں ذکر کیا ہے کہ عبس شخص کی سربراہی میں یہ تعمیر مکمل ہوئی اس کا نام

Marfat.com

حارث بن اعضاض الاصغر تھا۔ (اعلام العلماء الاعلام، ۴۶)

۶۔ عمالقہ کی تعمیر

چھٹی تعمیر قوم عمالقہ نے کی، اس کے برعکس بھی مروی ہے کہ پانچویں تعمیر عمالقہ نے اور چھٹی جرہم نے کی، امام ابن ابی شیبہ، اسحاق بن راہویہ اور ابن جریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم کی تعمیر کردہ عمارت گر گئی۔

فبنته العمالقة ثم	تو اسے عمالقہ نے بنایا پھر گرنے
انهدم فبنته جرهم	پر اس کی تعمیر جرہم نے کی

(سبل الہدیٰ، ۱: ۱۶۳)

۷۔ حضرت قصی بن کلاب کی تعمیر

قاضی مکہ زبیر بن بکار اپنی کتاب "نسب قریش" میں لکھتے ہیں جب قصی بن کلاب کعبہ کے متولی بنے تو انہوں نے اس کی ایسی تعمیر کروائی

لم يبنه احد من	کہ اس سے پہلے ایسی تعمیر
بناها قبله مثله	کسی نے نہیں کروائی

(اعلام العلماء، ۴۷)

یاد رہے یہ شخصیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد میں سے ہے۔

۸۔ خاندان قریش کی تعمیر

قریش نے جب محسوس کیا کہ عمارتِ کعبہ سیلاب اور جل جانے

Marfat.com

کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہے تو انہوں نے اس کی نئی تعمیر کا فیصلہ کر کے اعلان کیا کہ اس فنڈ میں حرام کمائی کو شامل نہ کیا جائے ساحل جدہ سے ایک کشتی کی لکڑی حاصل کر کے اس سے کعبہ کی چھت بنائی۔ تھوڑی رقم جمع ہونے کی وجہ سے کچھ حصہ (حطیم) تعمیر سے باہر رہنے دیا اس کی بلندی پہلے سے دوگنی کر دی پہلے نو ہاتھ تھی اب اٹھارہ ہاتھ کر دی، پہلے دروازہ زمین پر تھا اسے اونچا کر دیا تاکہ ہر کوئی داخل نہ ہو سکے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت

اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف تقریباً پینتیس سال تھی، آپ نے بھی کعبہ کی تعمیر میں بڑھ کر حصہ لیا۔ بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب کعبہ کی تعمیر کی جا رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے (البخاری، ۱۵۸۲)

حجر اسود کی تنصیب

جب دیواریں حجر اسود کے مقام تک پہنچیں تو اس کے رکھنے میں قریش کا اختلاف ہو گیا ہر کوئی کہتا یہ کام ہم کریں گے اس پر اختلاف اسقدر بڑھا کہ آپس میں لڑائی پر حلف اٹھا لیے گئے، چار دن تک تعمیر رک گئی پھر انہیں قوم کے بوڑھے لوگوں نے مشورہ دیا تم ایسے کر لو۔

اول من یدخل من باب	جو شخص کل اس دروازہ سے
ھذا المسجد یقضی بینکم	سب سے پہلے مسجد حرام میں داخل

Marfat.com

ہو وہ تمہارا فیصل ہوگا۔

ہوا یہ۔

فکان اول داخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سب سے پہلے داخل ہونے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے کہا۔

ھذا الامین محمد	یہ تو امین محمد ہیں ہم ان پر
رضینا ھذا محمد	راضی و مطمئن ہیں اور یہ محمد ہیں

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تک پہنچے اور آپ کو اطلاع دی گئی تو فرمایا ایک چادر لاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک ہاتھوں سے حجر اسود کو اٹھا کر اس میں رکھا اور فرمایا ہر قبیلہ کا سردار اس کی جانب پکڑے، انہوں نے ایسا ہی کیا جب حجر اسود اپنے مقام تک پہنچا تو پھر آپ نے۔

وضعہ لہ بیدہ صلی اللہ علیہ وسلم	اپنے مبارک ہاتھوں سے اٹھا کر اسے نصب فرمایا۔

(سبل الہدیٰ، ۲: ۱۷۱)

اللہ تعالیٰ نے یہ عظمت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا فرمائی، اس کا بوسہ لیتے وقت امتی کا یہ تصور بھی ہونا چاہیئے کہ اسے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں نصب فرمایا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آرزو

آپ نے بڑھا قریش نے حصہ حطیم

Marfat.com

کو اس تعمیر میں کعبہ سے خارج کر دیا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہمیشہ افسوس کا اظہار فرمایا کرتے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم نے دیکھا لوگوں نے کعبہ کی تعمیر تو کی ہے مگر اسے حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر مکمل نہیں کیا، اگر لوگ نئے نئے کفر چھوڑ کر مسلمان نہ ہو رہے ہوتے تو میں

لنقضت الکعبۃ واعدتھا	کعبہ کو دوبارہ حضرت ابراہیم
علی بناء ابراھیم	کی بنیادوں پر تعمیر کروا دیتا۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں۔

فادخلت ماخرج منہ	جسے خارج کیا گیا ہے میں اسے
والزقتہ بالارض وجعلت	داخل کر دیتا، اس کے دروازہ
لہ بابین بابًا شرقیًا	کو زمین پر اس کے مشرق و مغرب
وبابًا غربیًا فبلغت بہ	کی طرف دو دروازے رکھتا تاکہ
(البخاری، کتاب الحج)	یہ حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر ہو جاتا۔

یہ الفاظ کبھی مروی ہیں۔

فجعلت لہا بابین بابًا	میں اس کے دو دروازے بنا
یدخل الناس وبابًا یخرجون۔	دیتا ایک سے لوگ داخل ہوتے
(البخاری، ۱۲۶)	اور دوسرے سے نکل جاتے۔

مگر میں نہیں چاہتا لوگوں میں کسی قسم کا انتشار و فتنہ پیدا ہو رہا معاملہ طواف کا تو اس کے بارے میں امت کو یہ تعلیم دی، طواف حطیم کے باہر سے کیا جائے نہ کہ اندر سے، اس میں ہم سب کے لئے یہ تعلیم ہے کہ امت کو انتشار

Marfat.com

اور فتنہ سے محفوظ رکھنا اہم فریضہ ہے۔

۹۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی تعمیر

خلفاء راشدین کے دور میں مسجد حرام میں توسیع تو ہوئی مگر بیت اللہ قریش کی تعمیر کے مطابق ہی رہا تر لسٹھ ہجری میں یزید حکمران بنا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا، یزید نے حصین بن نمیر کی قیادت میں ان پر حملہ کے لئے لشکر روانہ کیا، حضرت ابن زبیر نے حرم کعبہ میں پناہ لی۔

فنصب علیہ المناجیق	تو لشکر والوں نے منجنیق سے
واصاب بعض جمادتها	پتھر پھینکے جس کی وجہ سے کعبہ
الکعبۃ تھدم بعضہ	کی بعض دیواریں گریں اور اس
جدرانہا واحترق بعض	کی چھت و غلاف جل گئے۔
انحشا بہا وکسوتہا	

(اعلام العلماء، ۶۹)

ادھر سے یزید کی موت کی خبر آنے پر لشکر واپس ہو گیا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تمام کعبہ کی تعمیر نئے سرے سے کروائی چونکہ ارشاد نبوی ان کے ذہن میں تھا اس لئے انہوں نے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کروایا یعنی حطیم کو شامل کر دیا، دروازہ زمین پر رکھا اور مشرق و مغرب کی جانب دو دروازے بنا دیئے حضرت یزید بن رومان سے منقول ہے اس موقعہ پر میں موجود تھا۔

Marfat.com

فادخل فیه من الحجر
وقد رأیت اساس
ابراهیم حجارة کاسنمة
الابل (سبل الہدیٰ ۱: ۱۶۵)

تو حطیم کو پھر شامل کر دیا گیا اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رکھی ہوئی بنیاد کے پتھروں کو دیکھا وہ اونٹ کی کہان کی طرح تھے۔

۱۰۔ حجاج بن یوسف کی تبدیلی

جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو چہتر ہجری میں حجاج نے عبدالملک بن مروان کو کعبہ کی اس تعمیر کے بارے میں لکھا اور کہا اس تعمیر کو اہل مکہ پسند نہیں کرتے تو اس نے یہ آرڈر جاری کیا۔

اما ما زاده فی طوله فاقره
واما ما زاد فیه من الحجر
فرده الی بنائه وسد الباب
الذی فتحه فنقضه واعاده
الی بنائه

ابن زبیر نے جو لمبائی میں اضافہ کیا اسے قائم رکھا جائے اور جو حطیم والا حصہ شامل کیا ہے اسے خارج کر دیا جائے اور جو دوسرا غربی دروازہ بنایا اسے بھی بند کر دیا جائے لہذا حجاج نے دوبارہ اسے قریش کی تعمیر کے مطابق ہی کر دیا۔

عبدالملک کا افسوس

عبدالملک جب حج کے موقعہ پر مکہ آیا تو حضرت حارث بن عبداللہ مخزومی نے اسے آگاہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جو تعمیر کروائی تھی وہ

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے مطابق تھی آپ نے فرمایا تھا اگر انتشار کا خوف نہ ہوتا تو میں کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کرتا کہنے لگا۔

انت سمعتہ منہا؟	کیا یہ ارشاد نبوی تم نے حضرت عائشہ سے خود سنا ہے۔

فرمایا ہاں میں نے خود سنا ہے۔

فجعل ینکت بقضیب	کچھ دیر چھڑی سے زمین کھرچتے
کان فی یدہ فی الارض	لگا اور پھر کہا کاش میں اسے اسی
ساعۃ ثم قال ودت	طریقہ پر رہنے دیتا اور اسے نہ
انی کنت ترکتہ وما تحمل	اکھاڑتا۔

۱۱۔ سلطان مراد خاں عثمانی کی تعمیر

اس تعمیر کے ۹۶۶ سال بعد سیلاب سے کعبہ شریف منہدم ہوا تو ۱۰۴۰ ہجری میں سلطان مراد خان عثمانی نے اسے تعمیر کیا اور اسے حجاج کی تبدیلی پر ہی قائم رکھا۔ (تاریخ القدیم، ۳: ۳۰۱)

علامہ سید سلیمان اشرف بہاری رقمطراز ہیں۔

علامہ ابو الکرم کے رسالہ مفردہ، علامہ حسن صاحب امداد الفتاح اپنے رسالہ میں، ابن علان البکری اور علامہ عبداللہ بن سالم بصری کی تحقیق یہ ہے کہ موجودہ تعمیر سلطان مراد خان کی ہے (الحج، ۳)

اس کے بعد کعبہ کی تعمیر نہیں ہوئی البتہ اس میں اصلاحات اور مرمت کا کام ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

فضیلت کعبہ

Marfat.com

Marfat.com

اس مقدس اور مبارک گھر کا دیدار نہ صرف تسکین و طمانیت قلبی اور روحانیت کی غذا ہے بلکہ ایمان کی جلا، قرب الٰہی کا سبب اور مغفرت و بخشش کا نہایت اہم ذریعہ ہے، کتاب و سنت میں اس کے متعدد فضائل و مناقب کا تذکرہ ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱- گناہوں سے پاکیزگی

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بیت اللہ شریف کی زیارت کی پھر یہاں کسی سے جھگڑا بدزبانی اور فساد نہ کیا تو

رجع کما ولدته امه (المسلم)

وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک پیدا ہوا تھا۔

۲- ایک سو بیس رحمتیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ دن رات میں کعبہ شریف پر ایک سو بیس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے

Marfat.com

وعشرون للناظرین (اخبار مکہ، ۲: ۸)

اور بیس ان لوگوں کے لئے جو کعبہ کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کر رہے ہوتے ہیں۔

۳۔ کعبہ کو دیکھنا عبادت

حضرت جعفر بن محمد اپنے اجداد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

النظر الی البیت الحرام عبادۃ (مثیر الغرام)

اس عزت والے گھر کو دیکھنا ہی عبادت ہے۔

ایک سال کی عبادت

مشہور تابعی حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

النظر الی البیت یعدل عبادۃ ستۃ (القریٰ، ۳۴۱)

بیت اللہ کو ایک مرتبہ دیکھنا سال کی عبادت کے برابر ہے

۴۔ اللہ تعالےٰ کی ذمہ داری

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا

ھذا البیت دعامۃ الاسلام

یہ گھر اسلام کا ستون ہے

جو شخص اس کی زیارت کے ارادہ سے نکلا خواہ وہ حج کی نیت کرنے والا

Marfat.com

ہو یا عمرہ کی تو وہ اللہ تعالےٰ کی ذمہ داری میں ہے اگر وہ فوت ہوگیا تو اسے جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔ (اخبار مکہ، ۲: ۳)

مومن کا احترام

آپ نے بیت اللہ کی عظمت وفضیلت پڑھی یہاں مومن کے احترام و اکرام کے بارے میں بھی کچھ پڑھ لیجئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے بیت اللہ اللہ تعالےٰ نے تجھے بہت ہی شرف، برکت وحرمت عطا فرمائی ہے لیکن

والمومن اعظم حرمة	مومن کا احترام وعزت اللہ تعالیٰ
عند اللہ منك	کے ہاں تجھ سے بہت زیادہ اور
(اخبار مکہ، ۲: ۲۱)	عظیم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کو دیکھا اور اسے مخاطب ہوکر فرمایا۔

ما اعظم حرمتك عند	اللہ تعالےٰ کے ہاں تیری بڑی
اللہ والمومن اعظم منك	حرمت ہے لیکن مومن کی حرمت
(القریٰ، ۳۳۶)	وعزت تجھ سے زیادہ ہے۔

سوچیئے ہم کعبہ کا احترام تو کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہیئے مگر مسلمان کی جان ومال اور خون سے ہاتھ رنگنے سے بھی باز نہیں آتے۔

طواف، عمرہ سے افضل ہے

یہ تصریح بھی ملتی ہے کہ آدمی کثیر عمروں کے بجائے بیت اللہ کے طواف

Marfat.com

میں کثرت کرے کیونکہ غیر ملکی لوگوں کے لئے طواف، عمرہ سے افضل عمل ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا۔

الطواف للغرباء افضل ام العمرة ؟	کیا غیر ملکی لوگوں کے لیے طواف افضل ہے یا عمرہ ؟
تو انہوں نے فرمایا۔	
بل الطواف	طواف افضل ہے۔

(اخبار مکہ ۲:۴)

باقی اس سے مراد واحد طواف نہیں بلکہ بار بار طواف ہے ورنہ عمرہ میں بھی طواف لازمًا ہوتا ہے شیخ محب الدین طبری حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

ومراد انس ان تکرار الطواف افضل من العمرة ولا یرید طواف اسبوع واحد فانه موجود فی العمرة	حضرت انس رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ کثرت طواف عمرہ سے افضل ہے ان کی مراد واحد طواف نہیں کیونکہ وہ تو عمرہ میں بھی موجود ہے۔

آگے ان لوگوں کا جو یہ کہتے ہیں کہ عمرہ کثرت طواف سے افضل ہے۔ رد کرتے ہیں۔

وذلك خطأ ظاهر واول دليل على خطئه مخالفة السلف الصالح فی ذلك	یہ واضح طور پر غلط ہے اور اس پر سب سے اہم دلیل یہ ہے کہ سلف صالح اس کے قولاً

Marfat.com

قولاً وفعلاً اذ لم ینقل تکرارھا والاکثار منھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا عن احد من الصحابۃ والتابعین

اور فعلاً خلاف ہیں کیونکہ عمرہ میں تکرار اور کثرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ اور تابعین میں سے کسی سے منقول نہیں

(القریٰ لقاصدام القری، ۳۳۲)

نفلی نماز سے طواف افضل

حضرت موسیٰ الجہنی سے ہے میں نے حضرت مجاہد سے پوچھا کیا طواف افضل ہے یا کثرتِ نوافل؟ فرمایا طواف افضل ہے حضرت سعید بن جبیر کا فرمان ہے۔

الطواف ھنالک احب الی من الصلاۃ

مجھے بیت اللہ کے پاس کثرت نوافل سے طواف زیادہ محبوب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے اہلِ مکہ کے لئے وہاں نفل نماز افضل ہے۔

اما اھل الاقطار فالطواف (القریٰ، ۳۳۱)

مگر دُور سے آنے والوں کے لئے طواف افضل ہے۔

Marfat.com

حجرِ اسود کا مقام

حجر اسود جنتی پتھر ہے، اسے چومنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے، اس پتھر کی بہت سی فضیلتیں ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ اللہ تعالےٰ کا دایاں ہاتھ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔

الحجر یمین اللہ تعالےٰ فی الارض	یہ زمین میں اللہ تعالےٰ کا دایاں ہاتھ ہے۔

(الکامل لابن عدی، ۱:۳۳۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے۔

یصافح بہا عبادہ	اس سے وہ اپنے بندوں کو
(سبل الہدیٰ، ۱:۱۸۰)	مصافحہ کا شرف عطا فرماتا ہے

گویا حجر اسود کو چومنا اللہ تعالےٰ کے دائیں ہاتھ کو بوسہ دینے کا شرف پانا ہے۔

Marfat.com

۲۔ حجرِ اسود کی شفاعت

امام دارمی، ابن خزیمہ، ابنِ حبان اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا روزِ قیامت اللہ تعالےٰ حجرِ اسود کو اس حال میں اٹھائے گا۔

لہ عینان یبصر بہما	اس کی دیکھنے والی دو آنکھیں
ولسان ینطق بہ یشہد	اور بولنے والی زباں ہوگی جس
لمن استلمہ بحق	سے یہ اپنے چومنے والے
(الدارمی، ۲ : ۴۲)	کے بارے میں گواہی دے گا۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کعبہ کا طواف کیا انہوں نے حجرِ اسود سے مخاطب ہو کر کہا میں جانتا ہوں تو نہ نفع دیتا ہے اور نہ نقصان، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا میں تجھے کبھی نہ چومتا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المومنین۔

انہ یضر و ینفع	یہ نقصان بھی دیتا ہے اور نفع
	بھی۔

کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا حجرِ اسود کو روزِ قیامت اس حال میں لایا جائے گا

لہ لسان ذلق یشہد لمن	اس کی زبان ہوگی جس سے یہ
یستلمہ بالتوحید	بول کر اپنے استلام کرنے والے

Marfat.com

کی توحید پر گواہی دے گا۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔

اعوذ باللہ ان اعیش فی قوم لست فیہم یا ابا الحسن	میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس قوم میں رہنے سے جس میں اے ابوالحسن (حضرت علی) تم نہ ہوں

(شعب الایمان، ۳: ۴۵۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔

ان لہذا الحجر لسانا و شفتین یشہد لمن استلمہ یوم القیامۃ بحق	اس پتھر کو زبان اور ہونٹ دیئے جائیں گے اور یہ ہر اس شخص کی روز قیامت شفاعت کرے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔

(شب الایمان، ۳: ۴۵۰)

ان گنت فرشتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے جب کوئی طواف کرنے والا دعا کرتے ہوئے رکن یمانی کے پاس سے گزرتا ہے تو دو فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں لیکن جب وہ آگے بڑھتا ہے تو

وان علی الحجر الاسود مالا یحصی	حجر اسود پر ان گنت فرشتے (امین) کہتے ہیں۔

(اخبار مکہ، ۱: ۳۴۱)

نوٹ: جب حجرِ اسود کی یہ شان ہے کہ وہ گویا اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

دائیں ہاتھ کا مقام رکھتا ہے تو اس کا ادب بھی اسی قدر لازم ہے لہٰذا سگریٹ، حُقّہ یا نسوار وغیرہ استعمال کرنے والے حضرات منہ کو خوب صاف اور بدبو کو دُور کرنے کے بعد بیت اللہ کے پاس جائیں۔

رکن یمانی کا مقام

کعبہ شریف کے چار کونے ہیں مشرقی کونہ حجر اسود، شمال مشرقی کونہ رکن عراقی، شمال مغربی کونہ رکن شامی اور جنوب مغربی کونہ رکن یمانی کہلاتا ہے، حجر اسود اور رکن یمانی دونوں کونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر ہیں اور ان دونوں کو رکن یمانی بھی کہا جاتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے۔

لم ار النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستلم من البیت الا الرکنین الیمانیین (البخاری، ۱۶۰۹)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے صرف دو کونوں رکن یمانی اور رکن اسود کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس الا الیمانین (البخاری، ۱۶۶)

میں نے ان دو گوشوں یمانی اور اسود کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

Marfat.com

سیدنا ابراہیم علیہ السلام چاروں کونوں کو مس فرمایا کرتے لیکن قریش نے تعمیر میں دو کونوں کو تو انہی بنیادوں پر بنایا مگر دو کونے شامی اور عراقی ان بنیادوں پر نہ بنائے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف دو کو مس فرماتے، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرِ اسود اور رکن یمانی کا استلام کبھی ترک نہ فرمایا لیکن رکن شامی اور عراقی، چونکہ قواعد ابراہیم کے مطابق نہیں ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا استلام نہیں فرمایا۔

بخاری میں ہے۔

ماارى رسول اللّٰه صلى الله	میں نے کبھی بھی رسول اللہ
عليه وسلم ترك استلام	صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو گوشوں
الركنين الذين يليان الحجر	یمانی اور اسود کے استلام کو
الا ان البيت لم يتمم	ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا
على قواعد ابراهيم	وہ اس لیے کہ کعبہ اب سیدنا
(البخاری ۱۵۸۳)	ابراہیم کی بنیادوں پر نہیں۔

ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے چاروں گوشوں کو مس فرماتے۔

حضرت جبریل امین کی دُعا

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جب بھی رکن یمانی کے پاس سے گزرا

وجدت جبريل عليه	میں نے جبریل کو وہاں کھڑے
قائمًا	پایا۔

Marfat.com

دوسری روایت میں ہے کہ جب بھی یہاں سے گزرہوا جبریل امین کو اس حال میں کھڑے دیکھا۔

یستغفرہ لمن استلمہ (اخبار مکہ، ۱: ۳۲۸)	کہ وہ اسے استلام کرنے والے کے لئے بخشش کی دعا کر رہے ہیں۔

گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مسح الحجر والرکن الیمانی یحط الخطایا (الفرقی، ۲۸۷ بحوالہ ابن حبان)	حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو چھونا گناہوں کو جھاڑ دیتا ہے۔

ستر فرشتوں کی دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن یمانی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا

وکل بہ سبعون ملکا فمن قال اللھم..... قالوا امین (ابن ماجہ)	وہاں ستر فرشتے مقرر ہیں جب کوئی وہاں دعا کرتا ہے تو وہ آمین کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رکن یمانی پر

Marfat.com

وكان موكلان يؤمنان على دعاء من يدعو ما (اخبار مكہ، ۱: ۳۴۱)

دو فرشتے مقرر ہیں جو وہاں سے گزرتے ہوئے دعا کرنے والے کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

حطیم کی فضیلت

حطیم، کعبہ کا حصہ ہے یہی وجہ ہے طواف میں اسے شامل کیا جاتا ہے، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حطیم کے بارے میں پوچھا۔

أمن البيت هو؟ قال نعم قلت فما لهم لم يدخلوه في البيت؟ قال قلت قصرت بهم النفقة؟ قلت فما شان بابه مرتفعاً؟ قال فعل ذلك قومك ليدخلوا من شاؤا ويمنعوا

کیا یہ بیت اللہ کا حصہ ہے؟ فرمایا ہاں یہ حصہ ہے۔ پھر اسے تعمیر کرنے والوں نے بیت اللہ میں شامل کیوں نہ کیا؟ فرمایا کیا تمہیں علم نہیں ان لوگوں کے پاس فنڈ ختم ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ بیت اللہ کا دروازہ بلند کیوں ہے؟ فرمایا یہ بھی قریش نے ہی کیا۔ تاکہ جنہیں وہ چاہیں داخل ہونے

Marfat.com

من شاؤا — اور جنہیں چاہیں داخلہ سے روک دیں۔

پھر فرمایا اگر دور جاہلیت قریب نہ ہوتا

ان ادخل الجدر فی البیت، وان الصق بابہ بالارض (البخاری۔۴ ۸ ۱۵) — تو میں حطیم کو کعبہ کی چھت کے نیچے کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین پر کر دیتا۔

کعبہ میں داخلہ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہی مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کعبہ کے اندر داخل ہونا چاہتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بھی تمہارا دل کعبہ میں داخل ہونے کا ہو تو

ادخلی الحجر فانہ من البیت — حطیم میں داخل ہو جایا کرو کیونکہ یہ بیت اللہ کا حصہ ہی ہے۔

(نسائی، ۲ : ۳۴)

کعبہ کے اندر نماز

انہی سے مروی ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا میرا جی چاہتا ہے میں کعبہ کے اندر نماز پڑھوں تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں لے گئے اور فرمایا یہاں نماز پڑھو

صلی فی الحجر اذا اردت — اور جب بھی تیرا دل کعبہ میں نماز پڑھنے

Marfat.com

دخول البیت، فانما هو قطعة من البیت
(ابو داؤد، باب فی الحجر)

کا ہو تو حطیم میں داخل ہو کر نماز پڑھ لیا کرو یہ کعبہ کا حصہ ہے لیکن قریش نے اسے فنڈ کی کمی کی وجہ سے اس سے باہر نکال رہا۔

نوٹ:- ان تمام روایات نے واضح کر دیا کہ بلاشبہ حطیم، کعبہ کا حصہ ہے، اس کے اندر جانا، کعبہ کے ہی اندر جانا ہے وہاں نماز پڑھنا کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا ہے، کچھ لوگ علم نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ کعبہ کے اندر جانا ہماری قسمت میں کہاں؟ حالانکہ تا قیامت امت مسلمہ پر اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا کرم ہے کہ حطیم میں ہر کوئی جا سکتا ہے بلکہ دوسرے حصہ کے لئے دروازہ کھلوانا پڑتا ہے اس کے لیے ایسی کوئی پابندی نہیں بلکہ ہر وقت درِ رحمت کھلا رہتا ہے جو اپنا نصیب بیدار کرنا چاہے اس میں داخل ہو جائے۔

حطیم میں دو رکعت نوافل کا درجہ

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسولِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا! حطیم کے دروازہ پر ایک فرشتہ یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ جو آدمی حطیم میں دو رکعت نفل پڑھے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اسی طرح حطیم کے دوسرے دروازہ پر بھی ایک فرشتہ یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے

خرج مرحوماً ان کنت — جو امتِ محمدیہ کا متقی شخص اس

Marfat.com

من امة محمد تقیاً (الجامع اللطیف، ۸۹)

میں نفل پڑھ کر نکلے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

میزاب رحمت

یہ بیت اللہ کے پرنالہ کا نام ہے اس کا تذکرہ قریش کی تعمیر میں ملتا ہے اس کے ذریعہ کعبہ کی مبارک چھت کا پانی حطیم میں گرتا ہے پہلے یہ لکڑی کا تھا، ولید بن عبدالملک نے اس کی لکڑی پر سونا چڑھایا، ۱۲۷۶ ہجری میں سلطان عبدالمجید خاں نے قسطنطنیہ سے سونے کا میزاب بنوا کر بھجوایا وہی آج تک نصب ہے۔ (دائرۃ المعارف، ۸ : ۱۴۴)

مقبولیت دعا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میزاب رحمت کے نیچے جو دعا کی جائے وہ قبول ہو کر رہتی ہے۔ (جامع اللطیف، ۸۹)

مسجد حرام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر مسجد حرام کا تذکرہ فرمایا ہے خصوصاً تبدیلی قبلہ کی آیات میں ارشاد ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اپنا چہرہ مسجد حرام کے کسی حصہ کی طرف پھیر لو

Marfat.com

آگے اہلِ ایمان کو حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

تم جہاں بھی ہوں اپنے چہرے اس کے ایک حصہ کی طرف پھیر لو۔

اس مسجد کو اللہ تعالیٰ کے گھر کے ارد گرد ہونے کا شرف حاصل ہے۔

سب سے پہلی مسجد

اسے سب سے پہلی مسجد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ زمین پر سب سے پہلی مسجد کونسی بنائی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلی مسجد

المسجد الحرام — مسجد حرام ہے۔

لاکھ نماز کا ثواب

یہی وجہ ہے اس میں ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کے برابر ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مسجد میں نماز کا ثواب ہزار نماز کے برابر ہے۔

فضل المسجد الحرام على مسجدي مائة صلاة (اخبار مکہ، ۲: ۶۱)

اور مسجد حرام میں نماز کا ثواب میری مسجد کی سو نمازوں کے برابر ہے۔

Marfat.com

تین مساجد کی طرف سفر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ اگر کسی نے ثواب کی خاطر کسی مسجد کی طرف سفر کرنا ہو تو صرف تین مساجد کی طرف سفر کرے باقی تمام مساجد ثواب میں برابر ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تشد الرحال الی ثلاثۃ	سفر تین مساجد، مسجد حرام میری
مساجد المسجد الحرام و	مسجد اور مسجد اقصیٰ کی
مسجدی ھذا والمسجد	طرف کیا جائے۔
الاقصیٰ	

(اخبار مکہ، ۲ : ۶۳)

علامہ سید سلیمان اشرف بہاریؒ اس کی تعمیر و توسیع کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

کعبہ کے گرداگرد جو مرطات کا دائرہ ہے (جو اب کافی کشادہ کر لیا گیا) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلانِ نبوت بلکہ عہد صدیق اکبر تک بس اسی قدر مسجد حرام کی زمین تھی، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد حرم سے باہر رہا کرتی تھی وہ کعبہ کے پاس مکان بنانا یا سکونت اختیار کرنا ادب کے منافی جانتے تھے قصیٰ بن کلاب جب کعبہ کے متولی بنے تو انہوں نے قریش کو مشورہ دیا کہ کعبہ کے قریب گھر بنا کر رہیں، اس قرب کے فوائد ایسے موثر پیرایہ میں بیان

Marfat.com

کئے کہ اس قدر حصہ جو مسجد حرام کی زمین تھی اسے چھوڑ کر کعبہ کے گرد اگرد، مکانات بننے شروع ہو گئے سب سے پہلے حرم کعبہ میں توسیع کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، قریش کے مکانات خرید کر مسجد حرام میں داخل کیئے اور اس کے گرد اگرد قدآدم سے بھی چھوٹی دیوار بنائی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وسعت دی پھر حضرت عبداللہ بن زبیر نے پھر ولید بن عبدالملک نے پھر خلیفہ محمد مہدی نے پھر سلطان مراد خان نے اسے خوب توسیع دی اس کی توسیع و تعمیر میں ترک سلاطین شاہ فیصل اور شاہ فہد کی خدمات بھی نہایت ہی قابل تحسین ہیں۔ (الحج، ۳)

چشمہ زمزم

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کے حکم پر یہاں چھوڑ کر گئے، ہاجرہ کا پانی ختم ہو گیا، اس وقت حضرت اسماعیل کی تشنگی اور پیاس سے بے تاب ہو کر اس خیال سے کہ کوئی قافلہ نظر آئے صفا پر چڑھیں وہاں سے جب کچھ نظر نہ آیا تو مروہ پر گئیں ان دونوں کے درمیان پست جگہ تھی یہاں سے حضرت اسماعیل نظر نہ آتے، شفقت مادری کی وجہ سے اس وادی کو دوڑ کر طے فرماتیں اسی جستجو میں سات چکر کاٹے تو حضرت اسماعیل کے قدموں کے نیچے سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا، آپ کے لیئے یہ لمحہ واقعۃً مسرت بخش تھا اس پانی کے اردگرد بنی باندھتے ہوئے کہہ رہی

Marfat.com

ہیں ماءزم ماء زم پانی بہت ہے پانی بہت ہے اسی لئے اس چشمہ کا نام "زمزم" ہے۔

کنواں گم ہو گیا

ایک عرصہ کے بعد یہ کنواں لوگوں کی نگاہوں سے گم ہو گیا اہلِ مکہ اسے بھول چکے تھے جب حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب آیا تو اس کی برکت سے آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کو خواب میں اس کنویں کی نشاندہی کر دی گئی، جب آپ نے اسے کھودنے کا ارادہ کیا تو قریش رکاوٹ بنے مگر عبدالمطلب کامیاب ہوئے اس دن سے لے کر تا قیامت یہ کنواں لوگوں کو سیراب کرتا رہے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پانی سے بہت پیار تھا اپنے بچپن میں اسے بطور غذا استعمال فرمایا کرتے، حج وغیرہ کے موقعہ پر ساتھ لے جاتے، مکہ سے منگوایا بھی کرتے یاد رہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی تبرک ہے جیسا کہ تفصیل آرہی ہے۔

برکات زمزم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بڑی برکات بیان فرمائی ہیں ان میں چند یہ ہیں۔

جس کی خاطر پیا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا۔

ماء زمزم لما شرب له (ابن ماجہ)	جس خاطر زمزم پیا جائے وہی کام ہو جاتا ہے۔

یہ غذا و شفا ہے

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا سلام عرض کیا فرمایا تم کہاں سے ہو عرض کیا خاندان غفار سے فرمایا یہاں آئے ہوئے کتنے دن ہوئے عرض کیا تین دن اور تین راتیں فرمایا، تمہاری مہمان نوازی کون کرتا رہا؟ عرض کیا کوئی نہیں۔

ما کان لی طعام الا ماء زمزم	میں زمزم پر گزارہ کرتا رہا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

انها مبارکة انها طعام طعم و شفاء سقم (المسلم، فضائل ابی ذر)	زمزم بابرکت، غذا اور بیماری کے لئے شفا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

خیر ماء علی وجه الارض زمزم فیه طعام و شفاء سقم (المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱، ۹۸)	زمین پر سب سے اچھا پانی زمزم ہے اس میں غذائیت بھی ہے اور شفا بھی۔

Marfat.com

اسے دیکھنا بھی عبادت ہے

حضرت مکحول سے مرسلاً مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

النظر فی زمزم عبادۃ	زمزم کو دیکھنا عبادت ہے اور
وھی تحط الخطایا	اس سے گناہ جھڑتے ہیں۔

(سبل الہدیٰ، ۱:۱۸۴ بحوالہ اخبار مکہ)

حضرت ابوحمزہ کا بیان ہے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ پانی پلانے میں تعاون کیا کرتا تھا کچھ دن بخار کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا انہوں نے مجھ سے نہ آنے کی وجہ پوچھی میں نے بخار کا بتایا تو فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الحمی من فیح جھنم	بخار جہنم کی گرمی سے ہے اسے
فابردوھا بماء زمزم	زمزم کے ساتھ ٹھنڈا کرو

(مسند احمد)

سیر ہو کر پیا جائے

زمزم خوب سیر ہو کر پینا چاہیئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقین کے درمیان یہ بھی فرق ہے۔

انھم لا یتضلعون من	وہ زمزم خوب سیر ہو کر نہیں
ماء زمزم (ابن ماجہ)	پیتے،

Marfat.com

ایک روایت میں فرمایا۔

التضلع من ماء زمزم براۃ من النفاق

سیر ہو کر زمزم پینے سے نفاق دُور ہو جاتا ہے۔

(اخبار مکہ، ۲ : ۵۲)

حضرت عبداللہ بن عباس کی دُعا

اوپر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان گزرا زمزم جس حاجت کے لئے پیا جائے اللہ تعالےٰ وہ پوری فرما دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم پیتے وقت یہ دُعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ (سنن دار قطنی)

اے اللہ میں آپ سے علم نافع، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔

مقامِ ابراہیم

اللہ تعالےٰ نے قرآن میں اپنے گھر کا تعارف اور عظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

فِیْہِ آیَاتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا

اس میں کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن پا گیا۔

Marfat.com

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالےٰ ہے

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ	مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ
اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى	بناؤ۔

اللہ رب العزت نے مقام ابراہیم کا ذکر قرآن مجید میں بڑے اہتمام سے فرمایا ہے یہ سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام کا ایک زندہ جاوید معجزہ ہے جس کے ساتھ اسلام اور تاریخ کی حسین و جمیل یادیں وابستہ ہیں، تاریخ اسلامی کا یہ شاہکار اپنی نرالی شان کے ساتھ کعبہ شریف کے دروازے کے سامنے گیارہ میٹر کے فاصلہ پر جلوہ نما اور مرجع خلائق ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

الركن والمقام ياقوتان	حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں
من ياقوت الجنة طمس	جنتی یاقوتی پتھر ہیں اللہ تعالیٰ
الله نورهما ولولا ذلك	نے ان کی روشنی بجھا دی ورنہ
لاضاءتا ما بين المشرق	مشرق و مغرب کو یہ روشن کر
والمغرب	دیتے۔

(السنن الکبریٰ، ۵: ۷۵)

اسی پتھر پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کی بخاری میں ہے جب کعبہ کی دیواریں بلند ہو گئیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام

جاء بهذا الحجر فوضعه	یہ پتھر لائے اور اپنے
له فقام عليه وهو يبني	والد کے قدموں میں رکھا انہوں نے

Marfat.com

(البخاری، ۱ : ۴۷۶) اس پر کھڑے ہو کر بقیہ حصّہ تعمیر کیا۔

امام فخرالدین رازی مقام ابراہیم کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

انہ موضع الحجر الذی قام علیہ ابراھیم علیہ السلام

یہ وہ پتھر ہے جس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے قیام فرمایا تھا۔

(مفاتیح الغیب، ۴ : ۵۴)

شیخ محمد عبدالمعبود لکھتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام جب کعبہ تعمیر فرما رہے تھے تو یہ پتھر حکم ربی سے خود بخود اوپر نیچے ہوتا اور آگے بڑھتا تھا۔

(تاریخ مکہ، ۲ : ۳۶۴)

روایات کے مطابق اسی پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج کے لیے آنے کی دعوت دی تھی۔ آپ کی آواز تا قیامت حج کی سعادت پانے والوں نے سُنی اور جواباً لبیک کہا۔

آگے آپ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پڑھیں گے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف سے فارغ ہوتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام کی طرف تشریف لاتے اور یہ الفاظ قرآنی تلاوت فرماتے واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی

پتھر پر قدموں کے نشان

یہ بھی ایک قدرت کا اظہار ہے کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس پتھر پر قدم رکھے تو وہ نرم ہو گیا اور اس میں آج تک واضح

Marfat.com

طور پر قدموں کے نشان ہیں، زیارت کرتے وقت صرف نشان ہی نہیں بلکہ یہ تصور بھی اُجاگر ہوتا ہے کہ جس مبارک ہستی کے قدموں کے نشان اتنے خوبصورت ہیں وہ قدم کسقدر خوبصورت ہوں گے، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے خوب فرمایا پتھر کی چٹان پر قدموں کے نشانات اور چٹان کا اس طرح نرم ہو جانا کہ ٹخنوں تک پاؤں کا اس میں سما جانا اور اس اثر و نشان کا اتنے عرصہ تک قائم رہنا، کروڑوں دشمنوں کے باوجود اس کا محفوظ رہنا کعبہ شریف کے قبلہ ہونے کا بین ثبوت ہے

(المظہری، ۲: ۳۰۱)

نشان قدم حبیب

جس طرح اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدموں کے نشان ہیں اس طرح کچھ پتھر ایسے بھی ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کے نشان ہیں امام زرقانی اس بارے میں رقمطراز ہیں۔

وقد اشتهر فی المدائح قدیمًا وحدیثا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ واثرت

(زرقانی،)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کرنے والے متقدمین و متاخرین میں یہ مشہور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پتھر پر قدم رکھتے تو وہ کبھی کبھی نرم ہو جاتے اور اس میں قدم مبارک کے نشانات نظر آنے لگتے۔

علامہ خفاجی لکھتے ہیں بیت المقدس اور مصر میں ایسے پتھر اب

Marfat.com

بھی موجود ہیں جن پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قدموں کے نشان ہیں۔

والناس تتبرک بہ و	اور لوگ ان سے برکت حاصل
تزورہ و تعظمہ	کرتے ہیں اور انکی زیارت
(نسیم الریاض	وتعظیم بجالاتے ہیں۔

حبیب و خلیل کے قدم

ایک دفعہ قریش نے اکٹھے ہوکر اپنے معروف نجومی سے کہا ہم میں سے ہر ایک کا پاؤں دیکھ کر بتاؤ، کس کا پاؤں مقام ابراہیم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے ان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل تھے نجومی نے کہا زمین کو اچھی طرح صاف کرو تاکہ اس پر کوئی نشان نہ رہے اس کے بعد تم سب باری باری میرے سامنے اس پر چلو تاکہ میں فیصلہ دے سکوں تمام لوگ گزرے لیکن اس نے کہا کسی کی بھی مشابہت ثابت نہیں ہوتی لیکن جب حضور علیہ السلام گزرے

فابصر اثر محمد فقال	اور اس نے حضور کے نشان دیکھے
ھذا اقرب شبھا بہ	تو پکار اٹھا ان کا قدم مقام ابراہیم
(حجۃ اللہ علی العالمین، ۲۸۶)	کے بہت ہی زیادہ مشابہ ہے۔

قبولیتِ دُعا کے مقامات

اہلِ علم وفضل نے دُعا کی مقبولیت کے درج ذیل مقامات بیان فرمائے ہیں۔

Marfat.com

زیارتِ خانہ کعبہ کے وقت دورانِ طواف، مقام ملتزم پر، میزابِ رحمت کے نیچے، خانہ کعبہ کے اندر، چشمہ زمزم پر، حجرِ اسود کے پاس، صفا پر، مروہ پر، اور دورانِ سعی، مقامِ ابراہیم پر، عرفات، مزدلفہ، منیٰ، تینوں جمرات کے پاس، مولد النبی، تمام آثار رسول کے پاس مثلاً روضہ نبوی، منبر نبوی مصلیٰ نبوی، مسجد نبوی، ریاض الجنہ میں ستونوں کے پاس، جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں، احد، مسجد قبا اور دیگر مقامات مقدسہ میں۔

امام جزری مختلف مقاماتِ دعا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

وان لم یجب الدعاء	اگر روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم	کے پاس دعا قبول نہیں تو
ففی ای موضع یستجاب	کہاں مقبول ہوگی؟

(الحصن الحصین)

بعض اہل علم نے ان مقامات کی تعداد ترپن ۵۳ لکھی ہے شیخ تہروانی المتوفی ۹۹۰ لکھتے ہیں۔

وقال غیرہ مواضعا	امام حسن بصری کے علاوہ دیگر علما
اخری فبلغت ۵۳ موضعًا	نے ان مقامات کی تعداد ترپن
(کتاب الاعلام، ۳۹۲)	بیان کی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ وہاں کا ہر مقام اور گوشہ ہمارے لئے محترم اور قابلِ زیارت ہے، اللہ تعالےٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور کعبہ کے اندر کتنی دفعہ داخل ہوئے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے اندر کتنی دفعہ تشریف لے گئے؟

Marfat.com

ہجرت سے پہلے کی تعداد معلوم نہیں لیکن ہجرت کے بعد چار دفعہ ایسا ہوا۔

۱۔ فتح مکہ کے موقعہ پر۔ ۲۔ ثانی الفتح ۳۔ عمرہ قضیہ میں۔
۴۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر۔ (شفاء الغرام)

مقام ملتزم

حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کی درمیانی تقریباً چھ فٹ جگہ کو ملتزم کہا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔

الملتزم مابین الحجر والباب	حجر اسود اور دروازہ کے درمیان کا حصہ ملتزم کہلاتا ہے۔

(اخبار مکہ ۱: ۳۴۷)

مشہور تابعی حضرت مجاہد کے الفاظ ہیں۔

مابین الرکن والباب	ملتزم رکن اسود اور باب
یدعی الملتزم	کعبہ کا درمیانی حصہ ہے۔

(القریٰ، ۳۱۶)

ملتزم کہنے کی وجہ

التزام کا معنی کسی کے ساتھ چمٹ جانے کے ہیں ملتزم کا معنی ہوگا چمٹنے کی جگہ چونکہ اس مقام کے ساتھ چمٹ کر دعا کی جاتی ہے اس لئے اسے ملتزم کہا جاتا ہے علامہ یاقوت حموی لکھتے ہیں۔

Marfat.com

سمی بذلک لالتزامه	وہاں دعا اور تعوذ کے لئے چمٹا
بالدعاء والتعوذ	جانے کی وجہ سے اس کا یہ
(معجم البلدان، ۹: ۱۴۶)	نام رکھا گیا ہے۔

اس کی فضیلت

اس مقام کی کیا یہ فضیلت کم ہے کہ اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چمٹ کر دعا فرمایا کرتے اس کے ساتھ ساتھ یہ فضیلت بھی احادیث میں آئی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ملتزم ایسا مقام ہے جہاں دعا قبول کی جاتی ہے۔

وما دعا عبد اللہ تعالے	بندہ جو دعا اللہ تعالے سے
فیہ دعوۃ الا استجابہا	اس مقام پر کرے اللہ تعالے
(القریٰ، ۳۱۵)	اسے درجہ قبولیت عطا فرماتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

فواللہ ما دعوت اللہ	اللہ کی قسم میں نے اس مقام
عزوجل قط الا اجابنی	پر جب بھی دعا مانگی اللہ تعالے
(القریٰ، ۳۱۵)	نے اسے قبول فرمایا

یاد رہے اس سے چمٹ کر دعا کرنا قدیم ہے سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے آپ نے طواف کیا پھر دو رکعت نوافل ادا کئے۔

ثم اتی الملتزم	پھر مقام ملتزم پر تشریف لائے
(القریٰ، ۳۱۶)	

Marfat.com

جبریل امین لپٹے ہوئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں جب چاہتا ہوں کہ جبریل امین کو دیکھوں تو میں انہیں ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں۔

یا واجد یا ماجد لاتزل عنی نعمۃ انعمتھا علی (الحج، ۳۷)

اے بزرگ و برتر مجھ سے ان نعمتوں کو زائل نہ فرما جو تُو نے مجھے عطا فرما رکھی ہیں۔

ملتزم پر حضور کی دُعا

بعض روایات میں ایک دعا بھی منقول ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام ملتزم پر مانگی تھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے مقام ملتزم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی۔

اللھم انی اسألک ثواب الشاکرین ونزل المقربین ویقین الصادقین وصلۃ المتقین یا ارحم الراحمین (القریٰ، ۳۱۷)

اے اللہ میں آپ سے شکر گزار لوگوں کا ثواب مقربین کی طرح قرب، صادقین کا یقین صاحبِ تقویٰ کا انعام مانگتا ہوں اور آپ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔

Marfat.com

غلافِ کعبہ کی تاریخ

ظہورِ اسلام سے پہلے کعبہ پر غلاف چڑھانے والے تین افراد ہیں، سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام، پھر حضرت عدنان اور پھر تبع حمیری کا نام آتا ہے لیکن ظہورِ اسلام کے بعد سب سے پہلے فتح مکہ کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کا بنا ہوا سیاہ رنگ کا غلاف کعبہ کو پہنایا (تاریخ المکہ المکرمہ، ۲ : ۱۴۸)

۱۳۴۷ ہجری سے غلافِ کعبہ کی تیاری مکۃ المکرمہ میں ہی ہوتی ہے ہر سال جب حجاج منیٰ روانہ ہو جاتے ہیں تو کعبہ کا غلاف تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

عظمت
حرمین شریفین

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
وہی قبلہ اب تک تیری اُمت کا رہا ہے

جس شہر نے پائی تیری ہجرت سے سعادت
کعبے سے کشش اس کی ہر دل میں سوا ہے

Marfat.com

Marfat.com

مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں اس کائنات میں افضل ترین مقامات ہیں، دونوں کو اللہ تعالےٰ نے بڑی شانیں اور عظمتیں عطا کر رکھیں ہیں، ان شہروں کی حاضری اللہ تعالےٰ کا خصوصی عطیہ ہے، دونوں حرم ہے، ان کی حرمت کا ذکر اپنے نہایت ہی برگزیدہ دو انبیاء سے کروایا ان میں سے ایک اب الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام جبکہ دوسرے خاتم الانبیاء علیہ السلام ہیں، اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں شہر سب سے زیادہ محبوب ہیں، ان میں سے ایک شہر کو اللہ تعالیٰ نے حضور کی جائے ولادت، اور اعلانِ نبوت کا مقام بنایا اور دوسرے کو آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ بنایا، اگر پہلے میں سب سے پہلا گھر بنایا تو دوسرے میں مساجد انبیاء کی آخری مسجد بنائی، پہلے کو اپنے گھر اور دوسرے کو مسجد حبیب کے لیے منتخب فرمایا۔ پہلے کی طرف حج لازم قرار دیا جبکہ دوسرے کی طرف ہجرت لازم قرار دی جو آپ کی ظاہری حیات میں فتح مکہ سے پہلے لازم تھی اور بعد میں مستحب ٹھہری، پہلے کے لیئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی جبکہ دوسرے کے لئے ان کی اولاد میں سے سب سے افضل ذات صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، ان کی دعاؤں کی برکت سے دونوں کی طرف دلوں میں کشش پیدا فرمادی، دونوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے نیچے پہاڑ خوشی سے جھوم اُٹھے، ایک میں اگر کھجور کا تنا جڑ و شاخ میں ہرا

Marfat.com

تو دوسرے میں حجر و شجر اور پہاڑوں نے آپ کو سلام عرض کیا، دونوں میں نماز کا کئی گنا ثواب ہے، دونوں کی طرف سفر، سعادت ہے، پہلے کے پانی میں اور دوسرے کی مٹی اور کھجور میں شفا ہے، دونوں کا کچھ حصہ جنتی ہے دونوں میں شیطان اپنی عبادت سے مایوس ہو چکا دونوں میں کفار اور دجال کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا، دونوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرف بخشا ایک سے دوسرے کی طرف ہجرت فرمائی، پھر اس کی طرف فاتح ہو کر لوٹے، دونوں سراپا رحمت ہیں یہی وجہ دونوں میں موت امن پانے کا سبب ہے ان دونوں کے باشندے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے اور سب سے پہلے آپ کی شفاعت پائیں گے، دونوں حرم اور امن والے شہر ہیں، یہاں شکار کرنا، درخت کاٹنا قتال کے لیئے ہتھیار اٹھانا منع ہے، ایک کے باشندے اہل اللہ جبکہ دوسرے کے مصطفیٰ کے پڑوسی ہیں اور امت پر دونوں کا احترام لازم ہے آیئے ان دونوں کی شانوں کا تذکرہ کتاب وسنت کی روشنی میں پڑھیں۔

دونوں حرم ہیں

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں شہروں کو حرم کا درجہ عطا فرما دیا ہے مکۃ المکرمہ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ (سورۃ النمل ۹۱)	مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اس شہر کے رب کی جس نے اسے حرم بنایا ہے اور ہر شی اسی کی ہے۔

Marfat.com

دونوں کے حرم ہونے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اللھم انی احرم مابین جبلیھا مثل ما حرم بہ ابراھیم مکۃ	اے اللہ میں تمام شہر مدینہ کو اسی طرح حرم قرار دے رہا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا۔
(البخاری، کتاب الجہاد)	

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللھم ان ابراھیم حرم مکۃ فجعلھا حراما وانی حرمت المدینۃ حراما مابین مأزمیھا	اے اللہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں تمام مدینہ کو حرم قرار دے رہا ہوں۔
(المسلم، کتاب الحج)	

مسلم میں ہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی منقول ہے۔

ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ مابین لابتیھا	یقیناً ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں شہر مدینہ کو حرم بنا رہا ہوں۔
(المسلم، باب فضل المدینۃ)	

Marfat.com

دونوں امن والے حرم

اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کو امن والا حرم قرار دیا ہے ایک کے بارے میں ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ

(سورۃ العنکبوت، ۶۷)

کیا وہ نہیں جانتے ہم نے حرم کو امن والا بنایا اور اس کے اردگرد کے لوگوں کو اچک لیا جاتا ہے، کیا وہ باطل کے ساتھ ایمان لا رہے ہیں اور اللہ کی نعمت کے ساتھ کفر کر رہے ہیں۔

دوسرے کے بارے میں حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مدینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

انہا حرم آمن (المسلم، کتاب الحج)

یہ امن والا حرم ہے۔

یہ اللہ ہی کا حرم قرار دینا ہے

واضح رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم قرار دینا اللہ تعالےٰ کا ہی حرم قرار دینا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

حرم ما بین لابتی المدینۃ

شہر مدینہ کو میری زبان سے حرم

Marfat.com

علی لسانی — قرار دیا ہے۔

(البخاری، باب حرم المدینۃ)

امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے اوسط میں بخاری کی سند سے یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

ان اللہ حرم علی لسانی ما بین لابتی المدینۃ — اللہ تعالیٰ نے شہر مدینہ کو میری زبان سے حرم بنایا ہے۔

(مسند احمد، ۲:۲۸۶)

دونوں مقام صدق ہیں

اللہ تعالیٰ نے مکہ کو مخرج صدق اور مدینہ کو مدخل صدق قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

اور دُعا کیجیے اے میرے ربّ جہاں کہیں تُو مجھے لے جائے سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں کہیں سے مجھے لے آئے سچائی کے ساتھ لے آ اور مجھے عطا فرما اپنی جناب سے وہ قوت جو مدد کرنے والی ہو۔

(سورۃ الاسراء، ۸۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تھے پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ (الترمذی، کتاب تفسیر القرآن)

Marfat.com

مکہ جائے ولادت اور مدینہ جائے ہجرت اور آرام گاہ ہے

ان دونوں شہروں کو جو فضیلتیں اللہ تعالےٰ نے عطا کی ہیں ان میں سے مکہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت اور جائے نشوونما اور اعلانِ نبوت کا مقام بننے کا شرف حاصل ہے اور شہر مدینہ آپ کی جائے ہجرت جائے سکون اور جائے آرام ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی قرآنی کا آغاز ہوا تو اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس برس تھے اس کے بعد آپ مکہ میں تیرہ سال رہے پھر مدینہ چلے گئے اور وہاں ظاہری حیات کے دس سال بسر فرمائے۔

(البخاری، باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

مکہ میں انبیاء کی پہلی مسجد اور مدینہ میں آخری

سب سے پہلی مسجد مکہ میں ہے اور آخری نبی کی مسجد شہر مدینہ میں ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا سب سے پہلی مسجد کونسی ہے فرمایا مسجد حرام۔

(البخاری، کتاب احادیث الانبیاء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی اور مسجد حرام کی فضلیت بیان فرمائی اور فرمایا۔

فانی آخر الانبیاء وان	میں آخری نبی ہوں اور میری
مسجدی آخر المساجد	مسجد آخری نبی کی مسجد ہے

(البخاری، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکہ والمدینہ)

Marfat.com

حرمین شریفین کو یہ کس قدر شان حاصل ہے کہ انبیاء کی پہلی مسجد بھی انہی میں ہے اور آخری بھی۔

مکہ کی طرف حج اور مدینہ کی طرف ہجرت

اللہ تعالےٰ نے مکہ کو یہ شان بخشی کہ اس کے مقامات کی طرف حج کے لئے جانا فرض قرار دیا اور فتح مکہ سے پہلے شہر مدینہ کی طرف ہجرت کو فرض و لازم اور فتح کے بعد یہ عمل مستحب رہا، حج کے بارے میں فرمایا۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

اللہ کی رضا کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض بشرطیکہ وہ وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں۔

(سورۃ آلِ عمران ۹۸۶)

شہر مدینہ کی طرف اسقدر ہجرت کو لازم فرمایا کہ جو لوگ طاقت کے باوجود ہجرت نہ کریں ان کے بارے میں فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا

جو لوگ ایمان لائے لیکن انہوں نے ہجرت کی تمہارے لیے ان کی وراثت سے کوئی چیز یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔

(سورۃ الانفال، ۲۷)

دونوں کی طرف سفر

جن تین مساجد کی طرف سفر پر تلقین ہے ان میں سے دو مسجد حرام اور مسجد نبوی ان دونوں میں ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فقط تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے

مسجدی هذا و مسجد الحرام و مسجد الاقصیٰ

یہ میری مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔

(المسلم، کتاب الحج)

مسند احمد اور مسند ابو یعلی میں یہ روایت ان الفاظ میں ہے۔

لا ینبغی للمطی ان تشد رحاله الی مسجد ینبغی فیه الصلاة غیر المسجد الحرام والمسجد الاقصیٰ و مسجدی هذا

کسی مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے ماسوائے مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور یہ میری مسجد

(مسند احمد، ۳: ۶۴) (مسند ابو یعلی، ۲: ۸۹)

دونوں میں نماز پر کئی گنا اجر

دونوں شہروں میں ایک ایک ایسی مسجد ہے جس میں دیگر مساجد میں نماز کے لحاظ سے کئی گنا بڑھ کر اجر نصیب ہوتا ہے مسجد نبوی میں ہر نماز پر ایک ہزار سے زائد جبکہ مسجد حرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہے۔

دونوں میں جنتی مقامات

ان دونوں شہروں کے کچھ حصص اور مقامات جنتی ہیں مکہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم جنتی ہیں جبکہ شہر مدینہ میں زمین کا ٹکڑا جنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا۔

الرکن والمقام یاقوتتان	حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں
من یاقوت الجنۃ طمس	جنت کے یاقوتی پتھر ہیں،
اللہ نورھما ولولا ذلک	اللہ تعالےٰ نے ان کی روشنی کو
لاضاء تا ما بین المشرق	بجھادیا ورنہ مشرق ومغرب ان
والمغرب	سے روشن ہوجاتے۔

(الترمذی باب فی فضل الحج)

حضرت عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مابین بیتی ومنبری	میرے گھر اور منبر کے درمیان
روضۃ من ریاض الجنۃ	تمام جگہ جنت کا ایک باغ ہے

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے۔

ومنبری علی حوضی	اور میرا منبر میرے حوض (کوثر)
(بخاری ومسلم)	پر ہے۔

اللہ اور حضور کے محبوب شہر

دونوں ہی شہر اللہ تعالےٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مکہ کے بارے میں فرمایا۔

Marfat.com

ما اطیبك بلد واحبك
الی ولولا ان قومی اخرجونی
منك ما سکنت غیرك
(الترمذی، کتاب المناقب)

تو کس قدر محترم و مقدس ہے مجھے تو
سب سے محبوب ہے اگر میری قوم
مجھے نہ نکالتی تو تیرے سوا کہیں سکونت
پذیر نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے مقام حزورہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

واللہ انك لخیر ارض اللہ
واحب ارض اللہ الی اللہ
ولولا انی اخرجت منك
ما خرجت
(مسند احمد، ۴: ۳۰۵)

اللہ کی قسم اللہ کی زمین پر تو سب
سے افضل اور اللہ کو سب سے
زیادہ محبوب ہے اگر مجھے نکلنے
پر مجبور نہ کیا جاتا تو یہاں سے نہ
نکلتا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہجرت کے بارے میں مروی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللھم حبب الینا المدینۃ
کحبنا مکۃ او اشد
(البخاری، مناقب الانصار)

اے اللہ ہمیں مکہ کی طرح یا اس
سے زیادہ مدینہ کے ساتھ محبت
عطا فرما۔

ایمان کا ان کی طرف کھنچنا

انہیں یہ بھی شان حاصل ہے کہ ان کی طرف ایمان اس طرح کھچا چلا آیا آئے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف آتا ہے، شہر مدینہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

ان الایمان یأرز الی المدینۃ
کما تأرز الحیۃ الی جحرھا

ایمان شہر مدینہ کی طرف اس طرح
کھچتا ہے جیسے سانپ اپنے
سوراخ کی طرف۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ایمان اجنبی کے طور پر شروع ہوا تھا پھر یہ اجنبی ہو جائے گا، اس موقعہ پر اسے قبول کرنے والوں کو مبارک ہو جب لوگ برباد ہو جائیں گے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔

لیأرزن الایمان الی بین
ھذین المسجدین کما تأرز
الحیۃ الی جحرھا
(مجمع الزوائد، ۷: ۲۷۷)

ایمان ان دونوں مساجد کے
درمیان اسی طرح کھینچتا ہے
جیسے سانپ اپنے بل کی
طرف۔

مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی الفاظ میں ہے اسلام بطور اجنبی شروع ہوا پھر یہ ابتدائی دور کی طرح اجنبی ہو جائے گا۔

وھو یأرز بین المسجدین
کما تأرز الحیۃ فی جحرھا
(المسلم، کتاب الایمان)

اور اسلام ان مساجد کی طرف
اس طرح کھچا چلا آئے گا جیسے
سانپ اپنے بل کی طرف

مقام ابراہیم اور منبر نبوی

مکۃ المکرمہ میں مقام ابراہیم ہے تو مدینہ طیبہ میں منبر نبوی ہے اور یہ دونوں جنتی ہیں پیچھے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بارے میں گزر چکا۔

Marfat.com

یاقوتتان من یاقوت الجنة — یہ جنت کے یاقوتی پتھر ہیں،

رہا منبر نبوی تو اس کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان تمام جگہ جنت کا باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے

(بخاری، باب فضل ما بین القبر والمنبر)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ان قوائم منبری هذا رواتب فی الجنة — میرے منبر کے پائے جنتی درجات ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق، ۳: ۱۸۲)

حطیم اور ریاض الجنہ میں نماز

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا چاہتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اخذ بیدی فادخلنی فی الحجر فقال صلی فی الحجر اذا اردت دخول البیت فانما هو قطعة من البیت

میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم داخل کیا اور فرمایا جب تمہارا دل بیت اللہ میں نماز کو چاہے تو اس میں ادا کر لیا کرو کیونکہ کعبہ کا ہی حصہ ہے۔

(ابوداؤد، باب فی الحجر)

Marfat.com

ادھر ریاض الجنت میں نماز، جنت ہی میں نماز ادا کرنا ہے کیونکہ وہ حصہ جنت ہی کا ایک ٹکڑا ہے۔

مکہ میں زمزم اور مدینہ کی مٹی اور کھجور شفا ہے

ان دونوں شہروں کو یہ بھی فضیلت حاصل ہے کہ ایک کے زمزم میں جبکہ دوسرے کی مٹی اور کھجور میں شفا ہے۔ زمزم کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

زمزم طعام طعم وشفاء سقم

زمزم غذا اور بیمار کے لیے شفا ہے۔

(مجمع الزوائد، ۳: ۲۸۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا وہ زخمی ہو جاتا یا کوئی پھوڑا نکل آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر شہادت کی انگلی رکھتے اور پھر یہ کہتے ہوئے اٹھاتے

باسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی بہ سقیمنا باذن ربنا

(المسلم، باب استحباب الرقیہ)

اللہ کے نام سے ہمارے شہر کی مٹی ہم میں سے کسی کے لعاب کے ساتھ اللہ کے حکم سے ہمارے بیماروں کے لئے شفا کا ذریعہ ہے۔

انہی سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء

مدینہ کی عجوہ کھجور میں شفا ہے۔

(المسلم، باب فضل تمر المدینۃ)

Marfat.com

دونوں میں موت، عذاب سے امن

ان دونوں شہروں میں موت بڑے نصیب وکرم کی بات ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من مات فی احد الحرمین بعث امنا یوم القیامۃ

(شعب الایمان، ۸ : ۸۹)

جو حرمین میں سے کسی میں فوت ہوا وہ روز قیامت عذاب سے امن والا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے شہر مدینہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بہا فانی اشفع لمن یموت بہا۔

(الترمذی، باب فی فضل المدینہ)

جو مدینہ میں فوت ہونے تک طاقت رکھتا ہے وہ اسی میں فوت ہو کیونکہ اس میں فوت ہونے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔

جنت المعلی اور جنت البقیع

ان میں سے ایک شہر میں جنت المعلی ہے تو دوسرے میں جنت البقیع ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معلیٰ کے قبرستان میں تشریف لائے اور فرمایا۔

نعم المقبرۃ ھذہ

(مسند احمد، ۱ : ۳۶۰)

یہ قبرستان بہت ہی خوب ہے

Marfat.com

ام المومنین سیدہ عائشہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے آخری حصہ میں بقیع تشریف لے گئے اور فرمایا۔

السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ما توعدون غدا مرجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد	اے اہل ایمان تم پر سلامتی ہو اور تمہیں حسب وعدہ موت آئی اور انشاء اللہ ہم بھی تمہارے بعد آنے والے ہیں اے اللہ بقیع غرقد میں مدفون لوگوں کی مغفرت فرما۔

(المسلم، کتاب الجنائز)

دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے آکر پیغام دیا ہے۔

ان ربک یأمرک ان تأتی اھل البقیع فتستغفر لھم	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ تم بقیع کے مدفون لوگوں کے پاس جاکر ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔

(المسلم، کتاب الجنائز)

تنا کا رونا اور حجر و شجر کا سلام

ان میں سے اگر ایک میں کھجور کا تنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں رویا تو دوسرے میں حجر، شجر اور پہاڑوں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کرنے کا شرف پایا۔

Marfat.com

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

انی لاعرف حجرا بمکۃ کان	میں مکہ میں اس پتھر کو اب بھی
یسلم علی قبل ان ابعث	جانتا ہوں جو مجھے اعلان نبوت
انی لاعرفہ الان	سے پہلے سلام کہا کرتا تھا۔

(المسلم، باب فضل نسب النبی)

امام ترمذی کے الفاظ ہیں۔

ان بمکۃ حجراً کان یسلم	مکہ میں ایک پتھر ہے جو اعلانِ
علی لیالی بعثت انی	نبوت کے دنوں مجھے سلام کہتا
لاعرفہ الان	تھا اور اسے میں اب بھی جانتا

(الترمذی، کتاب المناقب) ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے ہم مکہ کے اطراف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔

فما استقبلہ شجر ولا	جو درخت اور پہاڑ سامنے
جبل الا قال السلام علیک	آتا وہ یوں کہتا السلام علیک
یا رسول اللہ	یا رسول اللہ

(الترمذی، کتاب المناقب)

مسجد نبوی میں کھجور کے تنا کا آپ کے فراق میں رونا معروف و مشہور ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے جمعہ کے دن جب تنے کے پاس سے گزر کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔

خار الجذع کخوار الثور	تو تنا اس گائے کی طرح رویا

Marfat.com

حتی اترج المسجد حزناً علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فالتزمہ وھو یخور قلما التزمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکن ثم قال اما والذی نفس محمد بیدہ لو لم التزمہ لما زال ھکذا الی یوم القیامۃ حزناً علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دارمی، صحیح ابن حبان)

جو اپنے بچھڑے پر روتی ہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں تمام مسجد گونج اٹھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے نیچے اتر کر اسے گلے لگا لیا، گلے لگانے کے بعد وہ سسکیاں لیتا ہوا خاموش ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم مجھے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں روتا رہتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ منقول ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لو لم احتضنہ لحن الی یوم القیامۃ

اگر میں اسے دلاسا نہ دیتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

(مسند احمد، دارمی)

اس درخت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو کیا چاہتا ہے؟ دنیاوی عزت چاہتا ہے یا اخروی اس نے عرض کیا میں جنتی بننا چاہتا ہوں۔

Marfat.com

احد، حرا اور ثبیر کا جھوم اُٹھنا

ان دونوں شہروں میں ایسے پہاڑ ہیں جن پر جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو وہ خوشی سے جھوم اٹھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد پر تشریف فرما ہوئے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے وہ خوشی سے جھوم اُٹھا۔

فضربه برجله وقال اثبت احد فما عليك الا نبی او صديق او شهيدان

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایڑی لگائی اور فرمایا اُحد خاموش ہو جا تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔

(البخاری، کتاب فضائل الصحابۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پر تشریف فرما ہوئے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اهدأ فما عليك الا نبی او صديق او شهيد

خاموش ہو جا تجھ پر، نبی، صدیق اور شہید ہے۔

(المسلم، فضائل الصحابۃ)

جبل ثبیر کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور

Marfat.com

میں ثبیر مکہ پر تھے، پہاڑ لرز اٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایڑی مار کر فرمایا۔

اسکن ثبیر فانما علیک نبی و صدیق و شہیدان

ثبیر خاموش ہو جا تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔

(الترمذی، کتاب المناقب)

یہی وجہ ہے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت عطاء سے منقول ہے۔

کنت انی عائشۃ انا وعبید بن عمیر وھی مجاورۃ فی جوف ثبیر

میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ کے پاس تھے اور آپ ثبیر کی غار میں معتکف تھیں۔

(البخاری، کتاب الحج)

یعنی آپ وہاں اعتکاف فرمایا کرتیں تھیں۔

دونوں کی افضلیت

۱۔ اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ یہ دونوں شہر باقی تمام شہروں اور مقامات سے افضل ہیں۔

۲۔ اس پر بھی اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اطہر جس جگہ تشریف فرما ہے وہ بھی تمام مقامات سے حتیٰ کہ بیت اللہ سے بھی افضل ہے اس پر سب سے قوی دلیل یہ ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے

حرمۃ المؤمن اعظم عند اللہ تعالیٰ من حرمۃ

اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کی حرمت و عزت کعبہ سے زیادہ ہے تو اس

Marfat.com

الکعبۃ فکیف بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وحرمت کا عالم کیا ہوگا۔

۳۔ اس پر بھی اتفاق ہے اس کے بعد تمام سے حتیٰ کہ باقی شہر مدینہ سے کعبہ افضل ہے۔

۴۔ اس کے بعد باقی شہر مکہ اور شہر مدینہ میں اختلاف ہے کہ ان میں سے کون افضل ہے۔

۱۔ حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن عمر اور متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم، بہت سے تابعین، امام احمد بن حنبل، امام مالک اور اہل بصرہ کا قول یہ ہے کہ شہر مدینہ افضل ہے۔

۲۔ جمہور فقہاء جن میں امام ابوحنیفہ، اور امام شافعی بھی ہیں ان کا موقف یہ ہے کہ مکۃ المکرمہ افضل ہے۔

ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملا خاطر نے خوب کہا

فهما عينان فی رأس اما المحبة وميل القلب فلا يملكها احد من البشر

دونوں ہمارے سر کی آنکھیں ہیں رہا معاملہ محبت اور دل کے میلان کا تو کوئی بندہ اس پر کنٹرول نہیں کر سکتا۔

(مکانۃ الحرمین، ۳۹)

امام اہل محبت کہتے ہیں۔

طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔

Marfat.com

سب سے پہلا حج

Marfat.com

Marfat.com

سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کے گھر کا حج فرشتوں نے کیا، امام
بزانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا۔

اول من طاف بالبیت	سب سے پہلے بیت اللہ کا
الملائکۃ	طواف فرشتوں نے کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب حضرت آدم علیہ سلام طواف سے فارغ ہوئے تو فرشتوں سے ملاقات ہوئی انہوں نے پ کو حج کی مبارک باد دیتے ہوئے عرض کیا۔

قد حججنا ھذا البیت	ہم نے دو ہزار سال پہلے
قبلک بالفی عام	آپ سے اس کا حج کیا۔

فرمایا تم دوران طواف کیا پڑھتے ہو عرض کیا ہم یہ کلمات پڑھتے

-

سبحان اللہ والحمد للہ ولا	اللہ کی ذات پاک ہے، تمام
الہ الا اللہ واللہ اکبر	ثناء تعریف اللہ کے لیئے ہے،
(اخبار مکہ، ۴۴)	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
	اللہ سب سے بزرگ و برتر ہے

حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں میں نے سابقہ کتب میں پڑھا ہے
ک فرشتے کو بھی اللہ تعالےٰ زمین پر بھیجتا ہے اسے بیت اللہ کی زیارت
حکم دیتا ہے۔

فیلقی من عند العرش	تو وہ عرش سے احرام باندھے

Marfat.com

محرما ملبیا حتی یستلم الحجر ثم یطوف البیت ویصلی فی جوفہ رکعتین

اور تلبیہ کہتے ہوئے آتا ہے حتیٰ کہ وہ حجر اسود تک پہنچ جاتا ہے پھر طواف کر کے کعبہ کے درمیان دو رکعات ادا کرتا ہے۔

حجر اسود پر فرشتوں کا اژدحام

شیخ ازرقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ایک مرتبہ جبریل امین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں آئے تو ان پر غبار تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ غبار کیسی ہے؟ عرض کیا میں بیت اللہ کی زیارت کر کے آرہا ہوں۔

فازدحمت الملائکۃ علی الرکن فہذا الغبار الذی تری مما تثیر باجنحتہا

حجر اسود کے پاس ان کا اژدحام تھا یہ وہ غبار ہے جو ان کے پروں کی وجہ سے اڑی۔

(اخبار مکہ، ۳۵)

حضرت آدم علیہ السلام کا حج

انسانوں میں سب سے پہلے حج کرنے والے سیدنا آدم علیہ السلام ہیں، امام ابو الشیخ اور ابن خزیمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام نے تمام حج پیدل فرمائے، ان کے حج کی تعداد تین صد اور عمروں کی سات صد ہے پہلے حج کے موقعہ پر عرفات میں جبریل امین سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے

Marfat.com

کہا اے آدم آپ کا حج مقبول ہو، ہم نے تمہاری ولادت سے پچاس ہزار سال پہلے اس گھر کا طواف کیا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، ۲۷۹۲)

ہر نبی نے حج کیا

ہر نبی نے اس مبارک گھر کا حج کیا کسی نے ایک دفعہ کسی نے متعدد دفعہ بلکہ ان میں بہت سے ایسے ہیں جو امت کے تباہ ہونے کے بعد حرم کعبہ میں چلے گئے اور وہاں ہی ان کا وصال ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب انبیاء میں سے کسی نبی کی امت کو ہلاک کر دیا جاتا۔

لحق بمکۃ نبی اللہ ومن معہ حتی یموت فمات فیہا نوح وھود وصالح وشعیب وقبور ھم بین زمزم والحجر

(اخبار مکہ، ۱: ۶۸)

تو وہ نبی اور ان کے محفوظ رہنے والے امتی مکہ چلے جاتے تو مدت تک وہاں ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے، حضرت نوح، حضرت ہود حضرت صالح اور حضرت شعیب علیہم السلام کا وہاں ہی وصال ہوا اور ان کے مزارات زمزم اور حطیم کے درمیان ہیں۔

حضور نے کتنے حج فرمائے؟

اس بات پر اتفاق ہے کہ ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک حج دس ہجری میں ادا فرمایا اسی کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے رہا ہجرت سے پہلے حج کا معاملہ تو اس میں درج ذیل آرا ہیں

Marfat.com

۱۔ ترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے دو حج ادا فرمائے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے تین حج فرمائے یاد رہے یہ وفودِ انصار کی ملاقات کے حوالے سے ہے یہی وجہ ہے امام قسطلانی نے اس قول کے بعد کہا

وھذا لا یقتضی نفی الحج	یہ بات اس سے پہلے ادائیگی
قبل ذلک	حج کے منافی نہیں۔

امام زرقانی اس پر نوٹ دیتے ہیں۔

فھذا بعد النبوۃ وقبلھا	یہ تو اعلانِ نبوت کے بعد کی
لا یعلمھا الا اللہ	بات ہے رہا معاملہ بعثت سے
(شرح زرقانی، ۱۱: ۳۲۸)	پہلے کا تو اسے اللہ تعالےٰ ہی
	جانتا ہے۔

۳۔ امام حاکم نے سند صحیح سے حضرت سفیان ثوری سے نقل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

حج قبل ان یھاجر	ہجرت سے پہلے متعدد حج
حجًا	فرمائے۔

۴۔ امام ابن جوزی رقمطراز ہیں کہ ہجرت سے پہلے

حج حجا لا یعلم عددھا	جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا
	فرمائے ان کی تعداد معلوم نہیں

۵۔ حافظ ابن اثیر کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

یحج کل سنۃ قبل ان یھاجر	ہجرت سے پہلے ہر سال حج ادا فرمایا

Marfat.com

اسی بات کی تائید حافظ ابن حجر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

انه صلی اللہ علیہ وسلم	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یحج کل سنة قبل ان	ہجرت سے پہلے ہر سال حج فرمایا
یهاجر لم یترك الحج	جب تک آپ مکہ میں رہے کبھی
وهو بمكة قط	حج ترک نہیں فرمایا۔

اور اس پر دلیل یہ دی کہ قریش نے جاہلیت میں بھی حج کبھی ترک نہیں کیا۔ صرف اس کا حج رہ جاتا تھا جو مکہ میں موجود نہ ہوتا یا بیمار ہو جاتا جب یہ ان لوگوں کا حال ہے جو دین پر نہ تھے وہ ادائیگی حج پر حریص ہیں اور اسکی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہونے پر فخر کرتے ہیں۔

فكيف يظن بالنبی صلی	تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے
اللہ علیه وسلم انه یترکه	میں یہ کیسے مان لیا جائے کہ آپ
وقد ثبت حدیث جبیر	نے حج ترک فرمایا ہو جبکہ حدیثِ
بن مطعم انه راه فی	حضرت جبیر بن مطعم سے ثابت
الجاهلیة واقفا بعرفة	ہے کہ انہوں نے دور جاہلیت میں
	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات
	میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا

سب سے پہلے عمرہ کس نے کیا؟

مشہور یہی ہے کہ سب سے پہلے طواف کے ساتھ صفا و مروہ کی سعی (عمرہ) سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسمعیل علیہما السلام نے کی، حضرت عثمان بن ساج کہتے ہیں، مجھے محمد بن اسحاق نے بیان کیا حضرت خلیل اللہ علیہ السلام

Marfat.com

نے بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہو کر دعا کی اے اللہ ہمیں اپنے گھر کے اداب ومناسک سے آگاہ فرما تو حضرت جبریل امین آئے اور کہا اس کے ارد گرد سات چکر لگاؤ یہ طواف ہو گا جب انہوں نے طواف مکمل کر لیا تو کہا مقام ابراہیم کے پاس دو نفل ادا کرو اس کے بعد حضرت جبریل امین نے بقیہ مناسک کی تعلیم دیتے ہوئے صفا و مروہ میں سعی کی بھی تعلیم دی۔ (اخبار مکہ، ۱: ۶۷)

حضرت مجاہد سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

ثم اری الصفا والمروۃ و قیل ھذا من شعائر اللہ۔	حضرت جبریل امین نے انہیں صفا و مروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔

اس کے بعد انہیں جبریل امین منیٰ، عرفات اور مزدلفہ لے گئے۔

(اخبار مکہ، ۱: ۶۹)

حضرت آدم علیہ السلام کی سعی

لیکن بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے سعی حضرت آدم علیہ السلام نے کی ہے، سنن سعید بن منصور میں حضرت عطا بن ابی رباح سے ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے۔

انہ حج ھذا البیت و طاف بین الصفا والمروۃ وقضیٰ مناسک الحج	تو انہوں نے بیت اللہ کا حج کیا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور دیگر مناسکِ حج ادا کیئے

(القریٰ لقاصدام القری، ۴۷)

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے ادا فرمائے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد کل چار دفعہ عمرہ ادا فرمایا اور ان تمام کا احرام ذوالقعدہ میں باندھا تین کی ادائیگی بھی ذوالقعدہ میں ہوئی ماسوائے ایک عمرہ کے (جو حج کے ساتھ ادا فرمایا) اس کی ادائیگی ذوالحج کے مہینہ میں فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اعتمر اربع عمر کلهن	چار عمرے ادا فرمائے اور وہ
فی ذی القعدة الا	تمام ماہ ذوالقعدہ میں تھے
التی فی حجته	ماسوائے اس عمرہ کے جو حج کے
(البخاری، کتاب العمرۃ)	ساتھ ادا فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تفصیل کرتے ہوئے فرمایا۔

اعتمر رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیه وسلم اربع عمره	چار عمرے ادا فرمائے پہلا
عمرة الحدیبیة وعمرة	عمرہ حدیبیہ، دوسرا عمرہ قضا
القضا والثالثة من	تیسرا مقام جعرانہ سے اور
الجعرانة والرابعة	چوتھا حج کے ساتھ
التی مع حجته	

(مسند احمد، ۱: ۳۲۱)

۱۔ عمرہ حدیبیہ سن چھ ہجری میں کیا، اس سے روک دیا گیا معاہدہ کے بعد

Marfat.com

وہاں سے واپس لوٹ آئے، مقام حدیبیہ پر ہی قربانی کی، حلق کروایا اور احرام کھول دیا۔

۲۔ سن سات ہجری میں دوسرا عمرہ کیا جسے عمرۃ القضا کہا جاتا ہے اس عمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب معاہدہ مکۃ المکرمہ میں تین دن قیام پذیر رہے۔

۳۔ سن آٹھ ہجری میں مقام جعرانہ سے تیسرا عمرہ ادا فرمایا۔ جعرانہ سے رات کو احرام باندھ کر مکہ تشریف لے گئے اور عمرہ ادا فرما کر اسی رات جعرانہ واپس تشریف لے آئے۔

حضرت محرش کعبی سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لخرج لیلاً معتمرا فدخل	رات کو عمرہ کے لئے نکلے رات
مکۃ لیلاً فقضی عمرتہ ثم	کو ہی مکہ داخل ہوئے ادائیگی
خرج من لیلتہ فاصبح	عمرہ کے بعد رات ہی واپس جعرانہ
بالجعرانۃ کبائت	تشریف لے گئے یوں محسوس
(الترمذی،)	ہوا جیسے رات جعرانہ ہی بسر
	فرمائی ہے۔

اسی لیئے بعض صحابہ سے یہ عمرہ مخفی رہا اور انہوں نے یہ قول کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین عمرے ادا فرمائے ہیں نہ کہ چار۔

۴۔ سن دس ہجری میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر ادا فرمایا اس کا احرام ذوالقعدہ میں باندھا اور ادائیگی ذوالحج میں ہوئی اس کا تفصیلی تذکرہ سفر حج میں بھی آرہا ہے۔

نوٹ:۔ جیسا کہ آپ نے پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عمرے ذوالقعدہ اور

Marfat.com

ذوالحج میں ادا فرمائے رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ ادا نہیں فرمایا ہاں اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج سے واپس تشریف لائے تو ام سنان انصاریہ سے فرمایا تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض کیا سواری نہ تھی فرمایا رمضان میں عمرہ کرلو۔

فان عمرة فی رمضان	کیونکہ رمضان کا عمرہ میرے
تقضی حجة معی	ساتھ حج کے برابر ہے۔

(البخاری، ۱۸۶۳)

باقی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے مہینوں میں ہی عمرے ادا فرمائے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے شیخ ابن قیم کہتے ہیں

مخالفة لهدی المشرکین	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین
فانهم کانوا یکرهون العمرة	کی مخالفت فرمائی کیونکہ وہ حج
فی اشهر الحج و یقولون	کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی
هی افجر الفجور	کو بہت بڑا گناہ تصور کیا
(زاد المعاد، ۱: ۱۷۳)	کرتے تھے۔

مکہ کی طرف پانچ دفعہ روانگی

مذکورہ گفتگو سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ دفعہ مکہ تشریف آوری ہوئی، چار دفعہ حالت احرام میں اور ایک مرتبہ بغیر احرام کے تھے۔

۱۔ پہلی دفعہ احرام میں تھے جب حدیبیہ سے واپس جانا پڑا۔

Marfat.com

۲- دوسری دفعہ عمرہ قضا کیا اور تین دن تک مکہ میں قیام کیا۔
۳- رمضان المبارک میں فتح مکہ کے موقعہ پر بغیر احرام داخل ہوئے وہاں سے حنین تشریف لے گئے۔
۴- مقام جعرانہ سے احرام باندھ کر مکہ تشریف لائے۔
۵- حجۃ الوداع کے موقعہ پر

حضور نے حرم کعبہ میں کہاں کہاں نماز ادا فرمائی

اہل سیر نے حرم کعبہ میں ان مقامات کی بھی نشاندہی کی ہے جہاں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی وہ تقریباً نو ہیں۔

۱- مقام ابراہیم

طواف کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس اس طرح نوافل ادا فرماتے کہ یہ آپ اور کعبہ کے درمیان ہوتا۔

۲- باب کعبہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

امنی جبریل عند باب الکعبۃ مرتین	باب کعبہ کے پاس جبریل امین نے دو دفعہ میری امامت کی

(اخبار مکہ، ۱: ۳۵۰)

Marfat.com

۳۔ رُکنِ شمالی

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابن عباس کی بینائی ختم ہو جانے کے بعد میں انہیں لیے چلتا تھا، ایک دِن میں انہیں رکن شمالی کے پاس لے گیا تو فرمایا مجھے بتایا گیا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تھی میں نے کہا ہاں۔

فیقوم فیصلی	پھر کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی۔
(ابو داؤد)	

۴۔ حجرِ اسود کی جانب مطاف کا کنارہ

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف فرمایا۔

جاء حاشیۃ المطاف	پھر مطاف کے کنارے آکر
فصلی رکعتین	دو رکعتین نماز ادا فرمائی۔
(النسائی،)	

ابن حبان کی روایت میں ہے۔

یصلی حذو الرکن الاسود	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود
والرجال والنساء یمرون	کے سامنے نماز ادا کی حالانکہ
بین یدیہ مابینہم و	مرد اور خواتین آپ کے آگے سے
بینہ سترۃ	گزر رہے تھے اور ان کے اور آپ
(القریٰ لقاصدام القریٰ، ۳۴۸)	کے درمیان کوئی سترہ نہ تھا۔

Marfat.com

۵۔ مقام ابراہیم اور کعبہ کے درمیان

حضرت ابن سائب رضی اللہ عنہ سے ہے۔

صلی یوم الفتح فی وجہ الکعبۃ ثم رفع یدیہ

(اخبار مکہ، ۱: ۳۵۱)

فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کے سامنے نماز ادا فرمائی اور پھر مبارک ہاتھ بلند فرمائے۔

۶۔ رکن غربی کی طرف

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رکن غربی کے پاس اس طرح نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت باب عمرہ کی طرف تھی امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے ان سے روایت کیا۔

انہ رأی النبی یصلی مما یلی باب بنی سہم والناس یمرون بین یدیہ ولیس بینہما سترۃ

باب بنی سہم کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا فرماتے دیکھا، لوگ آگے سے گزر رہے تھے حالانکہ آپ کے سامنے سترہ نہ تھا۔

شیخ ازرقی باب بنی سہم کے بارے میں کہتے ہیں۔

ھو الذی یقال لہ الیوم باب العمرۃ

اس دروازے کا نام اب باب عمرہ ہے۔

Marfat.com

۷۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

ابن اسحاق نے اس مقام پر نماز کے بارے میں لکھا ہے۔

انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یصلی بینھما — آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کے درمیان نماز ادا فرمائی۔

ہجرت سے پہلے اکثر یہاں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرمایا کرتے۔

۸۔ حطیم کعبہ

حضرت عروہ بن زبیر سے ہے میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ہے کوئی ابتدا اسلام کا واقعہ سناؤ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یصلی فی حجر الکعبۃ — حطیم کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

تو عقبہ بن ابی معیط نے آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر سخت کھینچا، حضرت ابوبکر نے آکر آپ کا دفاع کیا اور کہا۔

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ یَقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ — کیا تم اس شخصیت کے قتل کا ارادہ رکھتے ہو جو کہتی ہے میرا رب اللہ ہے۔

حدیث صحیح سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر اس میں داخل کیا۔

وامرھا ان تصلی فیہ — اور اس میں نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

Marfat.com

ممکن ہے یہ نماز میزابِ رحمت کے نیچے ہو کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ نے فرمایا اخیاد کی جائے نماز پر نماز پڑھو اور ابرار کے پانی سے پیو عرض کیا گیا۔

ما مصلی الاخیار ؟ اخیار کے مصلی سے کونسی جگہ مراد ہے ؟

فرمایا۔

تحت المیزاب میزابِ رحمت کے نیچے۔

عرض کیا ابرار کے پانی سے کیا مراد ہے فرمایا آبِ زمزم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سید الاخیار ہیں

۹۔ عمارتِ کعبہ کے اندر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز ادا فرمائی اس وقت کعبہ کے چھ ستون تھے نماز کے وقت دو بائیں، ایک دائیں اور تین پیچھے تھے حضرت نافع کا بیان ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ طواف کرتے۔ اور پھر

فصلی رکعتین فی البیت بیت اللہ کے اندر دو رکعتیں ادا کرتے۔

الغرض یہ تو مقامات ہیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز ادا فرمانا منقول ہے۔

Marfat.com

حج کب فرض ہوا ؟

حج نو ہجری میں فرض ہوا ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اسی سال امیر حج مقرر فرما کر مکہ روانہ فرمایا ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی ساتھ روانہ کیا اور حکم دیا کہ سورۂ برأت پڑھ کر سناؤ اور یہ اعلانات کر دو۔

۱۔ لا یحج بعد العام مشرک	آئندہ سال سے کسی مشرک کو حج کی اجازت نہیں ہوگی۔
۲۔ لا یطوف بالبیت عریان	کسی ننگے کو بیت اللہ کے طواف کی اجازت نہ ہوگی۔

یاد رہے مشرکین کعبہ کا ننگے طواف کرتے اور تلبیہ میں شرکیہ کلمات کہا کرتے تھے۔

تاخیر کیوں فرمائی ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس ہجری میں حج فرمایا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاخیر کیوں فرمائی ؟ اس کی مختلف حکمتیں اہلِ علم نے بیان کی ہیں۔

۱۔ آیت مبارکہ جس میں حج کی فرضیت کا حکم دیا گیا تھا وہ نویں سال (عام الوفود) کے آخر میں نازل ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آئندہ سال حج کا ارادہ فرمالیا۔

۲۔ فرضیت کا حکم ہی دس ہجری کا تھا ، سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو حج

Marfat.com

کے لیے نہیں بلکہ محض اعلانات کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔ شیخ ابن الحاج مالکی لکھتے ہیں۔

ان حج ابی بکر و علی وغیر هما تلك السنة انما كان تبرءا كحجه صلى الله عليه وآله وسلم قبل الهجرة	سیدنا ابوبکر اور سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس سال حج اس طرح بطور نیکی تھا جیسے آپ کا ہجرت سے پہلے حج ہوا کرتا تھا۔

(حاشیۃ الایضاح، ۱۱۴)

شیخ ابن قیم نو ہجری میں حج کی فرضیت پر دلائل دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

ونزول هذه الايات و المناداة بها انما كان فى سنة تسع و بعث الصديق يؤذن بذلك فى مكة فى مواسم الحج	ان آیات کا نزول اور ان کی منادی سن نو ہجری میں ہوئی اس سال آپ نے صدیق اکبر کو موسم حج میں اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

(زادالمعاد، ۱: ۱۷۵)

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم تھا کہ ادائیگی حج سے پہلے وصال نہ ہوگا امام ابن ہمام لکھتے ہیں حضور علیہ السلام کو قبل از حج وصال کا کوئی خطرہ نہ تھا۔

لانه كان يعلم انه يعيش حتى يحج وليعلم الناس	کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے آگاہ تھے کہ حج

Marfat.com

مناسکھم تکمیلاً للتبلیغ
(فتح القدیر، کتاب الحج)

کروں گا اس میں احکام الٰہی پہچانے کی تکمیل کرتے ہوئے لوگوں کو اس کے مناسک کی تعلیم بھی دوں گا۔

شیخ عبدالفتاح حسین مکی کہتے ہیں۔

اجیب باحتمال ان اللہ تعالٰی اطلع نبیہ علی انہ لایموت حتی یحج فیکون علی یقین من الادراک

یہ احتمال ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کو اس بات پر مطلع کر دیا ہو کہ آپ کا وصال حج کی ادائیگی کے بغیر نہ ہوگا لہٰذا آپ کو حج کے پالینے کا یقین تھا۔

(الافصاح علی مسائل الایضاح، ۹۳)

۴۔ ایک اہم حکمت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ دس ہجری سے پہلے حج کی ادائیگی اپنے وقت پر نہ تھی، مشرکین مکہ نے ایام حج کو بدل ڈالا تھا۔

انہم ینقلونہ عت حساب الشہور الشمسیۃ ویخرونہ فی کل سنۃ احد عشر یوما

مشرکین نے حج کو شمسی مہینوں کے مطابق کر دیا تھا اور وہ اسے ہر سال پندرہ دن موخر کر دیتے تھے۔

(سبل الہدٰی، ۸: ۴۴۳)

یہی وجہ ہے حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منٰی میں جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں یہ کلمات بھی تھے

ان الزمان قد استدار کھیئۃ یوم خلق اللہ

وقت لوٹ کر اسی حالت پر آگیا ہے جس پر اللہ تعالٰی نے

Marfat.com

السمٰوات والارض آسمان وزمین کو پیدا فرمایا تھا۔

(المواہب اللدنیہ، النوع السادس)

الغرض جب حج صحیح اپنے وقت پر آیا اور شرکیہ تمام رسومات مثلاً ننگے طواف کرنا وغیرہ ختم ہوگئیں تو اللہ تعالےٰ نے فرضیتِ حج کا حکم فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سال حج ادا فرمایا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

حج

کیلئے روانگی

Marfat.com

Marfat.com

حج کے تین مہینے ہیں شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحج کے دس دن یعنی اس مدت میں آدمی حج کا احرام باندھ سکتا ہے ہر علاقہ کے لوگ اپنی اپنی سہولت کے مطابق کر سکتے ہیں تاکہ آسانی سے حج ادا کر سکیں،

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوقعدہ میں حج کا ارادہ فرمایا اور اس کا اعلان بھی کروا دیا تاکہ جو لوگ اس مبارک سفر میں شریک ہونا چاہیں تیاری کر سکیں،

نسائی اور مسند احمد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سن دس ہجری میں یہ بات مشہور ہو چکی تھی۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاج هذا العام (النسائی،)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سال حج ادا فرمائیں گے

امام صالحی لکھتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ حج فرمایا تو۔

اذن فی الناس انه حاج فی هذه السنة (سبل الہدی، ۸ : ۴۵)	لوگوں میں اعلان کروایا کہ اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج پر روانہ ہوں گے

ماہِ ذوقعدہ میں تیاری

ابن اسحاق لکھتے ہیں جب دس ہجری میں ذوقعدہ کا مہینہ آیا

Marfat.com

تجهز للحج وامر الناس بالجهاز له (السیرۃ النبویہ، ۴: ۳۳)

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کی تیاری فرمائی اور لوگوں کو بھی اس کی تیاری کا حکم دیا۔

مدینہ طیبہ لوگوں کی آمد

جیسے ہی اہل ایمان نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دنوں حج کے لیئے روانہ ہو رہے ہیں تو جہاں جہاں تک اطلاع پہنچی وہاں سے جوق در جوق قافلے شہر مدینہ پہنچنے شروع ہو گئے اس قدر کثیر لوگ آئے کہ

فلم یبق احد یقدر ان یاتی راکبًا او راجلاً الا قدم (النسائی،)

کوئی باقی نہ رہا، کوئی سوار ہو کر آگیا اور کوئی پیدل۔

اور جو شہر مکہ کے راستہ میں لوگ تھے وہ وہاں پہنچنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قافلہ میں شریک ہوتے گئے۔

ان تمام کے آنے کا مقصد یہ تھا۔

کلهم یلتمس ان یأتم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویعجل مثل عمله

تاکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا کر سکیں اور اسی طرح عمل کریں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں گے

Marfat.com

روانگی سے پہلے خطبہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ہمیں میقات کی بھی نشاندہی فرمائی۔

مهل اهل المدينة من ذى الحليفة	اہل مدینہ مقام ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔

(ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے مسجد نبوی میں ایک آدمی نے عرض کیا۔

من اين نأمرنا ان نهل	ہم احرام کہاں سے باندھیں

تو فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں (البخاری)

اسی موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر اطراف سے آنے والوں کے میقات کی بھی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا عراق کی طرف سے آنے والوں کے لئے ذات عرق نجد کی طرف سے آنے والوں کے لیئے قرن اور یمن کی طرف سے آنے والوں کے لئے یلملم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطاب مسجد نبوی میں جمعہ کے روز ہوا کیونکہ الگ حج کے لئے اجتماع اور خطاب کا تذکرہ روایات میں نہیں ملتا۔

شیخ ابن قیم مدینہ طیبہ سے ہفتہ کے روز روانگی پر دلائل دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

يدل عليه ان النبى صلى الله	اس پر یہ شاہد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم ذکرلھم فی
خطبۃ شان الاحرام
وما یلبس المحرم بالمدینۃ
علی منبرہ واظھران
ھذا کان یوم الجمعۃ
وقد شھد ابن عمر
ھذہ الخطبۃ بالمدینۃ
علی منبرہ وکان من
عادتہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یعلم فی کل وقت ما
یحتاجون الیہ اذا حضر
فعلہ قادلی الاقات بہ
الجمعۃ التی تلی خروجہ
واظھرانہ لم یکن لیدع
الجمعۃ وبینہ وبینھا
بعض یوم من غیر ضرورۃ
وقد اجتمع الیہ الخلق
وھو امر من الناس علی
تعلیم الدین وقد حضر
ذلک الجمع العظیم

علیہ وسلم نے منبر نبوی پر مدینہ طیبہ
میں صحابہ کو شانِ احرام اور محرم کیا
پہننے کے بارے میں بتایا تو ظاہر
یہی ہے کہ یہ جمعہ کا دن تھا اور حضرت
عبداللہ بن عمر شہر مدینہ میں اس خطبہ
میں موجود تھے اور آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب بھی
کسی کام کا وقت آتا تو اس کے
بارے میں صحابہ کو تعلیم دیتے
اور اس کے لئے سب سے اعلیٰ
وقت جمعہ ہی تھا جس کے بعد آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی ہوتا
تھی اور ظاہر یہی ہے کہ اس کے
بعد مدینہ میں جمعہ نہیں آتا تھا اور
خلقِ خدا بھی جمع تھی اور آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کی
تعلیم پھیلانے کے متمنی بھی تھے
اور اس جمعہ کے اجتماع میں
تو بہت لوگ تھے۔

(زاد المعاد، ۱: ۱۷۶)

Marfat.com

میقات یلملم

یاد رہے اہل پاکستان کا میقات یلملم ہے یہ جدہ کے جنوب میں ۶۰ میل دور ایک پہاڑ کا نام ہے حج یا عمرہ کی نیت سے جانے والے شخص پر یہاں سے پہلے پہلے احرام باندھنا لازم ہے یعنی جدہ پہنچ کر احرام باندھنا درست نہیں ہاں اگر کسی کا پہلے مدینہ طیبہ جانے کا ارادہ ہے تو وہ مدینہ سے واپسی پر ذوالحلیفہ سے احرام باندھ لے۔

روانگی سے پہلے تیاری

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روانگی سے پہلے حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ ساعدی رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا امیر مقرر کیا اور غسل فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ طیبہ سے روانگی سے پہلے تیاری کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

ترجل وادھن ولبس ازارہ ورداءہ ولم یمنہ عن شئ من الادیۃ ولا الأزر الا المزعفرۃ التی تروع	کنگی فرمائی، تیل لگایا اور تہہ بند اور چادر اوڑھی اور صحابہ کو کسی بھی کپڑا اوڑھنے سے منع نہ فرمایا فقط زعفرانی کپڑے سے منع فرمایا۔

(البدایہ والنہایہ، حجۃ الوداع)

شہر مدینہ سے روانگی

:۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہر مدینہ سے روانگی

Marfat.com

۲۵ ذوالقعدہ بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر ہوئی، ظہر کی نماز مدینہ منورہ پڑھی اور عصر کی نماز مقام ذوالحلیفہ پر ادا فرمائی، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے ہے

خرجنا مع رسول اللہ صلی	ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہ علیہ وآلہ وسلم بخمس	کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے
بقین من ذی القعدۃ	تو ابھی ذوقعدہ کے پانچ دن
لا نری الا الحج	باقی تھے۔

(بخاری، کتاب الحج)

نوٹ:۔ یاد رہے راوی کے ذہن میں مہینہ کے تیس دن تھے اس لئے انہوں نے پانچ کا ذکر کیا حالانکہ درحقیقت باقی چار دن تھے کیونکہ وہ مہینہ انتیس دن کا ہوا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے روانگی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلی الظھر بالمدینۃ اربعًا	شہر مدینہ میں ظہر چار رکعت
والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین	ادا کی اور عصر دو رکعتیں ذوالحلیفہ
(المسلم، صلوٰۃ المسافرین)	میں ادا فرمائیں۔

امام قسطلانی تحریر کرتے ہیں۔

وکان خروجہ علیہ	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر
السلام من المدینۃ بین	مدینہ سے ظہر و عصر کے درمیان
الظھر والعصر	روانہ ہوئے

(المواہب مع زرقانی، ۱۱: ۳۳۱)

Marfat.com

سادہ سواری اور سادہ کجاوہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفرِ حج سواری پر فرمایا البتہ سواری اور کجاوہ وغیرہ نہایت ہی سادہ تھے آپ کی سواری وہ اونٹنی تھی جس پر زادِ راہ بھی تھا، یعنی بادشاہوں کی طرح یہ نہ تھا کہ سواری کے لئے اونٹنی الگ اور سامان کے لئے الگ ہو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

حج رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ
علیہ وسلم علی رحل رث و	وآلہ وسلم نے نہایت ہی پرانے کجاوہ
قطیفۃ تساوی اربعۃ	اور اس پر ایسے کپڑے پر حج فرمایا
درھم	جو چار درہم کی قیمت کا تھا۔

حالانکہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے اس سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو اُونٹ قربان کیئے۔

حضرت ثمامہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ہم نے نہایت ہی سادہ اور پرانے کجاوہ میں حج کرتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ بخل سے کام لینے والے نہ تھے ہم نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے:

ان رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیہ وسلم حج علی رحل	نے اس اونٹنی پر حج پر فرمایا
وکانت زاملتہ	جس پر سامان اور زادِ راہ لادا جاتا
(بخاری، کتاب الحج)	ہے۔

اسحاق بن سعید اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں ہم ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، ہمارے پاس سے کچھ

Marfat.com

یمنی لوگ گزرے جن کے کجاوے چمڑہ کے اوران کے اونٹوں کے نکیل کھجور کے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے تم میں سے جو یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کو دیکھے یعنی انکی سواریاں اوران کے کجاوے دیکھے تو

فلینظر الی ھذہ الرفقة — وہ ان لوگوں کو دیکھ لے

(السنن الکبری للبیہقی، ۴: ۲۳۲)

سواری پر دُعا

اکثر اس سفر میں سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دُعائیہ کلمات منقول ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا حَجَّةً غَیْرَ رِیَاءٍ وَلَا مُبَاھَاةٍ وَلَا سُمْعَةٍ

اے اللہ اس حج کو ریاکاری، فخر اور دکھاوے سے محفوظ فرما دے۔

(السنن الکبریٰ، ۴: ۳۳۲)

عرفات کے مقام پر بھی سواری پر یہی دعا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔

تمام ازواج مطہرات کی شرکت

اس مبارک سفر میں جہاں دیگر مرد، خواتین اور بچے شامل تھے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات بھی شریک تھیں۔

وکانت النساء کلھن معه — آپ کی تمام بیویاں ساتھ تھیں۔

(المسلم، کتاب الحج)

Marfat.com

درخت والا راستہ

مدینہ طیبہ سے مکہ کی طرف جانے کے لئے دو راستے تھے ایک کا نام طریق شجرہ جبکہ دوسرے کا نام طریق معرس تھا طریق شجرہ سے درخت والا راستہ اور طریق معرس سے وہ راستہ مراد ہے جہاں مسافر رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کرتے اور صبح شہر مدینہ داخل ہوتے یہ درخت اور معرس مدینہ پاک سے چھ میل کے فاصلے پر ہیں البتہ معرس دوسرے سے کچھ قریب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر مدینہ سے مکہ کی جانب سفر فرماتے تو طریق شجرہ (درخت والا راستہ) اختیار فرماتے اور واپسی طریق معرس سے ہوا کرتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

كان اذا خرج الى مكة يصلى فى مسجد الشجرة و اذا رجع صلى بذى الحليفة ببطن الوادى وبات حتى يصبح

(البخاری، خروج النبی علی طریق الشجرة)

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی طرف روانہ ہوتے تو درخت والی مسجد میں نماز ادا فرماتے اور جب واپس لوٹتے تو ذی الحلیفہ میں پست جگہ نماز ادا فرماتے وہاں ہی رات بسر فرماتے۔

مقام ذوالحلیفہ پر

سفر حج میں سب سے پہلا پڑاؤ مقام ذوالحلیفہ پر ہوا یہ جگہ شہر مدینہ

Marfat.com

تو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عصر بطور قصر ادا فرمائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز شہر مدینہ میں چار رکعات پڑھائی۔

والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین	اور عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعات پڑھائی۔

(ابو داؤد، کتاب المناسک)

اسے "وادی عقیق" بھی کہا جاتا ہے آج کل اس مقام کا نام "رابیار دعلی" ہے شہر مدینہ سے آنے والے حجاج یہاں سے ہی احرام باندھتے ہیں یعنی یہ مدینہ کی طرف سے آنے والے حجاج کا میقات ہے غسل اور وضو کے لئے وہاں وسیع انتظام ہے۔

رات وہاں بسر فرمائی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام ذوالحلیفہ پر رات بسر فرمائی اور عصر کی نماز سے لے کر دوسرے دن کی ظہر تک (عصر، مغرب عشاء، فجر اور ظہر) پانچ نمازیں وہاں ادا فرمائیں۔

اللہ تعالےٰ کا پیغام

یہاں رات کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے فرشتہ پیغام لے کر آیا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کے بعد صحابہ کو آگاہ فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے میں نے وادیٔ عقیق (ذوالحلیفہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

Marfat.com

اتانی اللیلۃ آت من	میرے رب کی طرف سے ایک
ربی فقال صل فی ھذا	آنے والا آیا اور اس نے کہا
الوادی المبارک وقل	اس مبارک وادی میں نماز پڑھو
عمرۃ فی حجۃ	اور اعلان فرما دو حج کے ساتھ عمرہ
	کیا جا سکتا ہے

امام ابن کثیر اس روایت کے تحت لکھتے ہیں کہ اس میں نماز ظہر وادی عقیق میں ادا کرنے اور اس کے بعد احرام باندھنے کا حکم ہے اور یہ حکم رات کو نازل ہوا۔

واخبرھم بعد صلاۃ	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
الصبح قلم یبق الا صلاۃ	بات کی اطلاع صحابہ کو نماز فجر
الظھر فامران یصیلھا	کے بعد دی اب اس کے بعد نماز
ھنالک وان یوقع	ظہر ہی تھی جس کی ادائیگی کا یہاں
الاحرام بعدھا	حکم دیا گیا اور احرام اس کے بعد
(البدایہ، حجۃ الوداع)	ہی ہوگا۔

دوسری روایت میں جبریل امین کا تذکرہ ہے اور ساتھ یہ الفاظ ہیں

فقد دخلت العمرۃ فی	قیامت تک حج کے ساتھ عمرہ
الحج الی یوم القیامۃ	کی اجازت دیدی گئی ہے۔

(مسند احمد، ۱: ۲۵۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی مسجد ذوالحلیفہ کی دیوار پر جلی حروف میں لکھا ہوا ہے۔

اس حکم کی واضح حکمت یہی تھی کہ کفار حج کے مہینوں میں عمرہ کی

Marfat.com

ادائیگی کو گناہ تصور کرتے تھے لہذا اللہ تعالےٰ نے تا قیامت مسلمانوں کو ان مہینوں میں ہی نہیں بلکہ حج کے ساتھ عمرہ کی اجازت عطا فرمادی۔

محمد بن ابی بکرؓ کی ولادت

ذوالحلیفہ کے مقام پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان سے کہو۔

اغتسلی واستثفری بثوب	غسل کرلو، خون روکنے کے لئے
واحرمی	کپڑا رکھو اور احرام باندھ لو۔

(المواہب مع زرقانی، ۱۱: ۳۲۹)

اس روایت سے متعدد مسائل کا حل معلوم ہو جاتا ہے۔

۱۔ احرام کے لیے غسل سنت ہے۔

امام زرقانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے حکم "غسل کرلو" کے تحت لکھتے ہیں۔

للتنبیہ علی ان الغسل من سنن الاحرام	یہ اس پر تنبیہ ہے کہ احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

(المواہب مع زرقانی، ۱۱: ۳۲۹)

۲۔ حیض ونفاس والی خاتون کا احرام درست ہوتا ہے، "احرام باندھ لو" کے تحت رقمطراز ہیں۔

Marfat.com

وفيه صحة احرام النفساء والحائض وهو مجمع عليه (المواہب مع زرقانی، ۱۱: ۳۲۹)	اس سے واضح ہوگیا کہ نفاس اور حیض والی خواتین کا احرام باندھنا درست ہے اور اس پر اتفاق ہے،

سنن نسائی اور ابن ماجہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ کن الفاظ مروی ہیں۔

وتصنع ما يصنع الناس الا انها لا تطوف بالبيت (ابن ماجہ، ۲۹۱۲)	تمام اعمال حاجیوں کی طرح کرو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

قربانیوں کو قلادہ ڈالا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ بارگاہ الٰہی میں قربانی پیش کرنے کے لیے جو اونٹ لائے تھے ان کے گلوں میں قلادہ (ہار) ڈالا تاکہ ہر شخص کو علم ہو جائے یہ جانور اللہ تعالیٰ کے لئے مختص ہیں اور جب کسی جانور کے گلے میں قلادہ ڈال دیا جاتا تو اسے کافر بھی تنگ نہیں کیا کرتے تھے

ان کے انچارج

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان قربانیوں پر انچارج حضرت ناجیہ بن جندب اسلمی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تھا یاد رہے حدیبیہ اور عمرۃ القضا میں بھی قربانیوں کے انچارج یہی صحابی تھے۔

Marfat.com

احرام کی تیاری

۲۶ ذوالقعدہ کو مقام ذوالحلیفہ پر ظہر کی نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کے لئے غسل فرمایا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ہے۔

رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل (الترمذی، کتاب الحج)	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ نے کپڑے احرام کے لئے اتارے اور غسل فرمایا

غسل کے بعد اور احرام سے پہلے خوشبو لگائی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بطور فخر بیان فرمایا کرتیں کہ میرے ان دو ہاتھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کو خوشبو لگائی

لحرمہ حین احرم و لحلہ قبل ان یطوف بالبیت (المسلم، کتاب الحج)	ایک اس وقت جب آپ نے احرام باندھنے کا ارادہ فرمایا اور پھر اس وقت جب احرام کھول کر طوافِ زیارت کی تیاری فرمائی

اس سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ احرام سے پہلے آدمی خوشبودار صابن سے غسل کر سکتا ہے کیونکہ احرام باندھنے کے بعد خوشبو لگانا منع ہوتا ہے نہ کہ پہلے ایک اور روایت میں تو اس پر تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبودار چیز سے غسل فرماتے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب احرام کا ارادہ فرماتے تو

Marfat.com

غسل رأسه بخطمی واشنان ودهنه بشئ من زیت غیر کثیر (مسند احمد، ۶:۷۸)	تو سر اقدس کو خوشبودار صابن سے دھوتے اور تیل لگاتے لیکن کم۔

مبارک بالوں کو چپکا لیا

غسل اور تیل لگانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبارک بالوں کو چپکا لیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے۔

لبد رسول اللہ رأسہ بالغسل (سنن ابوداؤد)	خطمی۔ سے سر اقدس کے بالوں کو چپکا لیا۔

یہ عمل اس لیے کیا تاکہ بال حالت احرام میں منتشر نہ رہیں تلبید کی تعریف وحکمت اہل علم نے یہ بیان کی ہے۔

ان یجعل فی الشعر شئ من صمغ عند الاحرام لئلا یشعث	بوقت احرام سر کے بالوں میں گوند جیسی کوئی چیز لگائی جائے تاکہ بال منتشر نہ ہوں۔

کافی دن حاجی نے حالت احرام میں رہنا ہوتا ہے تاکہ بال محفوظ رہیں

دو احادیث میں موافقت

یہاں یہ سوال ذہن میں آسکتا ہے کہ بعض احادیث میں اس حاجی کی تعریف کی گئی ہے جس کے بال بکھرے اور بدن میلا ہو تو" بالوں کا چپکانا" تو اس حدیث کے خلاف ہے اس حوالے سے دو چیزیں سامنے رکھیں۔

Marfat.com

۱۔ بالوں کے بکھرے ہونے سے مراد ترکِ زینت ہے اور تبدیٔ زینت نہیں۔

۲۔ یہ عمل احرام سے پہلے کا ہے اور جو بالوں کا بکھرا ہونے کا ذکر ہے وہ احرام کے بعد کا معاملہ ہے۔

دو چادریں اوڑھیں

پیچھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تجرد لاھلالہ — احرام کے لیے کپڑے کھولے

محدثین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہاں سلے ہوئے کپڑے کھولنا ہے

(المرقاۃ، ۵: ۴۱۶)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی دو چادریں اوڑھیں، اس موقعہ پر ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا محرم کونسے کپڑے نہیں پہن سکتا؟ فرمایا محرم قمیص، عمامہ، شلوار، دستانے، ٹوپی اور موزے نہیں پہن سکتا اسی طرح خوشبودار کپڑا اس کے لیے منع ہے البتہ اگر اس کپڑے کو دھو لیا گیا ہو تو پھر پہن سکتا ہے۔ (سبل الہدیٰ، ۸: ۴۵۳)

خواتین کے لئے اہم نوٹ

خواتین معمول کے مطابق سادہ اور صاف ستھرے کپڑے پہنیں، کسی رنگ کی کوئی پابندی نہیں پورے جسم پر بڑی چادر اوڑھ لیں چہرہ ننگا رکھیں اگر غیر مردوں سے آمنا سامنا ہو جائے تو گھونگٹ سے چہرہ کا پردہ کریں

Marfat.com

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر حج پر تھیں

فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من رأسها علی وجهها فاذا جاوزنا کشفناه	جب کوئی غیر آدمی قریب آتا تو ہم چادریں اپنے چہروں پر ڈال لیتیں اور جب گزر جاتا تو کپڑا اوپر کر لیتیں۔

(ابوداؤد، ۲ : ۱۰۴)

حضرت فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ساتھ حج کیا ہم حالتِ احرام میں غیر مردوں سے چہرہ کا پردہ کرتیں۔ (البخاری، ۲۴۸)

منہ پھیر لینا یا دستی پنکھا وغیرہ سامنے کر لینے سے بھی پردہ ہو جاتا ہے علامہ سید سلیمان اشرف بہاری فرماتے ہیں احرام کے حوالے سے مرد اور عورت میں تین فرق ہیں۔

۱۔ خاتون سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہے جبکہ مرد کے لیے منع ہے۔

۲۔ خاتون کے لیے سر کا ڈھانپنا ضروری ہے، جبکہ مرد کے لئے ننگا رکھنا ضروری ہے۔

۳۔ خاتون کے لیے صرف چہرہ کا ننگا رکھنا ضروری ہے جبکہ مرد کے لیے سر کا بھی۔ (الحج، ۳۲)

نوافل کی ادائیگی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

Marfat.com

فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المسجد
مسجد ذوالحلیفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

یرکع بذی الحلیفۃ رکعتین
ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ادا فرمائیں
(البخاری، ۲۸۶۵)

ایک میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ اخلاص پڑھی۔
امام نووی ان احادیث کے تحت فرماتے ہیں ارادہ احرام کے وقت دو نفل پڑھنا مستحب عمل ہے۔

ویصلیہا قبل الاحرام
اور انکی ادائیگی احرام سے پہلے ہونی چاہیئے۔
(شرح مسلم،)

نوافل سے فراغت پر نیت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوافل سے فارغ ہوتے ہی حج کی نیت فرمائی اور تلبیہ پڑھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کے ارادہ سے نکلے آپ نے ذوالحلیفہ میں دو رکعات نفل ادا فرمائے۔

اوجب فی مجلسہ فاھل بالحج حین فرغ من رکعتیہ (مسند احمد، ۲۶۰۱)
وہیں بیٹھے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیت کی اور نماز سے فارغ ہوتے ہی تلبیہ پڑھا۔

Marfat.com

بعض روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر تلبیہ پڑھا بعض میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیداء پہاڑی پر چڑھے تو تلبیہ پڑھا ان تمام روایات میں موافقت ہے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ صحابہ میں آپس میں اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہاں سے حج کی نیت کی اور تلبیہ پڑھا؟ انہوں نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج فرمایا۔

انی لا علم الناس بذلك	اور میں اس کے بارے میں دوسرے لوگوں سے زیادہ معلومات رکھتا ہوں

ہوا یوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ میں نوافل کے بعد ہی نیت کی اور تلبیہ پڑھا جن لوگوں نے اس وقت سنا انہوں نے اسے محفوظ کر لیا اور اسے آگے بیان کیا پھر آپ سوار ہوئے جب اونٹنی اٹھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلبیہ پڑھا کچھ لوگوں نے وہ سنا اور انہوں نے ہی بیان کیا حالانکہ۔

وایم اللہ لقد اوجب فی مصلاہ	اللہ کی قسم آپ نے جائے نماز پر ہی نیت کر کے تلبیہ پڑھا تھا
(مسند احمد، ۱: ۲۶۰)	

Marfat.com

قبلہ رُخ ہوکر تلبیہ

تلبیہ شروع کرتے وقت بہتر یہ ہے کہ آدمی قبلہ رخ ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔ حیب اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر اٹھی

استقبل القبلة قائمًا ثم لبی — تو آپ قبلہ رخ ہوئے اور پھر تلبیہ پڑھا۔

(البخاری، الا بلال مستقبل القبلة)

الغرض نوافل کے بعد نیت کی جائے اور تلبیہ شروع کر دیا جائے۔

حج کی نیت

اگر صرف حج کا احرام باندھنا ہو تو یہ نیت کی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ — اے اللہ میں نے حج کا ارادہ کیا ہے اسے میرے لئے آسان فرما دے اور میری طرف سے قبول فرمالے۔

اگر صرف عمرہ کا احرام باندھنا ہو تو حج کی جگہ عمرہ کا نام لے اور اگر دونوں کا باندھنا ہو پھر دونوں کا ذکر کرے۔

پاکستانی حجاج سے درخواست

ہم جو حج کرتے ہیں اس کا نام حجِ تمتع ہے یعنی ایک ہی سفر میں پہلے

Marfat.com

احرام سے عمرہ جبکہ دوسرے احرام سے حج ادا کرتے ہیں، یہاں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ آپ نے مکۃ المکرمہ جاکر پہلے عمرہ کرکے احرام کھول دینا ہوتا ہے اور پھر مکۃ المکرمہ سے احرام باندھ کر حج ادا کرنا ہوتا ہے لہذا آپ پاکستان سے عمرہ کی نیت سے احرام باندھیں تاکہ عمرہ کرکے احرام کھول سکیں۔

یہ تلبیہ پڑھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی نیت کے بعد یہ تلبیہ پڑھا۔

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ	میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر
لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ	ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ	حاضر ہوں، بلاشبہ حمد و نعمت
وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ	تیرے لیے ہیں تمام سلطنت
	کا مالک تو ہی ہے اور تیرا کوئی
	شریک نہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری بیداء پہاڑی پر چڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلبیہ کے کلمات پڑھے۔

ولبی الناس والناس	تو لوگوں نے بھی تلبیہ پڑھا،
یزیدون ذا المعارج	بعض نے اس میں کچھ کلمات
ونحوہ من الکلام والنبی	کا اضافہ بھی کیا آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

یسمع قدم یقل لہم شیئًا — وآلہ وسلم نے سنا مگر آپ نے کچھ نہ فرمایا۔

بلند آواز سے پڑھنے کا حکم

یاد رہے تمام لوگ تلبیہ بلند آواز سے پڑھ رہے تھے کیونکہ بلند پڑھنے کا ہی حکم ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

امرنی جبرائیل برفع الصوت	مجھے جبریل نے کہا تلبیہ بلند
فی الاھلال فانہ من	آواز سے پڑھو کیونکہ شعائر
شعائر الحج	حج میں سے ہے۔

(مسند احمد، ۱۲:۳۲۵)

بلکہ یہ بھی پیغام دیا کہ اپنے صحابہ کو بھی کہو وہ اسے بلند آواز سے پڑھیں حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے میرے پاس آکر کہا ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مر اصحابک فلیرفعوا	اپنے ساتھ والوں کو یہ حکم دو
اصواتھم بالتلبیۃ	تاکہ وہ بھی بلند آواز سے تلبیہ
فانہا شعائر الحج	کہیں کیونکہ یہ حج کا شعار ہے

(مسند احمد، ۵:۱۹۲)

نوٹ:۔ خواتین غیر مردوں میں تلبیہ آہستہ آواز سے کہیں۔

Marfat.com

اہلِ محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس مقام کے خوبصورت منظر کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری بیداء پہاڑی پر چڑھی تو میں نے اہل محبت پر نظر دوڑائی تو۔

فنظرت مد بصری بین یدی	تا حدِ نگاہ رسول اللہ صلی اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں
من راکب ومماشی ومن خلفہ	اور آگے پیچھے سوار اور پیدل
کذلک وعن یمینہ مثل ذلک	لوگوں کا جم غفیر تھا
وعن شمالہ مثل ذلک	

آگے بطور فخر و محبت کہتے ہیں کہ ہم پر اسقدر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ	اللہ کے رسول ہمارے درمیان تھے
وآلہ وسلم بین اظہرنا و	قرآن نازل ہو رہا تھا اور آپ
علیہ ینزل القرآن وھو	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے
یعرف تاویلہ وماعمل	معانی سے کما حقہ آگاہ تھے آپ
من شئ عملنا بہ	جو جو عمل کرتے ہم بھی پیروی میں
(مسند احمد، ۳-۳۲۰)	وہی کرتے۔

حجر و شجر کا تلبیہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلبیہ کا مقام بیان کرتے ہوئے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے

Marfat.com

لبی عن یمینہ و شمالہ	تو اس کے دائیں بائیں مشرق و
من حجر و شجر او مدر حتی	مغرب تک ہر پتھر، درخت
تنقطع الارض من	اور ذرات بھی تلبیہ کہتے ہیں
ھھنا و ھھنا۔	

(ترمذی، ابن ماجہ)

سوچیئے اور تصور کیجیئے اس وقت کیا عالم ہوگا؛ حبیب اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے لبیک کی صدا بلند کی ہوگی؛

مقام مَلَل میں مُبارک پاؤں پر پچھنے لگوائے

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام مَلَل پر پہنچے (جو مدینہ طیبہ سے تقریباً سترہ میل کے فاصلہ پر ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبارک پاؤں کی پشت پر پچھنے لگوائے اور مقام لحی جمل پر سر اقدس میں لگوائے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

احتجم وسط راسہ وھو	سرِ اقدس کے وسط میں پچھنے
محرم (النسائی، ۲۷: ۲)	لگوائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

احتجم وھو محرم علی ظھر	حالت احرام میں پشتِ قدم پر پچھنے
القدم (النسائی ۲۷: ۲)	لگوائے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی مبارک عمل سے یہ مسئلہ اخذ کیا کہ محرم علاج کی جگہ سے بال کٹوا سکتا ہے اور اس پر کوئی فدیہ لازم نہ ہوگا۔

ان احتاج الی قطع شعر فله قطعه

اگر کسی عذر کی وجہ سے بال کٹوانے پڑ جائیں تو محرم کٹوا سکتا ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے احرام باندھ رکھا تھا میرے سر میں جوئیں پڑ گئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا تو میرے ہاں تشریف لائے۔

وانا اطبخ قدراً لاصحابي فمس راسي باصبعه فقال انطلق فاحلقه وتصدق على ستة مساكين (النسائی، ۲: ۲۷)

میں اس وقت دوستوں کے لیے سالن تیار کر رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی کے ساتھ میرے بال دیکھے اور فرمایا جاؤ بال منڈوا دو اور چھ مساکین پر صدقہ کرو۔

مقام روحاء پر نماز

مدینہ سے چوہتر کلومیٹر پر روحاء جگہ ہے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلی فی وادی الروحاء

وادی روحاء پر نماز ادا فرمائی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔

Marfat.com

صلی فیہ قبلی سبعون نبیًا (فتح الباری) — مجھ سے پہلے یہاں ستر انبیاء کرام نے نماز ادا کی۔

وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنگلی حمار زخمی حالت میں دیکھا تو فرمایا اسے نہ پکڑو شاید اسے شکار کرنے والا آجائے، بہزی قبیلہ سے تعلق رکھنے والا آگیا اور عرض کیا یارسول اللہ اسے میں نے شکار کیا ہے چونکہ وہ حالت احرام میں نہ تھا اور نہ ہی اس نے احرام والوں کے لیئے شکار کیا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قبول فرمایا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اسے دوستوں میں تقسیم کردو۔

(سبل الہدیٰ، ۸: ۴۵۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حج

اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میں دیکھ رہا ہوں۔

لیهلن ابن مریم بفج الروحاء — روحاء کے راستہ میں حضرت ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تلبیہ کہتے ہوئے جارہے ہیں۔

(المواہب اللدنیہ، ۱۱: ۳۶۶)

مقام اثایہ سے گزر

یہ جگہ، عرج اور رویثہ کے درمیان ہے اسے قافلوں کی تیسری منزل کہا جاتا ہے۔ شیخ ابن حزم نے المحلیٰ میں ذکر کیا ہے کہ یہ جگہ شہر مدینہ سے ستر میل کے فاصلہ پر ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

درخت کے سایہ میں ایک ہرن دیکھا جسے تیر لگا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اس کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ہر ایک کو بتاؤ اسے نہیں پکڑنا، چونکہ یہ علم نہ ہوا کہ اسے کس نے شکار کیا ہے ممکن ہے کسی محرم نے اسے شکار کیا ہو اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھانے سے منع فرمایا باقی ہرن ابھی زندہ تھا اور حمار وحشی شکار ہو چکا تھا۔

مقام عرج پر پڑاؤ

یہ قافلوں کی چوتھی منزل ہے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہے ہم حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

حتی اذا کنا بالعرج فنزل	حبیب مقام عرج پر پہنچے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ونزلنا	اور ہم نے وہاں پڑاؤ کیا۔

چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زادِ راہ اور سامان ایک ہی اونٹنی پر تھا جس کی حفاظت کی ذمہ داری سیدنا ابو بکر نے اپنے غلام کے سپرد کی ہوئی تھی، اس کی انتظار ہونے لگی جب وہ آیا تو اونٹ نہ تھا سیدنا ابو بکر نے اونٹ کے بارے میں پوچھا تو اس نے عرض کیا وہ تو پچھلی رات گم ہو گیا ہے سیدنا ابو بکر نے اسے سخت سست کہنا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

Marfat.com

انظروا الی ھذا المحرم — دیکھو یہ محرم کیا کر رہا ہے؟
مایمنع ؟
تاکہ حضرت ابوبکر کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔
(ابوداؤد، باب المحرم یؤدب)

روایات میں موافقت

مذکورہ ابوداؤد کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامانِ سفر حضرت ابوبکر کے اونٹ پر تھا جبکہ بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامان اپنی سواری پر ہی تھا۔ تو ان میں موافقت یوں ہے کہ چونکہ مدینہ طیبہ اور مکۃ المکرمہ کے درمیان سفر زیادہ تھا اس میں زیادہ سامان سفر کی ضرورت تھی لہٰذا اس کے لئے دونوں نے ایک مستقل سواری پر سامان رکھا ابوداؤد کی روایت میں اسی کا تذکرہ ہے اور مکہ سے عرفات کا سفر تھوڑا ہے وہاں سامانِ ضرورت بھی تھوڑا تھا اس لیے اسے اپنے ساتھ ہی رکھ لیا کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ عرفات میں آپ کی سواری کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

وعلیھا یکون متاعہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سامانِ سفر بھی تھا۔
ایضاً

کھانے کا تھال

آل فضالہ اسلمی رضی اللہ عنہم کو جب اس بات کا علم ہوا کہ آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کے سامان والا اونٹ گم ہوگیا ہے تو انہوں نے کھانا تیار کیا اور ایک بڑے تھال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آؤ دیکھو۔

فقد جاء اللّٰہ بغداء طیب — اللہ تعالےٰ نے کسقدر اعلیٰ کھانا ہمیں عطا کیا ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے اہل، حضرت ابوبکر اور دیگر افراد نے کھانا کھایا اتنے میں حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ وہ سامان والا اونٹ لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر دیکھو سامان سارا ہے؟ عرض کیا ایک پیالہ نہیں ہے جس میں ہم پانی پیا کرتے ہیں غلام نے عرض کیا وہ پیالہ میرے پاس ہے۔ حضرت ابوبکر نے حضرت صفوان کو دعا دی ادھر حضرت سعد بن عبادہ اور ان کے بیٹے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو وہ سواری لے کر حاضر ہو گئے۔ اور عرض کیا ہمیں پتہ چلا ہے آپ کے سامان والی سواری گم ہوگئی ہے۔

ھذہ زاملۃ مکانہا — یہ اس کی جگہ سامان سمیت سواری حاضر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہمارا سامان سواری سمیت واپس کر دیا ہے، اللہ تعالےٰ تمہیں برکت عطا فرمائے تم سواری واپس لے جاؤ۔

(المواہب مع زرقانی، ۱۱ : ۳۵۹)

Marfat.com

مقامِ ابواسے گزر

یہ قافلوں کی پانچویں منزل ہے اس مقام کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا دفن ہیں آپ حضور کو بچپن میں ساتھ لے کر شہر مدینہ اپنے سسرال گئی ہوئی تھیں واپسی پر یہاں فوت ہوئیں اور یہاں ہی تدفین ہوئی۔ یہ مقام مستورہ کے پاس ہے جو مدینہ طیبہ سے ۲۲۸ کلومیٹر پر واقع ہے یہاں اب کافی ہوٹل ہیں وہاں مچھلی خوب تیار کی جاتی ہے، اکثر حجاج وہاں اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اسی مقام پر حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے حمار وحشی کا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا یہ فرماتے ہوئے واپس کر دیا کہ ہم محرم ہیں (البخاری، ۱۸۲۵) شاید یہ شکار انہوں نے حالتِ احرام میں کیا ہو جو کہ ممنوع ہے۔

امام بخاری کی تحقیق کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام عرج کے بعد مقام "ہرشیٰ" پر نماز ادا فرمائی کیونکہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عند سمرات عن یسار الطریق فی سیل دون ھرشی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرشیٰ پہاڑ کے پاس راستہ کے بائیں طرف درختوں کے جنڈ میں پڑاؤ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ یہاں نماز ادا کرتے

وکان عبد اللہ یصلی الی	حضرت عبداللہ درختوں کے جنڈ

Marfat.com

سرحة کے پاس نماز ادا کیا کرتے۔

(البخاری، کتاب الصلاۃ)

حضرت یونس علیہ السلام اور حج

اسی مقام ہرشیٰ کے بارے میں مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرشیٰ پہاڑ پر پہنچے تو پوچھا یہ کونسی وادی ہے عرض کیا۔

ثنیۃ ھرشاء اس کا نام ہرشاء ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

کانی انظر الی یونس بن متی علی ناقۃ حمراء جعداء علیہ جبۃ من صوف خطام ناقتہ خلبۃ وھو یلبی (المسلم)

میں یونس بن متی کو سرخ سواری پر سوار دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے اون کا جبہ پہنا ہوا ہے اور ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کے پتوں کی ہے، اور وہ تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

وادی عسفان اور حضرات انبیاء علیہم السلام

یہ چھٹی منزل ہے، اکثر اہل سیر نے اس مقام کا یہی نام بیان کیا ہے امام بخاری کے نزدیک چھٹی منزل کا نام "مرالظہران" ہے۔ جو اب وادی فاطمہ کے نام سے مشہور ہے فاطمہ ایک ترکی خاتون تھیں جنہوں نے تقریباً آج سے دوسو سال پہلے اس علاقہ میں باغات وغیرہ لگا کر اسے آباد کیا یہ مکۃ المکرمہ سے ۲۵ کلومیٹر پر ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

Marfat.com

ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کونسا مقام ہے عرض کیا اسے وادی عسفان کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لقد مر به هود و صالح
علی بکرین احمرین
خطمهما لیف وازرهم
العباء وارد یتهما النمار
یلبون یحجون البیت
العتیق (مسند احمد، ۱: ۲۳۲)

اس سے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام سرخ اونٹوں پر سوار ہو کر گزرے وہ عبا پہنے ہوئے اپنے اللہ کے گھر کی طرف تلبیہ پڑھتے ہوئے جا رہے تھے۔

مقام سَرِف سے گزر

مکۃ المکرمہ سے تقریباً چھ میل دور ایک جگہ کا نام سَرِف ہے، عمرۃ القضاء کے موقعہ پر ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح فرمایا جب اکاون ہجری میں ان کا وصال ہوا تو یہیں ان کی تدفین بھی ہوئی مولانا محمد ذکریا سہارنپوری لکھتے ہیں مقام سرف پر

دهناك قبرها مشهود یزار
(حجۃ الوداع، ۶۳)

ان کا مزار اقدس مشہور و معروف ہے اور اس کی زیارت کی جاتی ہے۔

صحابہ کو اختیار

اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں وہ عمرہ کی نیت کر سکتا ہے اور جس کے ساتھ قربانی ہے وہ صرف عمرہ کی نیت نہ کرے۔

Marfat.com

سیدہ عائشہ کی پریشانی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس مقام سے میرے مخصوص ایام شروع ہو گئے میرے ساتھ قربانی نہ تھی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں رو رہی تھی ؛ فرمایا کیوں روتی ہو؟ کہیں ایامِ مخصوصہ تو شروع نہیں ہو گئے عرض کیا یارسول اللہ یہی معاملہ ہے فرمایا کوئی پریشانی نہیں تم تمام عمل حجاج کی طرح کر سکتی ہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ (سبل الہدیٰ، ۸: ۴۶۱)

الغرض ان کا عمرہ رہ گیا تھا جسے حج کے بعد ادا کیا گیا جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

خواتین اور دوا

خواتین اس مبارک سفر میں ایسے عارضہ سے بچنے کے لیئے ادویات کا استعمال کر سکتی ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا گیا

المرأۃ تشرب الدواء لیرتفع حیضھا لتطھر۔	کیا عورت ایسی دوا استعمال کر سکتی ہے جس کی وجہ سے وہ واپسی تک حیض سے محفوظ رہے۔

انہوں نے فرمایا۔

فلم ار بہ باسا ونعمت لھم ماء الاراک (سنن سعید بن منصور)	میں اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا بلکہ فرمایا اس سلسلہ میں پیلو کا پانی مفید ہوتا ہے

Marfat.com

وادی ازرق اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

مکۃ المکرمہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ایک وادی کا نام ازرق ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس وادی میں پہنچے تو فرمایا۔

کانی انظر الی موسیٰ هابطاً من الثنیۃ واضعاً اذنیہ ماراً بهذا الوادی ولہ هوار الی اللہ بالتلبیۃ۔

(المسلم، کتاب الایمان)

گویا میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں جو بلند چوٹی سے کانوں میں انگلیاں ڈالے اس وادی سے گزر رہے ہیں اور اللہ کے لیے بلند آواز سے تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

بخاری کے الفاظ ہیں۔

اما موسیٰ کانی انظر الیہ اذا انحدر من الوادی یلبی۔

(البخاری)

میں موسیٰ کو گویا دیکھ رہا ہوں وہ اس وادی سے تلبیہ کہتے ہوئے گزر رہے ہیں۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کا حج

متعدد مقامات پر آپ نے پڑھا دورانِ سفر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ کیا، کیا یہ ان کے سابقہ حج کا تذکرہ ہے جو انہوں نے ظاہری حیات میں کیا یا آپ کے ساتھ شرکت کا ذکر ہے؟ اس بارے میں محدثین کی آرا مختلف ہیں۔

Marfat.com

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ان آراء کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

چوں اتفاق است برحیات انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین بحیات حقیقی دنیاوی لیکن محجوب انداز نظر عوام پس بحقیقت نمود ایشاں را بحبیب خود صلی اللہ علیہ بے منام وبے مثال و بے اشتباہ وبے اشکال۔

(اشعۃ اللمعات، ۴: ۴۵۶)

جب اس پر تمام امت کا اتفاق ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حقیقی دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں ہاں عوام سے وہ پردہ میں ہیں تو واضح ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقتہً انہیں دکھایا۔ یہ خواب نہیں تھی، نہ ان کے امثال واشکال تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رقم طراز ہیں :۔

ان الانبیاء لا یموتون وانھم یصلون و یحجون فی قبورھم

(فیوض الحرمین، ۸۰)

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام مرتے نہیں وہ قبور میں نماز ادا کرتے ہیں اور حج بھی۔

مقامِ ذی طویٰ پر رات

اس وقت شہر مکہ کا غربی دروازہ ذوطویٰ کے مقام پر تھا پھر یہ مقام ابیار زاہر کے نام سے مشہور ہوا آج کل یہ مکہ کا محلہ ہے جس کا نام جرول ہے۔

شیخ عبدالفتاح حسین ذوطویٰ کے تحت لکھتے ہیں۔

Marfat.com

موضع معروف بمحلة جرول بمكة به الان مستشفى الولادة وامامه بئر تسمى بذى طوى

مکہ میں مشہور محلہ جرول ہے وہاں زچہ بچہ کا ہسپتال اس کے سامنے ذوطوی کنواں ہے۔

(افضاح، ۱۹۴)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین ذوالحج بروز ہفتہ یہاں پہنچے چار ذوالحج کی رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں بسر فرمائی، نماز فجر ادا فرمائی بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

كان ينزل بذى طوى ويبيت حتى يصبح ويصلى الصبح

مقام ذی طویٰ میں تشریف فرما ہوئے رات وہیں بسر کی حتیٰ کہ فجر کی نماز ادا فرمائی۔

(البخاری، ۴۹۱)

داخلہ سے پہلے غسل

دخولِ مکہ اور بیت اللہ کے طواف کے لیئے غسل فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مکہ شریف آئے تو یہاں رات بسر کرتے فجر کی نماز ادا کرتے

اغتسل ويحدث ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فعل ذلك

اور غسل کرتے اور بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی معمول تھا۔

(البخاری، کتاب الحج)

Marfat.com

تو دخول مکہ کے لئے غسل بہتر اور مستحب عمل ہے

مسئلہ :- آج کل خصوصًا حج کے موقعہ پر چونکہ شہر مکہ سے پہلے حجاج کہیں نہیں ٹھہرتے بلکہ سیدھے بذریعہ بس شہر میں داخل کر دیئے جاتے ہیں لہذا حجاج اپنی رہائش گاہ سے غسل کر لیں اور پھر عمرہ کے لیے جائیں اور اگر بھیڑ ہو تو وضو ہی کافی ہے لیکن فقط عمرہ کے لئے جانے والے حضرات ٹیکسی روک کر کسی بھی راستہ کی مسجد کے ملحقہ غسل خانوں میں غسل کر سکتے ہیں۔

شہر مکہ میں داخلہ

اس سفر میں سات دن چار ذوقعدہ کے اور تین ذوالحج کے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام حجون (جنت المعلیٰ) کی طرف سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دخل مکة من الثنية العليا	بلند گھاٹی کی طرف سے مکہ میں
وخرج من الثنية السفلى	داخل ہوئے اور نیچی گھاٹی سے
(البخاری، کتاب الحج)	وہاں سے نکلے۔

شیخ خالد ابو صالح ان دونوں مقامات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس بلند گھاٹی کا آج کل نام حجون ہے اور نیچی گھاٹی کو کدی کہا جاتا ہے جو باب عمرہ کے پاس ہے۔ (حاشیہ حجۃ الوداع لابن کثیر، ۱۶۵)

Marfat.com

اہلِ مکہ کا استقبال

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکۃ المکرمہ داخل ہوئے تو اہل مکہ خصوصاً بنو عبدالمطلب کے نوجوانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا اور خوشی کا اظہار کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ داخل ہوئے

استقبلہ غیلمۃ بنی عبدالمطلب فجعل واحداً بین یدیہ و واحداً خلفہ

(البخاری باب استقبال الحاج)

تو استقبال کرنے والوں میں بنو عبدالمطلب کے بچے بھی تھے ان میں سے بعض کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری پر آگے اور بعض کو پیچھے بٹھا لیا۔

چاشت کا وقت

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ خصوصاً حرم کعبہ میں داخل ہو رہے تھے تو وہ چاشت کا وقت تھا حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے۔

دخلنا مکۃ عند ارتفاع الضحیٰ

یعنی چاشت کا وقت تھا۔

ہم مکہ میں جب داخل ہوئے تو سورج خوب بلند ہو چکا تھا

Marfat.com

سب سے پہلا عمل

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکہ میں سب سے پہلا عمل تجدید وضو ہے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔

ان اوّل شئ بدأ بہ حین قدم مکۃ انہ توضأ (البخاری، الطلاق علی الوضوء)

مکہ میں داخلہ کے بعد اولین عمل یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا۔

آپ نے پیچھے پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل فرمایا ہوا تھا اب تجدید وضو فرمایا۔

مسجد حرام میں داخلہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

انی باب المسجد فاناخ راحلتہ ثم دخل المسجد

مسجد حرام کے دروازے پر تشریف لائے اور وہاں اپنی سواری کو بٹھا دیا اور پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے۔

باب السلام سے داخلہ

مسجد شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب السلام سے داخل ہوئے اس وقت اس کا نام "باب عبد مناف" تھا۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے۔

دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودخلنا معہ من باب عبد مناف

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باب عبد مناف سے مسجد میں داخل ہوئے۔

(سبل الہدیٰ، ۸، ۶۲۰ بحوالہ طبرانی)

پھر اس دروازہ کے دو نام مشہور ہوئے۔ باب بنی شیبہ اور باب السلام، یہ جگہ اور دروازہ صفا و مروہ کے درمیان ہے۔

اس طرف سے داخلہ کی حکمت

محدثین اور اہل سیر نے اس کی متعدد حکمتیں بیان کی ہیں۔

۱۔ یہ کعبہ کے دروازہ والی جہت ہے اور یہ دیگر جہات سے افضل ہے امام عز بن عبدالسلام "القواعد" میں فرماتے ہیں۔

ان جہۃ باب الکعبۃ اشرف الجہات الاربع

باب کعبہ والی سمت دیگر اطراف سے افضل ہے۔

۲۔ کعبہ کا دروازہ اس طرف ہے اور کسی بھی گھر میں آنے کا طریقہ یہی ہے کہ اس کے دروازہ کے طرف سے آیا جائے امام قسطلانی رقمطراز ہیں۔

ان باب الکعبۃ فی جہۃ ذلک الباب والبیوت تؤتی من ابوابہا

کعبہ کا دروازہ اسی سمت پر ہے اور گھروں میں دروازہ کی طرف سے ہی آیا جاتا ہے۔

(المواہب مع زرقانی، ۱۱، ۳۷۷)

Marfat.com

کعبہ اور مولد النبی کا دروازہ

یاد رہے کعبہ کا دروازہ اسی جہت پر ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جائے ولادت ہے۔ مولانا حسن رضا خاں نے خوب کہا ؎ نائی پشت نہ کعبہ کی ان کے گھر کی طرف جنہیں خبر ہے وہ ایسا وقار کرتے ہیں

بلکہ مولد پاک کا دروازہ بھی کعبہ ہی کی طرف ہے۔

بیت اللہ پر نظر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک نگاہ جب بیت اللہ پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ کو دیکھا تو یہ دُعا کی۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّبِرًّا وَّ مَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَ عَظَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَہٗ تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّبِرًّا وَّ مَھَابَۃً۔

اے اللہ اپنے اس مقدس گھر کی عزت، تعظیم، تکریم، رحمت اور جلال میں اضافہ فرما اور ہر اس شخص کی تعظیم، تکریم، بزرگی نیکی اور عزت میں اضافہ فرما جو اس کا حج یا عمرہ کرے۔

(المواہب، ۱۱ : ۳۷۸)

حضرت مکحول سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بیت اللہ کو دیکھا تو ہاتھ بلند فرمائے تکبیر کہی اور یہ دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ اے اللہ آپ سراپا سلامتی ہیں

Marfat.com

اَلسَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا
وَّتَعْظِيمًا وَّتَكْرِيمًا وَّمَهَابَةً
وَّبِرًّا وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ
تَكْرِيمًا وَّتَشْرِيفًا وَّتَعْظِيمًا
وَّبِرًّا۔

(السنن الکبریٰ، ۵: ۷۳)

اور سلامتی تیری ہی طرف سے
اے ہمارے رب ہم سلام کا
ہدیہ پیش کرتے ہیں اے اللہ
اس گھر کی بزرگی، تعظیم، تکریم
اور عزت و جلال میں اضافہ
فرما اسی طرح جو اس کا حج یا
عمرہ کرے اس کی تکریم، تعظیم،
بزرگی اور نیکی میں اضافہ فرما۔

دُعا کی مقبولیت

جب بیت اللہ کی پہلی زیارت ہوتی ہے تو یہ نہایت خشوع و خضوع اور عاجزی کے اظہار کا وقت ہوتا ہے اس وقت انسان کا دل جذباتِ شکر و خوشی سے لبریز ہونا چاہیے، ایسے موقعہ پر اپنے رب اکرم سے خوب مانگا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

تفتح ابواب السماء و
تستجاب دعوۃ المسلم عند
رؤیۃ الکعبۃ۔

(ابن ماجہ)

کعبہ کی زیارت کے وقت رحمت
کے دروازے کھل جاتے ہیں
اور دعا قبول کی جاتی ہے۔

لیکن آپ نے غور کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تا قیامت آنے والے تمام حجاج اور عمرہ کرنے والوں کے لیے دعا فرمائی ہمیں بھی چاہیے ہم

Marfat.com

اپنی دعا میں تمام امت مسلمہ کو یاد رکھیں امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ دُعا کھڑے ہوکر کی جائے۔

والسنة ان یکون دعاؤہ وھو واقف

سنت یہ ہے کہ حاجی کھڑا ہو کر دُعا کرے

(حاشیہ علی ایضاح، ۲۲۲)

ساتھ ساتھ اللہ کا شکر ادا کیا جائے کہ اس نے کسقدر کرم فرمایا کہ میں اس کے مقدس گھر کی زیارت اور اس کے حرم میں داخل ہوگیا۔

امام ابو بکر شبلی رحمہ اللہ علیہ کے بارے میں ہے حیب بیت اللہ نظر آیا تو بے ہوش ہوکر گر پڑے۔

تحیۃ المسجد ادا نہیں فرمایا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک معمول یہ تھا جب کسی مسجد میں داخل ہوتے تو دو نفل بطور تحیۃ المسجد ادا فرماتے مگر آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد حرام میں داخلہ کے موقعہ پر تحیۃ المسجد کے نوافل ادا نہیں فرمائے کیونکہ بیت اللہ کا طواف ہی تحیہ ہے امام صالحی لکھتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام میں داخل ہوئے تو۔

عمد الی البیت ولم یرکع تحیۃ المسجد فان تحیۃ المسجد الحرام الطواف

(سبل الہدیٰ، ۸، ۴۶۲)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے کعبہ کے پاس تشریف لے گئے آپ نے تحیۃ المسجد ادا نہیں فرمائی کیونکہ مسجد حرام میں طواف اس کا قائم مقام ہوتا ہے

Marfat.com

تو حاجی کو چاہیئے وہ بیت اللہ کی زیارت اور دعا کے بعد کعبہ کے پاس چلا جائے نوافل وغیرہ ادا نہ کرے البتہ اگر جماعت کا وقت ہے تو پہلے نماز ادا کرے۔

حجر اسود کا بوسہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام (ہاتھ لگایا) اور اسے بوسہ دیا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔

حتی اذا اتینا الکعبۃ فاستلم	جب ہم کعبہ کے پاس پہنچے تو
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ
الحجر الاسود	وآلہ وسلم نے حجر اسود کا استلام
(مسند احمد، ۳: ۳۲۰)	فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو دیکھا۔

یستلم الحجر و یقبلہ	آپ نے حجر اسود کا استلام فرمایا
(البخاری، ۲۴۶)	اور اسے بوسہ دیا۔

ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو مس فرمایا۔

ثم وضع شفتیہ علیہ	پھر کافی دیر تک اس پر اپنے
طویلاً	مبارک ہونٹ رکھ دیئے۔
(المواہب، ۱۱: ۳۷۹)	

Marfat.com

حجر اسود پر سجدہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سجد علی الحجر — حجر اسود پر سجدہ فرمایا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے انہوں نے حجر اسود کو چوما اور اس پر سجدہ کیا اور فرمایا

رائیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعل ذلك (سبل الہدیٰ، ۱:۱۷۸) — میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھا۔

تین دفعہ سجدہ

امام ابوداؤد طیالیسی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں تین دفعہ سجدہ کا ذکر ہے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل الرکن ثم سجد علیہ ثم قبلہ ثم سجد علیہ ثلاث مرات (سبل الہدیٰ، ۸:۴۶۴) — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو تین دفعہ بوسہ دیا اور تین دفعہ ہی اس پر سجدہ فرمایا۔

Marfat.com

رسول اللہ رو پڑے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ دیا

وفاضت عیناہ بالبکاء

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔

(السنن الکبریٰ، ۵: ۷۴)

آنسو یہاں بہائیں جائیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مبارک ہونٹ حجر اسود پر رکھے

بکی طویلاً

تو کافی دیر تک روتے رہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ اقدس اٹھایا تو دیکھا حضرت عمر بھی رو رہے ہیں فرمایا عمر

ھھنا تسکب العبرات

یہ آنسو بہانے کا مقام ہے

(سبل الہدیٰ، ۷: ۷۳)

پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں حجر اسود اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھ کی طرح ہے جب اسے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ دیا ہوگا تو کیا کیفیت ہوگی؟

Marfat.com

اضطباع اور طواف

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجر اسود کے دائیں طرف ہوئے اور حالت اضطباع میں طواف شروع فرمایا یعنی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لی حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

یطوف بالبیت مضطبعًا	آپ حالت اضطباع میں
(الترمذی کتاب الحج)	طواف فرما رہے تھے۔

انہی سے دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ کے پاس تشریف لائے اور طواف شروع فرمایا۔

وھو مضطبع ببرد لہ	تو آپ حضرمی چادر میں حالت
حضرمی	اضطباع میں تھے۔

(مسند احمد، ۴: ۲۲۳)

ان سے تیسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف شروع فرمایا تو آپ

مضطبع ببرد اخضر	یمنی سبز چادر میں حالتِ اضطباع
(ابوداؤد، کتاب المناسک)	میں تھے۔

حضرت ملا علی قاری "اخضر" کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں اس سے مراد یہ نہیں کہ تمام چادر سبز تھی۔

فیہ خطوط خضر	بلکہ اس میں سبز دھاریاں تھیں

(المرقاۃ، ۵: ۴۷۶)

Marfat.com

نوٹ :- یاد رہے اضطباع کی ضرورت محض حالتِ طواف میں ہوتی ہے، پہلے ہر طرح سے چادر اوڑھی جا سکتی ہے

تین چکروں میں رمل

طواف کے تین چکروں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمل فرمایا یعنی پہلوان کی طرح چھوٹے قدم اور کاندھوں کو حرکت دیتے ہوئے تیز چلے اور چار میں تیز نہ چلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا تو میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اول مایطوف یخب ثلاثة اشواط (البخاری، کتاب الحج)	پہلے تین چکروں میں تیز چلے

انہی سے دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

سعی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلاثة اشواط ومشی اربعة (البخاری، کتاب الحج)	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے تین چکروں میں تیز چلے اور چار میں آرام سے۔

رمل کے بارے میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیدیا اور کفر کو مٹا دیا ہے مگر ہم ہر اس شی کو نہیں چھوڑ سکتے۔

کنا نفعله مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (البدایہ، باب حجۃ الوداع)	جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

رمل کی ابتدا

رمل کی ابتدا یوں ہوئی تھی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ سن سات ہجری میں عمرۃ القضاء کے لئے مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے یہ طعن کیا ان لوگوں کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے اب ان میں وہ پہلی طاقت کہاں ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔

یرملوا الاشواط الثلاثۃ	تین چکروں میں خوب پہلوانوں کی
(البخاری، کیف کان بدأ الرمل)	طرح چلو۔

تاکہ پتہ چلے مسلمانوں میں کسی قسم کی جسمانی کمزوری نہیں۔

یاد رہے یہ طوافِ عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیدل فرمایا کیونکہ پیچھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکا

فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
باب المسجد فاناخ راحلتہ	سواری کو مسجد حرام کے دروازہ
ثم دخل المسجد	پر بٹھا دیا اور پھر اس میں داخل
(السنن الکبریٰ، ۵ : ۷۴)	ہوئے۔

خواتین کے لیئے اہم نوٹ

خواتین رمل نہ کریں یہ صرف مردوں کیلئے سُنت ہے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے ہے

لیس علی النساء رمل	خواتین کیلئے رمل سُنت نہیں ہے

(الترمذی، ۲۹۹)

Marfat.com

ہر چکر میں حجر اسود کا بوسہ

اس طواف کے ہر چکر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکنِ یمانی کا استلام فرمایا اور حجر اسود کو بوسہ دیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کان لا یدع ان یستلم	ہر چکر میں رکنِ یمانی اور حجر اسود
الرکن الیمانی والحجر	کا استلام ترک نہ فرمایا
الاسود فی کل طوفۃ	

(ابوداؤد، کتاب الحج)

شیخ محب الدین طبری اس کے تحت لکھتے ہیں۔

فیہ دلالۃ علی استحباب	اس میں اس بات کی نشاندہی ہے
التقبیل والاستلام فی کل طوفۃ	کہ ہر چکر میں بوسہ اور استلام
(القریٰ لقاصد ام القریٰ، ۲۸۴)	مستحب ہے۔

رکن یمانی کو محض ہاتھ لگانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے چوما ہے اور نہ ہی استلام کے بعد ہاتھ کو چوما ہے شیخ ابن قیم فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

ثبت عنہ انہ استلم	رکن یمانی کو ہاتھ لگانا تو ثابت
الرکن الیمانی ولم یثبت	ہے مگر اسے بوسہ دینا ثابت
عنہ انہ قبلہ ولا قبل	نہیں اور نہ ہاتھ لگا کر اسے
یدہ حین استلمہ	چومنا ثابت ہے۔

(زاد المعاد، ۱: ۲۱۹)

Marfat.com

امام قسطلانی ان دونوں ارکان سے استلام کی حکمت لکھتے ہیں۔

الاول لہ فضیلتان کون الحجر الاسود فیہ وکونہ علی قواعد ابراھیم وللثانی الثانیۃ فقط ولیس للاخرین شی منھا فلذلک یقبل الاول ویستلم الثانی ولا یقبل الاخران ولا یستلمان (المواہب، ۱۱: ۳۷۹)

ان میں سے حجر اسود والے گوشے کو دو فضیلتیں حاصل ہیں ایک تو حجر اسود ہے اور دوسرا یہ کہ وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر ہے جبکہ رکن یمانی میں صرف ایک فضیلت ہے کہ وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر ہے دوسرے دونوں گوشوں کو ان میں سے کوئی بھی شرف حاصل نہیں لہذا پہلے کو بوسہ دیا جائے دوسرے کو استلام یعنی ہاتھ لگا یا جائے اور دوسرے دونوں کو نہ چوما جائے اور نہ ہی استلام کیا جائے۔

بوسہ اور استلام کے وقت کلمات

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استلام فرماتے تو "بسم اللہ واللہ اکبر" اور جب بوسہ دیتے تو "اللہ اکبر" پڑھتے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا استلم الرکن قال بسم اللہ واللہ اکبر وکلما اتی الحجر قال اللہ اکبر (المواہب، ۱۱: ۳۷۹)

جب رکن کا استلام فرماتے تو کہتے اللہ کے نام سے اور وہ سب سے بڑا ہے اور جب حجر اسود کو بوسہ دیتے تو کہتے اللہ سب سے بڑا ہے

Marfat.com

حبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طوافِ زیارت حالت سواری میں فرمایا (جیسا کہ تفصیلاً آرہا ہے) تو اپنی چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کی طرف اشارہ فرماتے اور تکبیر کہتے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے

کلما اتی علی الرکن اشار الیہ بشئ کان عندہ و کبر

(البخاری، باب التکبیر عند الرکن)

حبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجر اسود کے سامنے آتے تو ہاتھ میں جو شی بھی تھی اس سے اس کی طرف اشارہ فرماتے اور تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔

طواف نماز کی طرح ہے

واضح رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طوافِ کعبہ کو نماز قرار دیا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الطواف بالبیت صلاۃ و لکن اللہ احل فیہ المنطق فمن نطق فیہ فلا ینطق الا بخیر

(سنن سعید بن منصور)

بیت اللہ کا طواف نماز ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے اس میں گفتگو کو جائز رکھا ہے جو بھی گفتگو کرے اچھی ہی کرے۔

طواف کے ہر چکر کو نماز کی رکعت سمجھا جائے اور ہر چکر کا افتتاح و ابتدا حجر اسود سے کی جائے جس طرح نماز کی ابتدا میں تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اس طرح ہر چکر کی ابتدا میں حجر اسود کو بوسہ یا ہاتھ یا کوئی شی لگا کر چوما جائے یا اٹھا کر اس کی طرف اشارہ کر لیا جائے علامہ سید

Marfat.com

سلیمان اشرف بہاری "مسجد حرام اور حجر اسود کی حضوری" کے عنوان کے تحت رقمطراز ہیں۔

مسجد حرام میں حاضر ہو کر سب سے پہلے حجر اسود کی طرف رخ کر کے تکبیر و تہلیل کہنا چاہیئے، جب اس سنگ مقدس کے پاس پہنچے تو رو بکعبہ حجر اسود کے قریب اس کی دائیں جانب یوں کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے۔

اللھم ارید طواف بیتک الحرام فیسرہ لی و تقبلہ منی	اے اللہ میں تیرے عزت والے گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں بس تو اسے مجھ پر آسان فرما دے اور اسے قبول فرمالے

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کیے اپنے داہنے سمت چلے جب سنگِ اسود کے مقابل جوادنی حرکت سے حاصل ہوتا ہے کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے جیسے تکبیر تحریمہ کے وقت نماز میں ہاتھوں کو بلند کرتے ہیں لیکن ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف ہو اور کہئے۔

بسم اللہ والحمد للہ و اللہ اکبر والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ	شروع اللہ کے نام سے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور درود و سلام رسول اللہ پر ہو۔

اب میسر ہو سکے تو حجر مطہر پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے درمیان منہ رکھ کر یوں بوسہ دے کہ آواز پیدا نہ ہو تین بار ایسا کرے یہ نصیب

Marfat.com

ہو تو کمالِ سعادت ہے، ہجوم کے سبب سے اگر یہ موقع نہ ملے تو ہاتھ سے حجرِ اسود کو چھُو کر اپنا ہاتھ چوم لے اگر ہاتھ نہ پہنچ سکتا ہو تو پھر کسی پاک لکڑی سے حجرِ اسود کو چھُو کر اس لکڑی ہی کو چوم لے اگر ہاتھ نہ پہنچ سکتا ہو تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دے لے اصطلاحِ شریعت میں اسے تقبیل و استلام کہتے ہیں (الحج، ۷۸، ۷۹)

نوٹ: کچھ لوگوں کا یہ کہنا درست نہیں کہ ہاتھوں کو چوما نہ جائے کیونکہ اس میں محدثین اور فقہا کرام نے تصریح کی ہے کہ جس شی کے ساتھ حجرِ اسود کی طرف اشارہ کیا جائے اسے بھی چوما جائے کیونکہ اس میں حجرِ اسود کی تعظیم ہے عظیم محدث امام نووی رقمطراز ہیں اگر حجرِ اسود کا بوسہ یا اسے ہاتھ لگانا دشوار ہو تو

اشار الیہ بیدہ او شئ فی یدہ ثم قبل ما اشار بہ (الایضاح، ۲۶۶)	ہاتھ یا ہاتھ میں شی کے ساتھ حجرِ اسود کی طرف اشارہ کرے اور اس کو چوم لے۔

امام ابنِ حجر مکی لکھتے ہیں۔

یدل لہ ما یاتی انہ یسن ان یقبل ما اشار بہ (ایضاً، ۲۶۵)	امام نووی کا قول واضح کر رہا ہے کہ اشارہ والی شی کو چومنا سنت ہے۔

طواف میں حضورِ قلب اور خشوع و خضوع

طواف نماز کی طرح ہے تو اس میں ذکرِ الٰہی میں گم ہو جاتا اور خوب خشوع و خضوع اور حضورِ دل سے کام لینا ضروری ہے۔ امام نووی آداب

Marfat.com

طواف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ان یکون فی طوافہ	طواف میں اپنے ظاہر و باطن،
خاضعا متخشعا حاضر	حرکت، نگاہ اور چال میں خوب
القلب ملازم الادب	خشوع، خضوع، حضورِ دل اور
بہ بظاھرہ و باطنہ و	ادب کا خیال رکھا جائے کیونکہ
فی حرکتہ و نظرہ و	طواف نماز ہے تو اس کے ادب
ھیئتہ فان الطواف	کو بجا لایا جائے اور دل میں یہ
صلاۃ ینبغی ان یتأدب	عظمت جاگزیں ہونی چاہیئے
بادابہا و یستشعر بقلبہ	کہ میں کس ہستی کے گھر کا طواف
عظمۃ من یطوف بیتہ	کر رہا ہوں۔

(الایضاح، ۲۴۲)

یعنی یہ عام گھر نہیں بلکہ تمام کائنات کے خالق و مالک کا گھر ہے اسی لئے علماء نے یہ تصریح کی ہے کہ اگر کھانے وغیرہ کی حاجت ہو تو طواف کو مؤخر کر لیا جائے جیسا کہ نماز میں حکم ہے۔

نگاہ نیچی رکھی جائے

امام نووی نے جو لکھا اپنی نگاہ کا خیال رکھا جائے تو اس کے تحت امام ابن حجر لکھتے ہیں کہ طواف کرنے والے کو چاہیے:

ان یکون غاضّ الطرف	اس کی نگاہ جھکی ہوئی مطاف کی
ناظرا الی ارض المطاف	طرف رہنی چاہیئے نہ کہ آسمان اور
دون السماء و الکعبۃ	کعبہ کی طرف ہو۔

(حاشیہ علی الایضاح، ۲۷۴)

Marfat.com

آگے چل کر لکھتے ہیں طواف کے آداب میں سے یہ بھی ہے اس کے دوران

ان لا ینظر الی الکعبۃ	کعبہ کی طرف نہ دیکھا جائے
کما فی الصلوٰۃ	جیسا کہ نماز میں ہے

امام سراج الدین بلقینی کے حوالے سے لکھا

لم یقل احد بین النظر	آج تک کسی امام نے دورانِ
الی الکعبۃ فی حال الطواف	طواف کعبہ کی طرف دیکھنے کو
(ایضاً، ۲۷۶)	سنت نہیں کہا۔

یاد رہے جب کعبہ کی طرف نہیں دیکھنا تو ادھر ادھر دیکھنے کی کیسے اجازت ہو سکتی ہے؟ بس اپنے دل و نگاہ کو اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ کر لیا جائے۔

نوٹ ۱۔ یہ دوران طواف کا معاملہ ہے حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت کعبہ کی طرف جو نگاہ پڑتی ہے اس میں کوئی حرج و ممانعت نہیں۔

۲۔ اگر رکن یمانی کو ہاتھ نہ لگ سکے تو حاجی بغیر استلام گزر جائے وہاں ہاتھوں سے اشارہ نہ کیا جائے۔

حضرت عمر کو حکم

حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ خیال ضروری ہے کہ کسی کو اذیت نہ ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نہایت طاقتور ہو، حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت کسی کمزور کو اذیت نہ پہنچانا اگر موقعہ مل جائے۔

Marfat.com

فاستلمہ والا فاستقبلہ وکبر (مسند احمد، ۱: ۲۸۰)

اسے بوسہ دو ورنہ تکبیر کہتے ہوئے گزر جاؤ۔

یعنی ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرو اور انہیں چوم لو

حضرت عبداللہ بن عمر کا عمل

اس معاملہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل سخت پابندی کا ہے امام نافع کا بیان ہے میں نے دیکھا وہ ہمیشہ بوسہ لیتے خواہ اژدھام ہوتا حتیٰ کہ ان کی نکسیر پھوٹ پڑی۔ خون دھوتے کے بعد پھر آئے اور بوسہ لیا۔ (القریٰ، ۲۸۵)

خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے

ما ترکت استلامہ ھذین الرکنین فی شدۃ ولا رخاء (البخاری، کتاب الحج)

میں نے کبھی بھی ان کا استلام ترک نہیں کیا نہ بھیڑ میں اور نہ آسانی میں۔

الغرض بوسہ کے لئے خصوصاً دور سے آئے ہوئے حجاج کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے بشرطیکہ کسی کی تکلیف و اذیت کا سبب نہ بنے اگر معاملہ سخت ہو تو محض استلام و استقبال ہی کر لیا جائے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر طوافوں میں کیا۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

دونوں کے درمیان دُعا

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے پالنہار ہماری دنیا بھی بہتر فرما اور آخرت بھی بہتر فرمادے اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرمادے

(الطبقات لابن سعد، ۱۲۸:۲)

حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان یہ دعا بھی پڑھی۔

رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِیْ بِخَیْرٍ۔

اے اللہ مجھے اس پر قناعت عطا فرما جو تو نے عطا کیا ہے اور اس میں برکت عطا فرما اور میرے ہر کام کا انجام بہتر فرما۔

(شعب الایمان، ۳:۴۸۵)

میزاب رحمت کے سامنے

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورانِ طواف میزاب رحمت کے سامنے سے گزرتے تو یہ دعا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ۔

اے اللہ میں موت کے وقت راحت اور حساب کے وقت معافی کا خواستگار ہوں۔

یاد رہے اس دعا کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طواف اور کعبہ کے پاس کوئی مخصوص دعا منقول نہیں۔ امام ابن منذر اس بارے میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

لانعلم خبراً ثابتاً عنه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقال فی الطواف غیر ھذا

(المواہب مع زرقانی، ۱۱: ۳۸۰)

اس دعا کے علاوہ طواف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی دعا ثابت نہیں۔

یہ بھی نہایت آسانی ہے، لہٰذا کسی کتاب کو حالتِ طواف میں سامنے رکھنے یا مخصوص کلمات کا پڑھنا کوئی ضروری نہیں ہاں دل اور توجہ کا خالق کی طرف کرنا ہی ضروری ہے۔

امام محمد اور امام ابن ہمام کسی دعا کے مخصوص نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لان توقیتها یذهب بالرقة لانه یصیر کمن یکرر محفوظة بل یدعو بما بدا له ویذکر الله کیف بدا له متضرعًا

(فتح القدیر، ۲: ۴۵۷)

دُعا کے مقرر کرنے سے رقت و سوز ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں یاد کی ہوئی دُعا دہرانا ہوگا بلکہ ہر موقعہ حسبِ توفیق کوئی دعا کر لی جائے اور اپنے رب کو بڑی ہی عاجزی کے ساتھ یاد کر لیا جائے۔

پانی نوش فرمایا

دورانِ طواف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیاس محسوس فرمائی تو پانی طلب فرما کر نوش فرمایا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

عطش وھو یطوف بالبیت فقال علی بذنوب من ماء زمزم فصب علیہ ثم شرب (سنن دارقطنی)

دوران طواف پیاس محسوس فرمائی تو زمزم لانے کا حکم دیا جو حاضر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے نوش فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

شرب فی الطواف

دورانِ طواف پانی نوش فرمایا۔

(القِریٰ، ۲۷۳)

نوٹ:۔ یہ کون سے طواف میں عمل فرمایا اس کے تعین پر ابھی تک کوئی روایت مطالعہ میں نہیں آئی امام صالحی نے طبرانی کے حوالے سے نقل کیا ہے جس سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ عمل حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہوا۔ (سبل الہدیٰ، ۸ : ۴۶۴)

فراغت کے بعد بوسہ

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کا بوسہ لیا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طواف سے فارغ ہوئے۔

قبل الحجر ووضع یدیہ علیہ ومسح بھما وجھہ

تو حجر اسود کا بوسہ لیا اور اسے مبارک ہاتھ لگا کر چہرہ اقدس پر پھیرے۔

(السنن الکبریٰ، ۵ : ۷۴)

حضرت ملا علی لکھتے ہیں یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے جب آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف سے فارغ ہوئے تو

قبل الحجر ووضع یدیه	حجر اسود کو چوما اسے دونوں ہاتھوں
علیه ومسح بهما وجهه	سے چھوا اور ہاتھ چہرے پر لگائے

(المرقاۃ، ۵: ۴۲۷)

مقامِ ابراہیم پر نوافل

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ ابراہیم کی طرف یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرماتے ہوئے پڑھے۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ	مقام ابراہیم کو جائے نماز
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى	بناؤ۔

(البقرہ، ۱۲۵)

نسائی کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیتِ مبارکہ پڑھتے وقت

رفع صوته لیسمع الناس	آواز بلند فرمائی تاکہ لوگ سُن لیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں اس طرح کھڑے ہوئے کہ

فجعل المقام بینه وبین	مقامِ ابراہیم آپ صلی اللہ علیہ
البیت	وآلہ وسلم اور بیت اللہ کے

(المسلم، کتاب الحج) درمیان تھا۔

دونوافل ادا فرمائے اور ان میں فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون

Marfat.com

اور دوسری میں سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی۔

واضح رہے اگر مقام ابراہیم کے پاس جگہ نہ ہو تو یہ نوافل کسی جگہ بھی ادا کیے جا سکتے ہیں حضرت ام سلمہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے یہ نوافل حرم سے باہر ادا کیئے تھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے۔

ولم تصل حتی خرجت (البخاری کتاب المناسک)

انہوں نے مسجد سے باہر نوافل ادا کیئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقام ذی طوٰی پر یہ نوافل ادا کیئے۔

(القرنی، ۳۵۲ بحوالہ مؤطا)

نوافل اکٹھے بھی ادا کیئے جا سکتے ہیں

ہر طواف کرنے والے کو اجازت ہے وہ ہر طواف کے بعد نوافل کرے یا متعدد طواف کرنے کے بعد اکٹھے نوافل ادا کرلے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین طواف مکمل کرنے کے بعد نوافل ادا فرمائے۔

طاف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلاثۃ اسابیع جمیعًا ثم اتی المقام فصلی خلفہ ست رکعات یسلم من کل رکعتین یمینًا وشمالاً (القرنی تقاصدام القرنی، ۳۹۴)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین طواف مکمل فرمائے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے آکر چھ رکعات ادا فرمائیں اور ہر دو رکعت کے بعد دائیں بائیں سلام کہا

Marfat.com

ادرہے یہ نوافل واجب ہیں یعنی ہر طواف کے بعد مقام ابراہیم پر
دنفل ادا کرنا واجب ہے

انہما واجبتان عند الحنفیۃ (حجۃ الوداع، ۷۹) احناف کے ہاں یہ نوافل واجب ہیں۔

لہذا ان کی ادائیگی نماز فجر اور عصر کے بعد بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ان اوقات میں نفل نماز ممنوع ہے واجب و لازم نماز کی ادائیگی ان میں جائز ہوتی ہے یہی وجہ ہے ان میں قضا نماز، جنازہ اور سجدہ تلاوت کیا جا سکتا ہے۔

حضور کا عمل

ایک موقعہ پر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد طواف فرمایا اور دو نوافل ادا فرمائے حضرت ابن ابی ملیکۃ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

طاف بعد العصر فصلی رکعتین عصر کے بعد طواف فرمایا اور نوافل ادا کیئے۔

(القریٰ، ۳۲۱)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کعبہ شریف پر ہاتھ رکھ کر فرمایا جو مجھے جانتا ہے فبہا جو نہیں جانتا وہ جان لے میرا نام جندب ہے اور میں صحابی رسول ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا مکہ کے علاوہ عصر و فجر کے بعد نماز نہ ادا کی جائے۔ (اخرجہ الشافعی والبیہقی)

Marfat.com

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کو کسی وقت بھی بیت اللہ کے طواف سے منع نہ کرو۔

ویصلی ایۃ ساعۃ شاء من لیل او نہار	اور جس وقت رات دن میں نماز ادا کرنا چاہے کرے۔
(ابوداؤد، نسائی، ترمذی)	

اس سے مراد طواف کے نوافل ہیں۔

حجر اسود کا استلام

مقام ابراہیم پر ادائیگی نوافل کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود کا استلام فرمایا حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے۔

وصلی رکعتین ثم عاد الی الحجر فاستلمہ	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعات نفل ادا فرمائے اس کے بعد پھر آپ نے حجر اسود کا استلام فرمایا۔
(مسند احمد)	

مسلم کے الفاظ ہیں نوافل کے بعد

ثم رجع الی الرکن فاستلمہ	پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(المسلم، کتاب الحج)	حجر اسود کی طرف لوٹے اور اس کا استلام فرمایا۔

چشمۂ زمزم پر

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمہ زمزم پر تشریف لائے

Marfat.com

نشرب منها ثم صب علی رأسه

زمزم نوش فرمایا اور سر اقدس پر بھی ڈالا۔

(مسند احمد)

حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادائیگی نوافل کے بعد حجر اسود کا استلام فرمایا۔ اس کے بعد

ذهب الی زمزم فشرب منها فصب علی رأسه

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمزم پر تشریف لائے اسے نوش فرمایا اور سر اقدس پر بھی ڈالا۔

(مرقاۃ المفاتیح، ۵: ۴۲۷)

پھر حجر اسود کا استلام

زمزم نوش فرمانے کے بعد پھر حجر اسود کا استلام فرمایا۔ مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہے مقام ابراہیم پر نوافل اور زمزم نوش فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثم رجع الی الرکن فاستلمه

حجر اسود کی طرف تشریف لائے اور اس کا استلام فرمایا

(المسلم، کتاب الحج)

علماء امت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس معمول کے پیش نظر لکھا ہے کہ جیسے طواف کی ابتدا حجر اسود کے استلام سے کی جاتی ہے اس طرح صفا و مروہ کی سعی کی ابتدا بھی اسی کے استلام سے

Marfat.com

سے کرنی چاہیے لہذا ہر وہ طواف جس کے بعد سعی ہو اس میں سعی سے پہلے استلام کرنا چاہیئے امام مرغینانی لکھتے ہیں۔

ان کل طواف بعدہ سعی یستحب فیہ الاستلام لان الطواف کما یفتتح بالاستلام فکذا السعی بہ ایضاً (الہدایہ)

ہر وہ طواف جس کے بعد سعی ہو اس میں استلام مستحب ہے، کیونکہ جس طرح طواف کا افتتاح استلام حجر سے کیا جاتا ہے اسی طرح سعی کی ابتدا بھی اس سے کی جانی چاہیئے۔

صفا کی طرف

حجر اسود کے استلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب صفا سے صفا (پہاڑی) کی طرف سعی کے لیے چلے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب پہنچے تو یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ (البقرہ)

صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اور فرمایا ہم اس پہاڑی سے سعی کی ابتدا کریں گے جس کا ذکر ہمارے رب نے پہلے فرمایا ہے یعنی صفا سے سعی کی ابتدا کریں گے اسی لئے فقہا ائمہ اربعہ نے فرمایا۔

البدایۃ بالصفا واجب

سعی کی ابتدا صفا سے کرنا واجب ہے۔

اگر کسی نے سعی مروہ سے شروع کی تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

Marfat.com

صفا پر عروج

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا (پہاڑی) کے اوپر تشریف لے گئے۔

حتی رأی البیت — یہاں تک کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کیا اللہ تعالےٰ کی توحید اور بڑھائی بیان کرتے ہوئے یہ کلمات تین دفعہ پڑھے۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر، لا الہ الا اللہ انجز وعدہ و نصر عبدہ و ھزم الاحزاب وحدہ ثم دعا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا ذات وصفات میں ہرگز کوئی شریک نہیں، سلطنت اسی کی ہے، اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے اپنا وعدہ پورا فرما دیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی تمام لشکروں کو اس نے تنہا شکست دیدی پھر دعا مانگی۔

ہاتھ اٹھا کر دُعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا کی پہاڑی کی طرف تشریف لائے

Marfat.com

فعلا علیه حتی نظر الی البیت ورفع یدیه فجعل یحمد الله ویدعو ماشاء الله ان یدعو

(المسلم، کتاب الحج)

اس پر چڑھے حتی کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور مشیت الٰہی کے مطابق دعا کی۔

مروہ کی طرف

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا سے اتر کر مروہ کی طرف روانہ ہوئے۔

حتی اذا انصبت قدماہ رمل فی بطن الوادی حتی اذا صعد مشی

(مسند احمد، ۳: ۳۲۰)

جب آپ پست جگہ پر آئے تو درمیانی چال دوڑے حتیٰ کہ جب بلند جگہ آئی تو آرام سے چلے۔

حضرت حبیبہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

وھو یسعی یدور به ازاره من شدة السعی

آپ سعی فرما رہے تھے اور شدت سعی کی وجہ سے مبارک تہہ بند اڑ رہا تھا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرما رہے تھے صفا و مروہ کے درمیان

Marfat.com

اسعوا ان اللہ کتب علیکم	سعی کیا کرو اللہ تعالےٰ نے تم پر
السعی۔ (مسند احمد، ۶: ۴۲۱)	سعی لازم کر دی ہے۔

صحابہ کے ذہن میں یہ بات بار بار آ رہی تھی کہ ان پہاڑوں پر کفار نے بت رکھے ہوئے تھے اور وہ یہاں سعی کرتے تھے ہمیں یہاں سعی نہیں کرنی چاہیئے اس لئے آپ نے فرمایا یہ پہاڑیاں اللہ تعالےٰ کی نشانیاں ہیں تم یہاں سعی کیا کرو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ام ولد شیبہ بن عثمان سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا۔

لا یقطع الا بطع الا شداً	پست اور سنگریزوں والا حصہ
(النسائی، کتاب المناسک)	تیزی سے طے کیا جائے۔

نوٹ:۔ آج کل دوڑنے کی جگہ پست نہیں بلکہ برابر ہے وہاں سبز لائٹ کے نشان ہیں ان کے درمیان مرد حضرات درمیانی چال دوڑیں لیکن خواتین وہاں بھی آرام سے چلیں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعض خواتین کو دوڑتے ہوئے دیکھا تو فرمایا تمہیں ہمارا طریقہ نہیں آتا۔

لیس علیکن سعی	تمہارے لیے دوڑنا سنت
(القریٰ، ۳۷۰)	نہیں ہے۔

سعی اور اضطباع

روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب صفا و مروہ میں سعی فرمائی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حالتِ اضطباع میں تھے بنو یعلی بن امیہ میں سے بعض نے بیان کیا ہے

رأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضطبعًا بین الصفا والمروۃ یرمل نجرانی

میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ میں حالتِ اضطباع میں سعی کرتے ہوئے دیکھا۔

(مسند احمد، ۴ : ۲۲۳)

اس روایت کو حافظ ابن کثیر نے "البدایہ" میں اور شیخ محب الدین طبری نے "القریٰ" میں نقل کیا ہے، شیخ طبری نے اس کے بعد لکھا۔

وھو سنۃ عند نا فی الطواف وکذا فی السعی علی المشھور

(القریٰ، ۳۷۳)

اضطباع، طواف میں سنت ہے اور مشہور یہی ہے کہ سعی میں بھی سنت ہے۔

عظیم محدث امام نووی مسئلہ اضطباع کی تفصیل میں لکھتے ہیں جب آدمی طواف سے فارغ ہو جائے تو

ازال الاضطباع وصلی اعاد الاضطباع وسعی مضطبعًا

اضطباع ختم کر کے نماز ادا کرے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو دوبارہ اضطباع کر کے صفا و مروہ میں سعی کرے۔

(کتاب الایضاح، ۲۳۲)

مروہ پر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مروہ پہاڑی تک پہنچے تو اس کے

Marfat.com

اوپر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ نظر آنے لگا قبلہ کی طرف رخ فرمایا
فقال علیہا کما قال علی الصفا
اس طرح حمد و دعا کی جیسے صفا پر کی تھی۔

سعی کے درمیان دُعا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا جاتے ہوئے یہ دو دُعائیں بھی منقول ہیں جو نہایت مختصر ہیں۔

۱۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دورانِ سعی یہ دُعا پڑھا کرتے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِیْ السَّبِیْلَ الْاَقْوَمَ
اے میرے رب معاف فرما دے، رحم فرما اور مجھے سیدھے اور صحیح راہ پر استقامت عطا فرما

۲۔ بنو نوفل قبیلہ کی ایک صحابیہ کا بیان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان یہ دُعا مانگی۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ
(القرلی نقاصدام القری، ۳۶۸)
اے میرے رب معاف فرما اور رحم فرما بلاشبہ تیری ذاتِ اقدس نہایت ہی عزت والی اور بزرگ و برتر ہے

واضح رہے آج کل صفا سے کعبہ نظر آتا ہے مگر مروہ کے آگے تعمیرات کی وجہ سے کعبہ نظر نہیں آتا تو وہاں کعبہ کی طرف رخ کر لینا ہی کافی ہوگا۔

Marfat.com

مروہ پر اعلان

سعی کا اختتام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مروہ پر کیا اور اعلان فرمایا جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں وہ عمرہ مکمل ہوتے ہی احرام کھول دے اور پھر حج کے لئے آٹھ ذوالحج کو مکہ سے احرام باندھ لے اور جن کے ساتھ قربانی ہے وہ عمرہ کے بعد احرام نہ کھولیں بلکہ اسی احرام سے حج کریں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے جب ہم نے طواف اور سعی مکمل کر لی

امرنا رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیہ وسلم ان یحل منا من	نے حکم دیا جس کے ساتھ قربانی
لم یکن معہ ھدی	نہیں وہ احرام کھول دے۔

چونکہ دورِ جاہلیت سے یہ بات چلی آ رہی تھی کہ حج کے دنوں میں عمرہ کی ادائیگی گناہ ہے اس لئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے لیے ہر شی حلال ہو جائے گی فرمایا جب تم پر احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں تو

الحل کلہ	تو ہر شی حلال ہو جائے گی۔

ایک روایت میں ہے فرمایا تم حالت حلال میں رہو۔

حتی اذا کان یوم الترویۃ	حتی کہ ترویہ کا دن (آٹھ ذوالحج)
فاھلوا بالحج	آ جائے تو تم حج کا احرام باندھو

اب صحابہ کے ذہن میں یہ بات آ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو احرام کھول نہیں رہے ہم آپ سے پہلے احرام کیسے کھول لیں کیونکہ ان اہلِ محبت پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کوئی کام کرنا نہایت دشوار تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے صحابہ

Marfat.com

انی لو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الهدی وجعلتها عمرة

اگر بعد میں معلوم ہونے والی بات مجھے پہلے معلوم ہو جاتی تو میں ساتھ قربانی نہ لاتا۔

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں

ولولا ان معی الهدی لاحللت

اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کی دیر تھی۔

فحل الناس کلهم و قصروا الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان معه هدی

تو تمام لوگوں نے احرام کھول کر حجامت کروالی البتہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جن صحابہ کے ساتھ ھدی تھی انہوں نے احرام کو جاری رکھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے بیویوں سے فائدہ اٹھایا خوشبو لگائی، لباس پہن لیا حالانکہ

لیس بیننا وبین عرفة الا اربع لیال

ہمارے اور یوم عرفہ کے درمیان صرف چار راتیں باقی تھیں

(المسلم، کتاب الحج)

احرام کھولنے والوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات بھی تھیں کیونکہ ان کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے بخاری و مسلم میں ہے۔

ونساءہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسقن فاحللن

چونکہ امہات المومنین نے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے اس لیے

Marfat.com

انہوں نے بھی احرام کھول دیا۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس وجہ سے احرام کھول دیا جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

احرام نہ کھولنے والے

احرام نہ کھولنے والوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ (حجۃ الوداع، ۸۹)

یہ اجازت تاقیامت ہے

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اعلان فرمایا کہ جن کے ساتھ ھدی نہیں وہ عمرہ کرکے احرام کھول دیں تو صحابی رسول حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ تعالےٰ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ جو آپ نے حج کے ساتھ عمرہ کی اجازت دی ہے

العامتاھذاام للابد ؟ — یہ صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیئے ہے؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبارک دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور فرمایا یہ صرف اسی سال کے لئے نہیں

بل للابد ابداً — بلکہ اجازت ہمیشہ کے لیے ہے

اسی روایت کے تحت امام زرقانی جمہور علما سے اس روایت کا معنی نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

Marfat.com

معنى الحديث جواز فعل العمرة فى اشهر الحج الى يوم القيامة وان القصد ابطال زعم الجاهلية منع ذلك

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں تا قیامت عمرہ کی ادائیگی جائز ہے اور مقصد دورِ جاہلیت کا بطلان اور رد ہے۔

(زرقانی، ۱۱: ۳۸۸)

نوٹ: صفا و مروہ کے درمیان یہ سعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے طواف کی طرح پیدل ہی فرمائی تھی۔

مقام ابطح کی طرف روانگی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے عمرہ سے فارغ ہوئے اور مقام ابطح (وادی محصب) پر قیام کے لیے روانہ ہو گئے، تمام صحابہ بھی آپ کے ساتھ تھے، نماز ظہر آپ نے وہاں جا کر ادا فرمائی اس کا دوسرا نام بطحا بھی ہے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔

خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضاء وصلى الظهر ركعتين وبين يديه عنزة

زوال سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ بطحا کی طرف تشریف لے گئے، وہاں وضو فرما کر نمازِ ظہر دو رکعت ادا فرمائی آپ کے سامنے نیزہ بطور سترہ گاڑھا ہوا تھا۔

(مسند احمد، ۴: ۳۰۹)

Marfat.com

سُرخ خیمہ میں قیام

وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام خیمہ میں تھا جس کا رنگ سُرخ تھا امام صالحی لکھتے ہیں۔

ثم سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والناس معہ حتی نزل الابطح شرقی مکۃ فی قبۃ حمرا من آدم

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے تمام لوگ آپ کے ساتھ تھے حتی کہ مکہ کے جانب مشرق مقام ابطح پر چمڑا کے سرخ رنگ کے خیمہ میں قیام پذیر ہوئے۔

(سبل الہدیٰ، ۸: ۶۷)

یہ جگہ اس وقت شہر مکہ سے باہر مشرق کی جانب تھی شیخ خالد ابوصالح اس مقام کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

موضع خارج مکۃ ھو متصل بالمحصب

یہ مکہ سے باہر وادی محصب سے متصل مقام ہے۔

(حاشیہ علی حجۃ الوداع، ۲۱۷)

صحابہ کی محبت کا ایک حسین منظر

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں ابطح کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخ خیمہ میں تشریف فرما تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی انہوں نے اذان میں دائیں بائیں مُنہ بھی پھیرا جس جگہ آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت کروائی تھی اس کے سامنے انہوں نے بطور سترہ نیزہ گاڑھا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے

فخرج بلال بفضل وضوئہ

جب بلال خیمہ سے باہر آئے تو ان کے ہاتھوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی تھا۔

جیسے ہی صحابہ نے وہ مقدس پانی دیکھا۔

فقام الناس فجعلوا یاخذون یدہ فیمسحون بہا وجوھھم

تو تمام نے وہ پانی ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر سجانا شروع کر دیا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے خیمہ سے باہر تشریف لائے آپ نے سرخ دھاری دار چادر اوڑھ رکھی تھی میں نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ مبارک پکڑا۔

توضعتہا علی وجھی فاذا ھو ابرد من الثلج واطیب ریحاً من المسک

تو میں نے بھی اُسے اپنے چہرے پر ملا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

اس موقعہ پر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک پنڈلیاں دیکھنے کا شرف ملا جو کبھی بھولتا ہی نہیں، صورتِ حال یہ ہے

کانی انظر الی بریق ساقیہ

میں اب بھی ان کی چمک دمک کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔

(البخاری، ۱: ۵۰۲)

Marfat.com

یمن سے حضرت علی کی آمد

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید کے بعد یمن کا امیر بنا کر بھیجا ہوا تھا وہاں سے وہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور دیگر ساتھیوں سمیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ پہنچے ان کی ملاقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی مقام البطح میں ہی ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ قربانی لائے تھے جبکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی نہ تھی۔

جو نیت رسول اللہ کی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا علی۔

بما اھللت ؟

احرام کے وقت کیا نیت کی تھی ؟

عرض کیا یا رسول اللہ میں نے یہ نیت کی تھی۔

بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو نیت میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہے وہی میری ہے۔

(البخاری، ۱ : ۲۱۱)

اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں یمن سے حج کے لیے آیا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام بطحاء میں

Marfat.com

تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا ابو موسیٰ
بما اھللت ؟ کس کا احرام باندھا تھا ؟
عمرہ کا یا حج کا ؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے یوں نیت کی تھی۔

اھللت کاھلال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں اسی کا احرام باندھ رہا ہوں جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باندھا
(البخاری، ۱ : ۲۱۱)

چونکہ میرے ساتھ قربانی نہ تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طواف وسعی کر کے احرام کھول دو۔

حضرت علی اور سیدہ عالم

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے جب میں حج کے لئے پہنچا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو دیکھا انہوں نے احرام کھول دیا ہے میں نے کہا تم نے یہ کیا کیا ؟ انہوں نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے تمام لوگوں کو حکم دیا ہے جن کے پاس قربانی نہ تھی کہ وہ احرام کھول دیں اس لیئے میں نے بھی احرام کھول دیا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کی تصدیق فرمائی، مجھے فرمایا چونکہ تمہارے پاس ھدی ہے اس لئے تم عمرہ کر کے احرام نہ کھولو بلکہ اسی احرام سے حج بھی ادا کرو

(المواہب مع زرقانی، ۱۱ : ۳۹۳)

Marfat.com

قیام کی مدت

مقام البطح میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتوار کا بقیہ حصّہ، پیر، منگل بدھ اور اگلی رات وہاں بسر فرمائی گویا مکہ میں منیٰ جانے سے پہلے آپ کا قیام چار دن رہا، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتوار کی ظہر سے لے کر جمعرات کی فجر تک بیس نمازیں ادا فرمائیں اور انہیں قصر فرمایا

ان دنوں حرم کعبہ تشریف آوری

اِس قیام کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم کعبہ تشریف لائے یا نہیں ؟ اس بارے میں اگرچہ اختلاف ہے شیخ ابن قیم اور حافظ ابنِ کثیر وغیرہ کی رائے یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم کعبہ تشریف نہیں لائے لیکن دیگر علماء کی رائے یہ ہے آپ تشریف لاتے رہے یہ دوسری رائے ہی مختار رہے کیونکہ بعض شواہد ایسے ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ ان دِنوں حرم کعبہ میں آپ کی تشریف آوری ہوئی ۔

۱۔ سات ذوالحج کا خطبہ

یہ بات مسلمہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات ذوالحج کو خطبہ دیا جس میں منیٰ روانگی سے لوگوں کو آگاہ فرمایا یہ خطبہ مکہ میں ہوا نہ کہ مکہ سے باہر کیونکہ طبقات ابنِ سعد میں ہے

فلما کان قبل یوم التروية	یوم ترویہ (آٹھ ذوالحج) پہلے سات
بیوم خطب بمکة بعد الظهر	ذوالحج کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ

Marfat.com

(الطبقات، ۲:۱۷۳) مکہ میں خطبہ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے سات ذوالحج کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خطب الناس وامرھم بمناسکھم — نے لوگوں کو خطبہ دیا اور مناسک کی تعلیم دی

(السنن الکبریٰ، ۵-۱۱۱)

اور یہ خطبہ مسجد حرام میں ہی تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وظھرہ الی الملتزم — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ پشت مبارک مقام ملتزم کی طرف تھی۔

(القریٰ، ۳۷۶ بحوالہ مسند احمد)

اس خطبہ میں یہ بھی تعلیم تھی ہر آدمی تم میں سے یہ کوشش کرے۔

ان یصلی الظھر بمنیٰ من یوم التروبۃ — آٹھ ذوالحج کی ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرے۔

(القریٰ، ۳۷۵)

انہی سے دوسری روایت کے یہ الفاظ منقول ہیں اس حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اخذ بحلقۃ باب الکعبۃ ثم اقبل بوجھہ علی الناس فقال یامعشر المسلمین ان من اشراط القیامۃ — بیت اللہ کا دروازہ پکڑا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے مسلمانو! درج ذیل چیزیں قیامت کی علامات ہیں۔ نماز ضائع کرنا، شہوات کی پیروی

Marfat.com

امانۃ الصلاۃ واتباع الشہوات وتکون امراء خونۃ ووزراء فسقۃ	اور حکمرانوں کا خائن وظالم ہونا۔ اور وزراء کا فاسق وفاجر ہونا۔

(حجۃ الوداع، ۹۱)

خود حافظ ابن کثیر نے ایک مقام پر ساتویں دن خطبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے۔

روی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطب قبل ھذا الیوم ویقال للذی قبلہ فیما رأیتہ فی بعض التعالیق یوم الزینۃ لانہ یزین فیہ البدن بالجلال	یہ بات منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ ذوالحج سے پہلے دن خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس دن کو "یوم زینت" کا نام دیا جاتا ہے کیونکہ اس میں قربانیوں کو مزین کیا جاتا تھا۔

(البدایہ، باب حجۃ الوداع)

اسی وجہ سے جمہور علماء کی رائے ہے کہ سات ذوالحج کو امیر حج خطبہ دے اور یہ خطبہ دینا سنت ہے

۲۔ بیت اللہ کا طواف

شیخ محب الدین طبری نے "السیرۃ لملا" کے حوالے سے نقل کیا ہے جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ کی طرف روانہ ہوئے اس دن۔

Marfat.com

طاف بالبیت اسبوعًا (القریٰ، ۳۷۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف فرمایا۔

یہ شواہد واضح کر دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دنوں حرم کعبہ تشریف لاتے تھے۔

مکہ سے منیٰ روانگی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ ذوالحج (یوم الترویہ) بروز جمعرات فجر کی نماز مقام ابطح میں ادا فرمائی، جن لوگوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا انہوں نے یہیں سے حج کا احرام باندھ لیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

واھللنا من الابطح (المسلم، کتاب الحج)

ہم نے مقام ابطح سے احرام باندھا

چاشت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے منیٰ روانہ ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سواری لے کر اٹھی تو آپ نے بلند آواز سے تلبیہ شروع فرمایا۔

حضرت بلال کی خدمت

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ہمیں صحابہ نے بتایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ ذوالحج کو منیٰ روانہ ہوئے تو

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کے ایک جانب حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے ان کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔

علیہ ثوب یظلل بہ	جس پر کپڑا تھا جس کے ذریعے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ	وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم۔	وسلم پر سایہ کر رہے تھے۔

(البدایہ، باب حجۃ الوداع)

تاکہ دھوپ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ رہیں۔

ظہر کی نماز منیٰ میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ ذوالحج کی نماز ظہر منیٰ میں ادا فرمائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلی الظہر یوم التروية	آٹھ ذوالحج کی نماز ظہر اور تو
بمنیٰ وصلی الغداۃ یوم	ذوالحج کی نماز فجر منیٰ میں ادا
عرفۃ بہا	کیں۔

(مسند احمد، ۱: ۲۹۷)

رات منیٰ میں

مذکورہ روایت سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ ذوالحج کی ظہر کی نماز سے تو ذوالحج کی فجر کی نماز تک پانچ نمازیں منیٰ میں ادا فرمائیں۔

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہے جب آٹھ ذوالحج کا دن آیا تو ہم لوگ حج کا احرام باندھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ روانہ ہوئے۔

فصلی بہا الظہر والعصر والمغرب والعشاء والفجر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز پڑھائی۔

یاد رہے یہ جمعہ کی رات تھی

نو ذوالحج کو عرفات روانگی

نو ذوالحج جمعۃ المبارک کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں کو اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہنے کا حکم دیا اور پھر ان کلمات سے اللہ تعالےٰ کی بڑھائی بیان کی۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

اللہ سب سے بلند ہے اللہ سب سے بزرگ برتر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام حمد اللہ کے لیئے ہے۔

اور یہ تکبیر ہر نماز کے بعد ایام تشریق کے آخری دن عصر کے بعد تک جاری رہی۔ (کتاب الدعوت للبیہقی)

Marfat.com

طلوع آفتاب کے بعد روانگی

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہوگیا، فرمایا عرفات کے پاس مقام نمرہ میں میرے لئے خیمہ لگاؤ، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان عرفات کی طرف روانہ ہوئے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس روانگی کا منظر یوں بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات روانہ ہوئے۔

منا الملبی ومنا المکبر فاما نحن فنکبر	ہم میں سے کچھ لوگ تلبیہ پڑھ رہے تھے اور کچھ تکبیر اور ہم تکبیر کہہ رہے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے۔

یہل المہل فلا ینکر علیہ و یکبر المکبر فلا ینکر علیہ	تلبیہ پڑھنے والے نے تلبیہ پڑھا اسے کسی نے منع نہ کیا اور تکبیر کہنے والے نے تکبیر کہی اسے بھی کسی نے منع نہ کیا۔
(البخاری، کتاب الحج)	

ابن سعد کے الفاظ ہیں:

وھو یسمع ذلک ولا ینکر علی ھؤلاء ولا علی ھؤلاء	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو سماعت فرمانے کے باوجود کسی کو منع نہیں فرمایا۔

Marfat.com

طریق ضب پر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات کی طرف ضب کے راستہ پر تشریف لے گئے اور واپسی مازمین کے راستہ سے ہوئی، ضب اس پہاڑ کا نام ہے جو مسجد خیف کے پاس سے شروع ہوتا ہے اس راستہ کی نشاندہی کرتے ہوئے شیخ عبدالفتاح حسین لکھتے ہیں۔

وھذہ الطریق اذا سلکھا	جب اس راستہ پر عرفات
الی عرفات یکون مسجد	کی طرف چلو تو مسجد مزدلفہ تمہارے
مزدلفۃ علی یسارہ دالآن	بائیں ہاتھ ہو جاتی ہے اب
فی وقت الحج تسلکھا السیارات	حج کے موقعہ پر عرفات جانے
فی صعودھا الی عرفات	کے لئے اسی راستہ پر گاڑیاں چلتی ہیں۔

اسی طرح مازمین کے بارے میں کہتے ہیں اب یہ پہاڑ اخشبین کے نام سے مشہور ہیں عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان واقع ہیں۔

وھذہ الطریق اذا سلکھا	جب اس راستہ پر عرفات کی
الصاعد الی عرفات صار	طرف چڑھو تو مسجد مزدلفہ تمہارے
مسجد مزدلفۃ علی یمینہ	دائیں طرف آئے گی پھر یہ راستہ
ثم یسیر بین المازمین	مازمین کے درمیان سے گزرتا

(الافصاح علی ہامش الایضاح، ۲۷۱) ہے۔

Marfat.com

یوم عرفہ کا مقام

وقوفِ عرفات کے دن کو یوم عرفہ کہا جاتا ہے چونکہ اس دن حج کا سب سے بڑا اور اہم رکن ادا کیا جاتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے اسے بلند مقام اور فضیلت عطا فرما رکھی ہے اس حوالے سے کچھ چیزیں پڑھ لیں تاکہ اس دن کی قدر و اہمیت ذہن میں آشکار ہو جائے اور اس میں بجائے گپیں مارنے کے اپنے رب کو منانے کی کوشش کریں اور عہد کر لیں آئندہ اس کے تعلق بندگی میں رشتہ مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے۔

۱۔ دوزخ سے سب سے زیادہ آزادی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ما من یوم اکثر ان یعتق	عرفہ کے دن سے بڑھ کر کسی
اللہ فیہ عبدا من النار	دن میں اللہ تعالےٰ دوزخ سے
من یوم عرفۃ	لوگوں کو آزاد نہیں فرماتا

اور اپنا قرب عطا فرماتے ہوئے ملائکہ میں فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ (المسلم، النسائی)

Marfat.com

۲ - ملائکہ میں فخر

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللّٰہ باھی ملائکتہ باھل عرفۃ عامۃً وباھی بعمر بن الخطاب خاصۃً (القریٰ، ۴۰۷)

اللہ تعالےٰ اہل عرفہ پر عموماً اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر خصوصاً ملائکہ میں فخر فرماتا ہے۔

۳ - شیطان کا سب سے زیادہ جلنا اور رونا

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوم بدر کے بعد یوم عرفہ کے موقعہ پر شیطان جسقدر ذلیل، رسوا، حقیر جلتا اور چلاتا ہے اسقدر کسی اور دن میں نہیں اس کی وجہ یہ بیان فرمائی

یری من تنزل الرحمۃ وتجاوز اللّٰہ عن الذنوب العظام

وہ رحمتوں کا نزول اور بڑے بڑے گناہوں پر معافی ملتے ہوئے دیکھتا ہے۔

عرض کیا گیا یوم بدر پر زیادہ کیوں رویا؟ فرمایا اس کی وجہ یہ تھی۔

انہ رأی جبریل ینزع الملائکۃ

اس نے جبریل امین کو ملائکہ کی صفیں درست کرواتے ہوئے دیکھا

Marfat.com

۴۔ گناہ معاف کر دیئے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب یوم عرفہ کا پچھلا پہر شروع ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ آسمان دنیا پر اپنے شایانِ شان جلوہ افروز ہو کر فرماتے ہیں ملائکہ ان لوگوں کو دیکھو جو میری خاطر غبار آلود ہیں۔ تم گواہ ہو جاؤ۔

انی قد غفرت لھم ذنوبھم — میں نے ان کے گناہ معاف فرما دیئے۔

(القریٰ، ۷۰۴ بحوالہ شرح السنۃ للبغوی)

مزدلفہ سے آگے

قریش بطور تفاخر مزدلفہ سے آگے نہیں جایا کرتے تھے اور دوسرے لوگ عرفات جاتے تھے ان کے ذہن میں یہ تھا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات نہیں فقط مزدلفہ تک ہی جائیں گے لیکن مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے یہ حکم دیا۔

ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ (البقرہ، ۱۹۹) — تم وہاں سے واپس پلٹو یہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگو

یہاں لوگوں سے مراد عام لوگ نہیں بلکہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور دیگر انبیاء مراد ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

فاجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی عرفۃ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ سے گزر کر عرفات تشریف لے گئے

یاد رہے دورِ جاہلیت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف کرتے اگرچہ باقی قریش مزدلفہ تک ہی جاتے اور کہتے ہم اللہ تعالےٰ کے پڑوسی ہیں ہم حرم سے باہر نہیں جائیں گے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے دورِ جاہلیت میں ایک دفعہ میرا حمار گم ہوگیا میں اس کی تلاش میں عرفات گیا تو

فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقفا بعرفات مع الناس فلما اسلمت عرفت ان اللہ وفقہ لذلک

(المواہب اللدنیۃ، ۱: ۳۹۶)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہاں لوگوں کے ساتھ وقوف کرتے ہوئے دیکھا جب بعد میں مسلمان ہوا تو معلوم ہوا اللہ تعالےٰ نے اسی جگہ کو مقامِ وقوف بنایا ہے۔

مقام نمرہ پر

پیچھے گزر چکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقام نمرہ پر خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا تھا آپ کے حکم کے مطابق وہاں خیمہ نصب تھا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

فوجد القبۃ قد ضربت لہ بنمرۃ فنزل بہا

مقامِ نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ نصب تھا اس میں آپ جلوہ افروز ہوئے

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صبح جلدی منیٰ سے روانہ ہوکر عرفات تشریف لائے

فنزل بنمرۃ	مقام نمرہ میں آپ صلی اللہ علیہ
(ابوداؤد باب الخروج الی عرفۃ)	وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔

صحابہ کا معمول

اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دخولِ عرفات کے لیے غسل فرمانا مطالعہ میں نہیں آیا مگر صحابہ کرام کا معمول ضرور ملتا ہے کہ وہ جیسے دخولِ مکہ کے لئے غسل کرتے اسی طرح وقوفِ عرفات کے لیے غسل کیا کرتے۔

۱۔ حضرت حارث بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

یغتسل بعرفات وھو	جب حالتِ احرام میں عرفات
مھل (الفریٰ، ۳۹۵)	جاتے تو غسل کرتے

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے

کان یغتسل اذا راح	جب وہ وقوف کے لئے
الی الموقف	روانہ ہوتے تو غسل کرتے

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں۔

اغتسل تحت الاراک	انہوں نے پیلو کے نیچے
حین راح الی عرفۃ	عرفات جانے کے لیے غسل
(سنن سعید بن منصور)	کیا۔

عظیم ماہر حدیث امام نووی حجاج کی رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے

Marfat.com

ہیں سنت یہ ہے کہ سورج ڈھلنے تک مقامِ نمرہ میں قیام کیا جائے اور جب سورج ڈھل جائے۔

یغتسلوا بہا للوقوف — تو وقوف کے لیئے حجاج غسل کرلیں۔

(کتاب الایضاح، ۲۷۲)

آگے چل کر وقوفِ عرفات کے آداب وسنن بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ان میں سے

احدا ھما ان یغتسل بنمرۃ للوقوف — ایک یہ ہے کہ وقوفِ عرفات کے لیے غسل کیا جائے۔

(کتاب الایضاح، ۲۸۱)

غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے، امام محب الدین طبری نے باقاعدہ "باب ماجاء فی الغسل للوقوف" (وقوف عرفات کے لیئے غسل کا بیان) قائم فرمایا ہے۔

نوٹ۔ آج کل ہمیں منیٰ سے ہی غسل کرلینا چاہیئے وہاں معقول انتظام ہے عرفات میں غسل کا کوئی انتظام نہیں۔

مسجد نمرہ

بعد میں اس مقام پر مسجد کی تعمیر ہوئی جو آج بھی مقامِ عرفات میں مسجد نمرہ کے نام سے مشہور ہے اس کا کچھ حصہ عرفات سے باہر اور کچھ حصہ عرفات کے اندر ہے مسجد کے اندر حدودِ عرفات کی تختیاں لگی ہوئیں ہیں دونوں حصوں میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

Marfat.com

جب سورج ڈھل گیا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تو ذوالحج کو جب زوال کا وقت ختم ہونے لگا، سورج ڈھل گیا

امر بالقصواء فرحلت له

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصواء اونٹنی لانے کا حکم دیا جو تیار کر کے پیش کر دی گئی۔

بطن وادی میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر بطن وادی میں تشریف لائے۔ یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا اس مقام کی نشاندہی اہلِ علم نے یوں کی ہے کہ مسجد نمرہ کی یہاں سے ابتدا ہوتی ہے یہی وہ مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا اور ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھائیں شیخ عبداللہ بن جاسر مقید الانام میں لکھتے ہیں۔

ان جميع المسجد يعني مسجد نمرة ليس من عرفة يقال ان صدر هذا المسجد كانت نهايته في المحل الذي خطب

مسجد نمرہ تمام کی تمام عرفات میں نہیں ہے منقول یہ ہے کہ اس کی ابتدائی دیوار وہاں اس مقام پر ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن

Marfat.com

فیہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الخطبۃ البلیغۃ
وصلی فیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم
عرفۃ صلاۃ الظہر و
العصر جمع تقدیم
وذلک فی حجۃ الوداع
سنۃ عشر من الہجرۃ
النبویۃ (الاقصاح، ۲۷۶)

دس ہجری کو عظیم خطبہ ارشاد فرمایا
اور نماز ظہر و عصر دونوں کو بوقت
ظہر اکٹھا ادا کیا تھا۔

یہاں کا وقوف درست نہیں

یہاں آپ نماز ادا کر سکتے ہیں مگر اس مقام پر وقوف درست نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

کل عرفۃ وقف الا بطن عرنۃ

وادی عرفہ کے علاوہ تمام عرفات جائے وقوف ہے۔

(الطبقات، ۲: ۱۷۳)

اس لیے تمام امت کا اتفاق ہے کہ یہاں پر ٹھہرنا وقوفِ عرفہ شمار نہیں ہوگا آج کل اس مقام کے اردگرد تار لگا دیئے گئے ہیں تاکہ وہاں کوئی وقوف ہی نہ کر سکے۔

Marfat.com

سواری پر خطاب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری پر ہی خطاب فرمایا حضرت خالد بن عداء بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے ہے

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخطب الناس یوم عرفۃ علی بعیر قائمًا فی الرکابین	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرفہ کے دن دیکھا لوگوں کو سواری پر خطبہ اس حال میں دے رہے کہ آپ کے مبارک پاؤں رکابوں میں تھے

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

خطب علی ناقتہ القصواء	اپنی اونٹنی قصوا پر خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضرت نبیط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ عرفات میں

علی بعیر احمر یخطب (ابوداؤد، کتاب المناسک)	سُرخ اُونٹ پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں اس وقت بھیجا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں تھے میں پہنچ کر آپ کی اونٹنی کے نیچے اس طرح کھڑا ہو گیا کہ

Marfat.com

ان لعابہا لیقع علی رأسی فسمعتہ یقول ایہا الناس

(الترمذی، کتاب الوصایا)

اس کا لعاب میرے سر پر گر رہا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

تاقیامت انسانیت کے لیے کامل ہدایات

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موقعہ پر بڑا تفصیلی خطاب فرمایا جو آپ کی تمام تعلیمات کا نچوڑ اور روح ہے اس میں نجی زندگی سے لے کر بین الاقوامی معاملات کے لئے بنیادی اصول طے فرما دیئے آج انسانیت کے احترام کا ڈھنڈورا پیٹنے والے اس سے رائی کے دانہ کے برابر آگے نہ بڑھ سکے بلکہ جس نے بھی کوئی خیر حاصل کی ہے وہ اسی خطبہ سے ہے۔ خاص طور پر حاجی صاحبان اسے اس مقام پر پڑھیں یہاں پر ارشاد فرمایا گیا تھا اور عہد کریں ہم تمام زندگی اس کے مطابق بسر کرنے کی مسلسل کوشش وجدوجہد کریں گے۔ آیئے اس کے مطالعہ کا شرف پائیے۔

خطبہ حجۃ الوداع

أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا قَوْلِي، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا بِهٰذَا الْمَوْقِفِ أَبَدًا۔ أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَإِنَّكُمْ سَتُلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ۔ وَقَدْ بَلَّغْتُ فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا، وَإِنَّ كُلَّ رِبًا مَوْضُوعٌ، وَلٰكِنْ لَكُمْ رُءُوسُ

خطبہ حجۃ الوداع

لوگو! میری باتیں غور سے سنو کیونکہ شاید اس سال کے بعد اس مقام پر میں پھر تم سے نہ مل سکوں۔ لوگو! اس وقت تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو، تمہارے خون اور تمہارے اموال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام (محترم اور قابل تحفظ) ہیں۔ جیسے تمہارے اس دن کی حرمت ہے اور جیسے تمہارے اس مہینے کی حرمت ہے اور تم جلد ہی اپنے پروردگار سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا اور میں نے تم تک بات پہنچا دی۔ پس جس کسی کے پاس کوئی امانت ہو وہ اسے اس حقدار کو ادا کر دے جس نے امانت تفویض کی، اور تمام سود

Marfat.com

أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ۔ قَضَى اللّٰهُ أَنَّهٗ لَا رِبَا، وَإِنَّ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ، وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ دِمَائِكُمْ أَضَعُ دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ. فَهُوَ أَوَّلُ مَا أَبْدَأُ بِهٖ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ۔ وَالْعَمْدُ قَوَدٌ، وَشِبْهُ الْعَمْدِ مَا قُتِلَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ، وَفِيْهِ مِائَةٌ بَعِيْرٍ. فَمَنْ زَادَ فَهُوَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ (مِنْ) أَنْ يُعْبَدَ بِأَرْضِكُمْ هٰذِهٖ أَبَدًا۔ وَلٰكِنَّهٗ إِنْ يُطَعْ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَقَدْ رَضِيَ بِهٖ مِمَّا تَحْقِرُوْنَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ. فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ۔ أَيُّهَا النَّاسُ. إِنَّ النَّسِيْءَ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِيُوَاطِئُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَيُحَرِّمُوْا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ۔ وَإِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ۔ وَإِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا. مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَةٌ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ۔

أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ. فَإِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا. لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ وَعَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ. فَإِنْ فَعَلْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٍ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا وَإِنَّكُمْ إِنَّمَا أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ أَرِقَّائَكُمْ! أَرِقَّائَكُمْ! أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَكْسُوْنَ۔ فَاعْقِلُوْا أَيُّهَا النَّاسُ قَوْلِيْ، فَإِنِّيْ قَدْ بَلَّغْتُ. وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا أَمْرًا بَيِّنًا: كِتَابَ اللّٰهِ

ساقط کر دیے گئے البتہ تم سرمایۂ اصل کے حقدار ہو، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اللہ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ سود نہیں چلے گا، اور میں بحیثیت نمائندۂ مختار کے اعلان کرتا ہوں کہ عباس بن عبدالمطلب کا سود سارے کا سارا کالعدم ہے اور دورِ جاہلیت کے خون (کے دعوے) تمام کے تمام ختم کیے جاتے ہیں اور سب سے پہلے جس خون کے دعوے کو میں (قرابتداری کے اختیار کی بنا پر) ختم کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے جسے بنی سعد کے ہاں رضاعت کے دوران میں ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ یہ پہلا معاملہ ہے جس سے میں دورِ جاہلیت کے خون کے دعووں کو ختم کرنے کا آغاز کرتا ہوں۔

اور قتلِ عمد کے لیے قصاص ہے اور عمد کے مشابہ قتل جو لاٹھی یا پتھر (کی ضرب) سے واقع ہو جائے تو اس کے لیے سو اونٹ (بطور دیت) ہیں پھر جس کسی نے اس مقدار کو بڑھایا تو وہ اہلِ جاہلیت میں سے ہے۔

بعد ازیں اے لوگو! (میں یہ کہتا ہوں کہ) اب شیطان اس بات سے تو بالکل مایوس ہو چکا ہے کہ تمھاری اس سرزمین میں آئندہ کبھی بھی اس کی عبادت کی جائے گی لیکن یہ ممکن ہے کہ اس سے کم درجہ میں بس کی اطاعت کی جائے سو (اس طرح) تمھارے (نظر میں معمولی) اعمال (گناہوں) پر مطمئن ہو چکا ہے جنھیں تم معمولی سمجھتے ہو پس اپنے دین کے معاملے میں چوکنے رہو اے لوگو! سال کے مہینوں کی ترتیب (اپنے مدار کے تحت) بدلنا کفر کی روش میں ایک اضافہ ہے اس حرکت کی وجہ سے وہ لوگ جو (ہمیشہ) ہی میں ڈال دیے جاتے ہیں جنھوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا ہے کہ وہ کسی سال اس حرکت (خلافِ فطرت) کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال حرام ٹھہرا لیتے ہیں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ (ہیر پھیر کر کے) ان مہینوں کی گنتی کو پورا کر لیں جنھیں اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے پس (حقیقت میں) جو کچھ اللہ نے حرام کیا ہے اسے وہ حلال کر لیتے ہیں اور جو کچھ حلال ٹھہرایا ہے اسے حرام قرار دے لیتے ہیں اور حق یہ ہے کہ آج زمانے (کا نظامِ ترتیب) گھوم پھر کر اسی اپنی (فطری) حالت پر آ گیا ہے جبکہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی تھی اور اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہے جس میں سے چار مہینے محترم ہیں تین مسلسل ہیں یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ اور محرم) اور چوتھا ماہ رجب ہے جو جمادی (جمادی الاخریٰ) اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔

بعد ازیں اے لوگو! میں کہتا ہوں کہ) تمھیں اپنی عورتوں پر حق حاصل ہے اور تمھاری عورتوں کا تم پر حق آتا ہے اُن پر تمھارا حق یہ ہے کہ وہ تمھارے بستروں پر کسی کو نہ سونے دیں جو کہ تمھارے لیے ناگوار ہے اور اُن پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ کھلی کھلی بےحیائی کی مرتکب ہوں پھر اگر وہ ایسا کریں تو ایسی صورت میں اللہ نے تمھیں اذن دیا ہے کہ تم انھیں (تادیباً) خواب گاہوں میں الگ کر دو اور اگر اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو ان کو صرف اس حد تک بدنی سزا دو کہ بدن پر نشان ڈالنے والی مار نہ لگے اور اگر اس سے وہ باز رہیں تو ان کو معروف طریقے کے مطابق (اچھے) کھانے اور پہناوے کا حق حاصل ہے عورتوں کے بارے میں میں تمھیں وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی کا رویہ اختیار کرو کیونکہ وہ تمھارے زیرِ حمایت رکھی گئی ہیں وہ اپنے لیے خود کچھ نہیں کر سکتیں اور تم نے انھیں اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور ان کے جسموں کو (ازدواجی تعلق کے لیے) اللہ کے کلمات (احکام) کے تحت اپنے لیے حلال کیا ہے تمھارے غلام! تمھارے غلام (ان کے بارے میں متنبہ ہو) ان کو وہی کھانا کھلاؤ جو کچھ تم خود کھاتے ہو اور ان کو ویسا ہی لباس پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔ پس اگر یہ بات کو اچھی طرح سمجھ کر کہ میں نے پیغام پہنچا دیا اور میں نے تمھارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے جس کے بعد اگر مضبوطی سے

Marfat.com

وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ. أَيُّهَا النَّاسُ إِسْمَعُوا قَوْلِي وَاعْقِلُوهُ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ أَخٌ لِلْمُسْلِمِ، وَأَنَّ الْمُسْلِمِينَ إِخْوَةٌ. فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ أَخِيهِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ فَلَا تَظْلِمُنَّ أَنْفُسَكُمْ. اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

قال ابن اسحق: وحدثني يحيى بن عباد بن عبدالله بن الزبير عن أبيه عباد قال: كَانَ الرَّجُلُ الَّذِي يَصْرُخُ فِي النَّاسِ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ رَبِيعَةُ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، قَالَ: يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا. فَيَقُولُونَ لَهُمْ فَيَقُولُونَ: اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ. فَيَقُولُ لَهُ: قُلْ لَهُمْ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا. ثُمَّ يَقُولُ: قُلْ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا. قَالَ: فَيَصْرُخُ بِهِ. قَالَ فَيَقُولُونَ: اَلْبَلَدُ الْحَرَامُ. قَالَ: فَيَقُولُ: قُلْ لَهُمْ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا. قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا. قَالَ: فَيَقُولُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ. قَالَ: فَيَقُولُ: قُلْ لَهُمْ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا.

(سیرۃ ابن ہشام، جلد چہارم، صفحہ ۲۰۵ - ۲۰۶)

أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّونَ بَيْتَ رَبِّكُمْ وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔ (مصنف ابن عمال: حدیث ۱۱۰۸، ۱۱۰۹ عن ابی امامہ و ابن جریر ابن عساکر)

جمہرۃ الخطب میں یہ الفاظ ہیں:

تمام رکھو گے تو تم ابد تک کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے وہ نہایت واضح حقیقت (شریعت) ہے۔ خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔ اے لوگو میری بات (غور سے) سنو اور اسے (عقل سے کام لیکر) سمجھو اچھی طرح جان لو، ہر مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہے اور تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں پس کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کی طرف سے سوائے اس کے کوئی چیز حاصل کرنا روا نہیں جو کچھ وہ اپنی دلی رضامندی سے اسے دے دے پس (اس اصول کی خلاف ورزی کرکے) باہم ہرگز ظلم نہ کرنا۔

اے میرے پروردگار! کیا میں نے بات پہنچا نہیں دی؟ ——

لوگوں نے کہا: ہاں اے پروردگار (آپ نے بات پہنچا دی) پھر رسول پاک نے فرمایا: ——

پروردگار! تو خود گواہ رہ!

(سیرۃ ابن ہشام، ۲۴۵)

ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد حضرت عباد سے یہ روایت کی ہے:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفہ میں تھے تو جو شخص حضور کے ارشادات کو قدرے آواز سے پکار کر لوگوں کے سامنے دہراتے تھے وہ ربیعہ بن امیہ بن خلف تھے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے (ربیعہ سے) فرماتے تھے: کہو کہ اے لوگو! اللہ کے رسول فرماتے ہیں کہ آیا تم سمجھتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟ پھر وہ (ربیعہ) یہی کہتے اور لوگ (جواب میں کہتے) مقدس مہینہ!

پھر رسول اللہ اس سے (ربیعہ سے) فرماتے: ان سے کہو کہ اللہ نے تم پر تمہارے خون اور اموال اس مہینے کی حرمت کی مانند حرام کر دیے ہیں اس وقت تک کے لیے کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملو۔ پھر فرماتے کہ کہو اے لوگو! اللہ کے رسول کہتے ہیں کہ آیا تم سمجھتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟

راوی نے کہا کہ پھر وہ (ربیعہ) یہی بات پکارتے۔ راوی نے کہا کہ پھر لوگ (جواب میں) کہتے کہ یہ مقدس شہر ہے۔

راوی نے کہا کہ پھر حضور (ربیعہ سے) فرماتے کہ ان سے کہو کہ اللہ نے تم پر تمہارے خون اور تمہارے اموال اسی طرح حرام کر دیے ہیں جیسے اس شہر کی حرمت ہے۔ اس وقت تک کے لیے کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملو۔

راوی نے کہا: پھر حضور (ربیعہ سے) فرماتے کہ کہو: اے لوگو! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ آیا تم سمجھتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟

راوی نے کہا: پس وہ (ربیعہ) ان سے یہی بات کہتے۔

پھر لوگ (جواب میں) کہتے: یہ حج کا بڑا دن ہے۔

راوی نے کہا، پھر حضور (ربیعہ سے) فرماتے: ان سے کہو کہ اللہ نے تم پر تمہارے خون اور اموال اسی طرح حرام کر دیے ہیں جس طرح اس دن کی حرمت ہے اس وقت تک کے لیے کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملو۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲۴۵)

(مزید ایک روایت میں یہ کلمات شامل ہیں) اے لوگو! قطعی طور پر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی (نئی) امت! پس اچھی طرح سن لو۔ اب تم اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ اپنے اموال کی زکوٰۃ پاکیزگی دل کے ساتھ صرف کرو، اپنے پروردگار کے گھر کا حج کرو۔ اپنے سرداران حکومت کی اطاعت کرو اور جنت میں جگہ پاؤ۔ (مصنف ابن عمال: روایت ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹)

Marfat.com

فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَّإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِآدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوٰى۔

أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلٰى أَسْوَدَ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلٰى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوٰى۔ ؎

أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ وَأَنْتُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ۔ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ حَقَّ الْأَدَاءِ۔ فَقَالَ ثَلَاثَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ وَارِثٍ نَصِيْبَهُ مِنَ الْمِيْرَاثِ وَلَا يَجُوْزُ وَصِيَّةٌ فِيْ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

(جمرۃ الخطب ۵)

(ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں) پس میرے بعد کفر کی روش کی طرف پلٹ جانا کہ تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کی گردنیں مارنے لگیں۔

کیا میں نے بات پہنچا نہیں دی؟

اے اللہ! تو گواہ رہیو!

اے لوگو! بلاشبہ تم سب کا پروردگار ایک ہے اور بلاشبہ تم سب کے آباء بھی ایک تھے۔ تم سب کے سب آدم سے ہو اور آدم مٹی سے اٹھائے گئے۔

اللہ کی بارگاہ میں تم میں سے زیادہ عزت دار وہ ہے جو تم میں سے زیادہ صاحب تقویٰ ہے۔ سن لو! نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت ہے، نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر، نہ کسی کالے کو گورے پر۔ سوائے اس کے کہ تقویٰ کی بنا پر (فضیلت) ہو۔

کیا میں نے بات پہنچا نہیں دی؟ اے اللہ! تو خود گواہ رہیو!

اور تم لوگوں سے میرے متعلق (آخرت میں) سوال کیا جائے گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے کہا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ یقیناً آپ نے پیغام پہنچا دیا اور امت کو نصیحت فرما دی اور غبار کو صاف کر دیا اور امانت اس طرح ادا کر دی جیسا ادا کرنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر حضورؐ نے تین بار فرمایا:

اے اللہ! تو گواہ رہیو! اے اللہ تو گواہ رہیو! اے اللہ تو گواہ رہیو!

جو یہاں موجود ہے وہ (یہ باتیں) اس تک پہنچائے جو یہاں موجود نہیں ہے۔

اے لوگو! اللہ نے ہر وارث کے لیے میراث میں سے حصہ مقرر کر دیا ہے اور وصیت ایک تہائی مال سے زائد کے لیے کرنا جائز نہیں ہے۔

اور لڑکا اس کا جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ اور زانی کے لیے پتھر۔ جس کسی نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور سے منسوب کیا اور اپنے صاحب والے کے سوا کسی اور سے تعلق جوڑا تو اس پر اللہ کی طرف سے لعنت ہے اور فرشتوں کی طرف سے، اور انسانوں کی طرف سے۔ اس جرم کا (قیامت کے دن) اس سے کوئی فدیہ یا معاوضہ قبول نہیں کیا جائے گا اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔

(جمرۃ الخطب)

Marfat.com

اذان واقامت بلال

خطبہ کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم ہوا انہوں نے عرفات کی فضاؤں میں اذان کی صورت میں اللہ کی بڑھائی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعلان کر کے لوگوں کو نماز کی دعوت دی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

ثم اذن بلال ثم اقام — پھر بلال نے اذان دی اور پھر اقامت کہی۔

ظہر و عصر کی ادائیگی

اقامت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر حضرت بلال نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں حدیث میں ہے پہلی اقامت کے بعد

فصلی الظھر ثم اقام
فصلی العصر ولم یصلی بینھما شیئًا

ظہر پڑھائی پھر دوسری تکبیر ہوئی عصر پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی نوافل وغیرہ ادا نہیں فرمائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔

فجمع بین الظھر والعصر — تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

(ابوداؤد، کتاب المناسک) نے ظہر وعصر کو اکٹھا ادا فرمایا

اس روایت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ یہ دو نمازوں کا اجتماع نماز ظہر کے وقت میں ہوا یعنی عصر کو ظہر کے وقت میں ہی ادا کر لیا گیا۔

وقوف کے لئے روانگی

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے اور وقوف عرفات کے لئے عرفات میں داخل ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔

ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی اتی الموقف	تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو کر مقام وقوف میں تشریف لائے۔

(المسلم، کتاب الحج)

یہاں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وقوف کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے نہ کہ پہلے۔

وقوف کی جگہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں کہاں ٹھہرے ؟ اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائے وقوف میں تشریف میں لائے۔

Marfat.com

فجعل بطن ناقته قصواء الی الصخرات وجبل المشاۃ بین یدیه

(المسلم، کتاب الحج)

تو قصواء اونٹنی کا چہرہ پتھروں کی طرف تھا اور پیدل چلنے والوں کا اجتماع آپ کے سامنے تھا

یہاں بطن سے مراد جہہ ہے امام قسطلانی فرماتے ہیں مختار یہی ہے کہ بطن سے مراد جہہ ہے اب معنی یہ ہوگا

جعل وجہہ ناقتہ

(المواہب اللدنیہ، ۱۱: ۴۰۳)

آپ نے اونٹنی کا رخ پتھروں کی طرف کیا۔

جبل رحمت

یہ جگہ جبل رحمت کے نام سے معروف ہے آج کل وہاں ستون بنا ہوا ہے اور یہ مقام عرفات کے درمیان ہے امام نووی فرماتے ہیں عرفات تمام کا تمام جائے وقوف ہے لیکن اس کا

افضلہا موقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو عند الصخرات الکبار المفترشۃ فی اسفل جبل الرحمۃ وھو الجبل الذی بوسط عرفات

(کتاب الایضاح، ۲۷۵)

سب سے افضل مقام وہ ہے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور وہ جبل رحمت کے دامن میں بچھے ہوئے پتھروں کے پاس ہے اور یہ جبل رحمت عرفات کے وسط میں ہے۔

Marfat.com

امام طبری اس کی حکمت لکھتے ہیں۔

لعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم	اس جگہ کا انتخاب آپ صلی اللہ
انما وقف علیہ لکونہ	علیہ وآلہ وسلم نے شاید اس لئے
موقف الانبیاء علیہم السلام	فرمایا ہو کہ انبیاء علیہم السلام
(الذریٰ ۳۸۷)	کی جائے وقوف ہے۔

رُخِ انور قبلہ کی طرف

وقوفِ عرفات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالتِ سواری میں فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخِ انور قبلہ کی طرف تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ وقوفِ عرفہ میں آپ کی کیفیت و حالت کا بیان یوں کرتے ہیں۔

استقبل القبلۃ	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
	رخِ انور قبلہ کی طرف فرمایا۔

حالت سواری میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام وقوف حالت سواری میں فرمایا حافظ ابنِ کثیر احادیث کی روشنی میں لکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقوف فرمایا۔

وھو راکب علی الراحلۃ	تو زوال سے لے کر غروب آفتاب
من لدن الزوال الی ان	تک حالت سواری میں رہے
غربت الشمس	
(البدایہ، حجۃ الوداع)	

Marfat.com

اس سے واضح ہو جاتا ہے اگر کوئی آدمی گاڑی وغیرہ میں بیٹھا لیٹا رہتا ہے تو اس کا وقوف بھی ہو جائے گا۔

وقوف عرفات کا مقام

یاد رہے ارکانِ حج میں سب سے بلند مقام جس رکن کو حاصل ہے وہ وقوفِ عرفات ہے یہی وجہ ہے متعدد ارشادات عالیہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے وقوف کو حج قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

الحج عرفة — وقوفِ عرفات حج ہے

(النسائی، کتاب المناسک)

وقوف کا وقت

وقوفِ عرفات کا وقت نو ذوالحج کے زوال کے بعد سے لے کر دس ذوالحج کی طلوعِ فجر تک ہے، کوئی بھی شخص حالت احرام میں حج کی نیت سے اس وقت میں عرفات میں داخل ہو جائے اس کا حج ہو جائے گا اور کوئی شخص اس وقت میں عرفات میں داخل نہیں ہوتا تو اس کا حج نہیں ہو گا حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں وقوف کر رہا تھا علاقہ نجد کے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حج کے بارے میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حج وقوفِ عرفہ کا نام ہے۔

فمن ادرك ليلة عرفة — جس نے مزدلفہ کی طلوع فجر

Marfat.com

قبل طلوع الفجر من ليلة جمع فقد تم حجه
(النائی، کتاب المناسک)

سے پہلے پہلے عرفات کے وقوف کو پالیا اس کا حج ادا ہوگیا۔

اسی لیئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو مزدلفہ کی طلوع فجر سے پہلے عرفات میں وقوف نہ کر سکا اس کا حج فوت ہوگیا۔

ومن وقف بعرفة ليلة المزدلفة قبل ان يطلع الفجر فقد ادرك الحج
(القرئی، ۳۸۸ بحوالہ مؤطا)

اور جس نے مزدلفہ کی طلوع فجر سے پہلے عرفات کا وقوف کر لیا اس نے حج کو پا لیا۔

الغرض یہ اہم وقت نو ذوالحج کے زوال سے لے کر دس ذوالحج کی طلوع فجر تک ہے۔

عرفات میں معمولاتِ نبوی

اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک معمولات کیا تھے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

سب سے اہم معمول اللہ تعالیٰ سے مانگنا

وقوفِ عرفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے اہم معمول اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے دعا کرنا

Marfat.com

اور مانگنا ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن دعا کو سب سے افضل عمل قرار دیا حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لیس فی الموقف قول ولا عمل افضل من هذا الدعاء

دوران وقوف دعا سے بڑھ کر کوئی عمل و قول نہیں

(القرئی، ۳۹۹)

افضل دُعا کا دن

اس دن کی دعا کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے افضل دعا بھی قرار دیا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عرفہ میں دعا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

افضل الدعاء یوم عرفة (الترمذی، کتاب الدعوات)

سب سے افضل دعا عرفہ کے دن کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعائیں

یہاں ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ دعائیں ذکر کر رہے ہیں جو اس نہایت ہی اہم موقعہ پر آپ نے کیں تھیں انہیں ترجمہ کے ساتھ اچھی طرح یاد و محفوظ کرلیں اور حالت وقوف میں بار بار انہیں خشوع و خضوع کے ساتھ مانگیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے وقوف میں سب سے افضل دعا وہ ہے جو میں ، اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کی تھی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ۔ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ ۔

اللہ تعالٰی کے سوا کوئی عبادت دیوجا کے لائق نہیں، اس کا ذات وصفات میں کوئی ہم پلہ نہیں، اے اللہ تمام سلطنت تیری ہے، حمد تیرے لئے ہے اور وہ ہر شی پہ قادر ہے اے اللہ میری آنکھوں میں نور، کانوں میں نور اور دل میں نور پیدا فرما دے، اے اللہ میرے لیئے میرا سینہ کھول دے، میرے لیے میرے معاملات آسان فرما دے اے اللہ میں سینے کے وسواس سے، فتنہ امور کی بہتات سے، فتنہ قبر کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(السنن الکبریٰ، ۵: ۱۱۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالٰی کے حضور یہ دعا بھی کی تھی

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِیْ وَتَرٰی مَكَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْكَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ، اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِیْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَیْكَ اِبْتِهَالَ الْذَّلِیْلِ وَ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ، وَفَاضَتْ لَكَ عِبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جَدُّهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَاءِكَ رَبِّ شَقِیًّا وَكُنْ لِّیْ رَءُوْفًا رَحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ۔

(مجمع الزوائد، ۳ : ۲۵۵)

اے اللہ تو میری گفتگو سن رہا ہے، تو میری جگہ کو دیکھ رہا ہے، تو میرے باطن وظاہر سے آگاہ ہے، میرا کوئی بھی معاملہ تجھ سے مخفی و پوشیدہ نہیں، میں محتاج، حاجت مند مدد کا طالب، پناہ کا طالب ڈرنے والا، خوف کرنے والا اپنے گناہوں کا اعتراف واقرار کرنے والا ہوں، میں تجھ سے مسکین کی طرح مانگ رہا ہوں میں تیری بارگاہ میں کمزور و عاجز کی طرح زاری کر رہا ہوں، تجھ سے میں اس کی طرح مانگ رہا ہوں جو نہایت گھاٹے اور خسارے والا ہو کر تیرے سامنے گردن جھکا دیتا ہے تیری بارگاہ میں آنسو بہاتا ہے، اس کا جسم تیری بارگاہ میں کانپتا ہے اس کی ناک تیری بارگاہ خاک آلود ہوتی ہے۔

Marfat.com

امت کے لئے دُعا

اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے لئے جو دعائیں کیں ان کے بارے میں حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

دعا عشیۃ عرفۃ لامتہ	عرفہ کے دن پچھلے پہر اپنی امت
بالمغفرۃ والرحمۃ	کے لیے بخشش ومغفرت
فاکثر الدعا	اور رحمت کی بہت زیادہ
	دُعا کی۔

تو اللہ تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا۔

انی قد فعلت الاظلم	میں نے آپ کی دُعا قبول فرما
بعضہا بعضاً	لی مگر ظالم کو معاف نہیں کرونگا۔

آپ نے عرض کیا اے میرے رب آپ اس پر قادر ہیں کہ مظلوم کو ظالم کے ظلم کے مقابلہ میں بہتر اجر عطا فرمادیں اور اس ظالم کو معاف فرمادیں مگر دُعا کا یہ حصہ اللہ تعالےٰ نے

فلم یجبہ تلک	اس شام قبول نہ فرمایا
العشیۃ	

مزدلفہ میں پھر دُعا کی تو اللہ تعالےٰ نے قبول فرمالی۔

(البدایہ، حجۃ الوداع)

اس کی تفصیل وقوف مزدلفہ میں آئے گی۔

Marfat.com

عرفات میں تلبیہ

عرفات میں دعاؤں کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تلبیہ پڑھنا بھی منقول ہے حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی کے بارے میں مروی ہے ان کے ہاں مقام عرفات میں تلبیہ پڑھنے پر گفتگو چل نکلی تو کہنے لگے کیا تمہیں علم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں تلبیہ پڑھا تھا اور پھر بیان کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ کے جھرمٹ میں وقوف عرفات کرتے ہوئے دیکھا تو آپ پڑھ رہے تھے۔

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ	میں حاضر ہوں اے اللہ میں
لَبَّیْکَ اِنَّ الْخَیْرَ خَیْرُ	حاضر ہوں، میں حاضر ہوں یقیناً
الْاٰخِرَۃِ	آخرت کی بھلائی ہی اصل بھلائی

(سنن سعید بن منصور ہے۔

عرفات جاتے ہوئے تلبیہ کے بارے میں پیچھے گزر چکا ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کچھ لوگ ہم میں سے تلبیہ کہہ کہہ رہے تھے اور کچھ تکبیر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سننے کے باوجود کسی کو منع نہیں فرمایا۔

ہاتھ اٹھا کر مساکین کی طرح دُعا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں جس قدر دعائیں کیں ان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دامنِ دل کے ساتھ ہاتھ

Marfat.com

بھی پھیلائے ہوئے تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعو بعرفۃ یداہ الی صدرہ کاستطعام المسکین

(السنن الکبریٰ، ۵: ۱۱۷)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرفات میں یوں دعا مانگتے ہوئے دیکھا، ہاتھ سینے تک اٹھائے ہوئے تھے اور جیسے کوئی مسکین کسی سے کھانا مانگتا ہے اس طرح اپنے رب سے مانگ رہے تھے۔

ایک ہاتھ اٹھائے رکھا

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ پھیلائے دعا کر رہے تھے تو سواری کی نکیل گر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فتناول الخطام باحدی یدیہ وھو رافع یدہ الاخریٰ

(النسائی، کتاب المناسک)

ایک مبارک ہاتھ سے نکیل کو پکڑا مگر دوسرا دعا کے لئے اٹھائے رکھا۔

دودھ نوش فرمالیا

ام المومنین حضرت میمونہ اور حضرت ام فضل رضی اللہ عنہما سے ہے

Marfat.com

عرفہ کے دن صحابہ کو اس میں شک لاحق ہوا کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج حالتِ روزہ میں ہیں یا نہیں، بعض کی رائے تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالتِ روزہ میں ہیں اور بعض اس کا انکار کر رہے تھے ہم نے دودھ کا پیالہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بھیجا، اس وقت۔

وھو واقف علی بعیرہ فشربہ (البخاری، کتاب الصیام)	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر وقوف فرما رہے تھے تو آپ نے اسے نوش فرمایا۔

مسلم کے الفاظ ہیں آپ وقوف فرما رہے تھے ہم نے دودھ کا پیالہ بھیجا تو۔

فشرب منہ والناس ینظرون (المسلم، کتاب الصیام)	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے نوش فرما لیا اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار پا رہے تھے۔

جس سے واضح ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے دن روزہ میں نہ تھے۔

روزِ قیامت تلبیہ کہتے ہوئے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے ہم عرفات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وقوف کر رہے تھے تو اچانک ایک حاجی سواری سے گر گئے گردن ٹوٹ جانے کی وجہ سے ان کا وصال ہو گیا

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے غسل وکفن کے بارے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا انہیں دو ہی کپڑوں میں کفن دو۔

ولا تمسوہ طیبًا ولا تجمروا	انہیں خوشبو نہ لگانا، ان کے سر
راسہ ولا تخمطوہ فان	کو دھونی نہ دینا اور نہ ہی کفن
اللہ یبعثہ یوم القیامۃ	کو کیونکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ
ملبیًا۔ (البخاری، کتاب جزاء الصید)	انہیں اسی حال میں اٹھائے گا اور
	یہ تلبیہ کہہ رہے ہونگے۔

یعنی انہیں حالت احرام میں ہی دفن کر دو یہ اسی حال میں روز قیامت اٹھیں گے۔

تکمیل دین کا اعلان

اسی مقامِ عرفات میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جس میں یہ اعلان کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شریعت کا نزول مکمل ہو رہا ہے اور اس کے بعد کوئی دین اور شریعت نہ ہو گی اب تا قیامت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت اور شریعت ہو گی ارشاد فرمایا۔

الیوم اکملت لکم دینکم	آج میں نے مکمل فرما دیا تمہارے
واتممت علیکم نعمتی	لیئے تمہارا دین اور تمام کر دی
ورضیت لکم الاسلام	تم پر اپنی نعمت اور پسند کر
دینا۔ (المائدہ)	لیا تمہارے لئے میں نے اسلام کو بطور
	دین

Marfat.com

طارق بن شہاب کہتے ہیں ایک یہودی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگا اے امیر المومنین تمہاری کتاب میں ایک آیت مبارکہ ہے اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم نازل ہونے والے دن کو یوم عید قرار دیتے آپ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے کہنے لگا الیوم اکملت لکم آپ نے فرمایا۔

واللہ انی لا علم الیوم الذی نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والساعۃ التی نزلت فیہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فی یوم جمعۃ

اللہ کی قسم میں اس دن کو جانتا ہوں جب یہ آیت مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور میں اس وقت و گھڑی سے بھی آگاہ ہوں جس میں یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور وہ جمعہ کے دن عرفہ کا پچھلا پہر تھا۔

(البخاری، کتاب الایمان)

یعنی تم تو ایک عید بناتے ہمارے لئے تو اس دن کئی عیدیں ہیں۔ وہ عرفات کا دن ہونے کے ساتھ ساتھ جمعہ کا دن ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے

سورج ڈوب گیا

نو ذوالحج کو جب اچھی طرح سورج ڈوب گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے حضرت جابر بن عبداللہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ سے ہے۔

فلم یزل واقفاً حتی غربت الشمس وذھبت الصفرۃ قلیلاً قلیلاً حتی غاب القرص فاردف اسامۃ خلفہ ودفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (المسلم، کتاب الحج)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے کہ سورج ڈوب گیا، اور تھوڑی تھوڑی زردی بھی ختم ہوگی جو سورج کی ٹکیا کے غروب کے وقت ہوتی ہے آپ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور عرفات سے کوچ فرمایا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے عرفہ کی شام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

فلما وقعت الشمس دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسند احمد، ۵:۲۰۵)

جب سورج ڈوب گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ فرمایا۔

یاد رہے یہ وقت نہایت ہی قیمتی ہوتا ہے عصر کے بعد ہی بسوں میں آکر بیٹھ جانا اور گپیں لگانا ہرگز مناسب نہیں بلکہ غروب آفتاب تک حجاج کو اپنی اپنی جگہ دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے۔ اگر سواری نہ بھی ملی تو کوئی بات نہیں آدمی پیدل مزدلفہ آسکتا ہے بشرطیکہ کمزور نہ ہو اور نہ ہی سامان زیادہ ساتھ ہو۔

Marfat.com

خصوصی رحمت کا وقت

پیچھے آپ یوم عرفہ کی فضیلت کا مطالعہ کر چکے ہیں اس دن میں کس قدر اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے یہاں صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ یہ واپسی کا وقت نہایت ہی اہم ہوتا ہے تابعی بزرگ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ صحابہ و تابعین کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

کانوا یرون ان المغفرۃ	ان کی رائے یہ تھی کہ امیر
تنزل عند دفعۃ الامام	حج کی واپسی کے موقعہ پر مغفرت
یوم عرفۃ	و بخشش کا نزول ہوتا ہے

(سنن سعید بن منصور)

سوچئے جو شخص پہلے ہی بھاگ نکلا کیا وہ اس خصوصی رحمت سے محروم نہ ہو جائے گا؟ اے اللہ ہمیں ہر موقعہ پر صبر و شکر کی توفیق عطا فرما۔

آرام سے روانگی

جب مزدلفہ کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری روانہ ہوئی تو آپ نے اس کی نکیل خوب کھینچ کر رکھی ہوئی تھی تاکہ زیادہ تیز نہ چلے بلکہ درمیانی چال چلے حضرت عروہ کہتے ہیں میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان سے پوچھا گیا۔

کیف کان النبی صلی اللہ	حجۃ الوداع کے موقع پر آپ
علیہ وآلہ وسلم یسیر فی	صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
حجۃ الوداع حین دفع؟	عرفات سے کوچ فرمایا تو روانگی

Marfat.com

کی رفتار کیسی تھی؛

انہوں نے بتایا۔

کان یسیر العنق فا ذا وجد فجوۃ نص

(البخاری، کتاب الحج)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری درمیانی چال چل رہی تھی ہاں جب اژدحام نہ ہوتا تو تیز چلتے۔

آرام سے چلو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے جب عرفہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے

سمع وراءہ زجرا شدیدا وضربا للابل

پیچھے سے اونٹوں کو مارنے اور سخت سست کہتے ہوئے سنا۔

تو آپ نے عصا مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لوگو!

علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع

آرام سے چلو اونٹوں کا دوڑانا نیکی نہیں۔

(البخاری، کتاب الحج)

انہی سے دوسری روایت میں ہے کہ جب لوگوں نے تیز چلنے کی کوشش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منادی کو حکم دیا۔ تو اس نے یہ اعلان کیا لوگو!

لیس البر بایضاع الخیل ولا الرکاب

گھوڑوں اور سواریوں کو دوڑانا نیکی نہیں۔

(مسند احمد، ۱:۲۵۱)

Marfat.com

حضرت مجاہد کہتے ہیں چونکہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات سے روانگی کے وقت اپنے ساتھ سوار فرما لیا تھا اس لیئے لوگوں نے ان سے پوچھا ہمیں روانگی کے بارے بتاؤ تو انہوں نے فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات سے واپس لوٹے تو اونٹنی کی نکیل خوب کھینچ کر رکھی ہوئی تھی اور دستِ اقدس کے اشارہ سے لوگوں کو فرما رہے تھے۔

السکینۃ السکینۃ السکینۃ آرام سے چلو آرام سے چلو

(مسند احمد، ۵-۲۰۸)

آج کل گاڑیوں کا معاملہ ہے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے تاکہ کوئی نقصان نہ ہو جائے۔

مازمین کا راستہ

آپ نے پہلے پڑھا منیٰ سے عرفات روانگی براستہ ضب ہوئی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات سے واپس مزدلفہ روانہ ہوئے تو یہ دوسرا راستہ تھا جسے مازمین کا راستہ کہا جاتا ہے یہ عرفات مزدلفہ کے درمیان دو پہاڑ ہیں۔

شیخ عبدالفتاح حسین لکھتے ہیں۔

یعرفان الآن بالاخشبین اب اخشبین کے نام سے معروف ہیں۔

(الافصاح، ۱-۲۷۱)

Marfat.com

مزدلفہ کے راستہ میں تلبیہ

مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ کے راستہ میں

لم یزل یلبی حین افاض حتی دخل جمعًا (اخبار مکہ)

عرفات سے واپسی پر مسلسل تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ آپ مزدلفہ داخل ہو گئے۔

اس کا یہ معنی نہیں کہ مزدلفہ آکر ختم کر دیا کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت اسامہ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سے حج کا احرام باندھا تلبیہ شروع فرمایا اور

لم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ (بخاری و مسلم)

تلبیہ جاری رکھا حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے وقت تلبیہ کہنا ختم کیا۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے میں عرفات سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ لوٹا تو میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت سکون و وقار سے سفر فرما رہے تھے۔

وھو کاف لبعیرہ ولیی حتی رمی جمرۃ العقبۃ (القریٰ، ۴۱۵)

اپنی سواری کو روک رہے تھے اور آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ جاری رکھا۔

Marfat.com

نماز آگے جاکر

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ تشریف لا رہے تھے تو "شعب اذخر" پر اترے بول کیا اور وضو فرمایا لیکن کامل وضو نہ کیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا نماز مغرب کی تیاری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

الصلاۃ امامک	نماز آگے چل کر ادا ہوگی۔

(البخاری، کتاب الحج)

اس شعب کے بارے میں امام قسطلانی لکھتے ہیں۔

وھو شعب الاذخر موضع	شعب اذخر مازمین کے درمیان
بین المازمین علی	راستہ کے بائیں طرف جگہ ہے
یسار الطریق	

امام قسطلانی لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

توضأ بماء زمزم	جس پانی سے وضو فرمایا وہ
(المواہب اللدنیہ، ۱۱: ۴۱۳)	زمزم تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول

حضرت انس بن سیرین سے منقول ہے میں نے ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عرفات میں قیام کیا جب ہم مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے جب ہم اس گھاٹی پر پہنچے تو انہوں نے سواری بٹھائی

Marfat.com

ہم نے سواریاں بٹھادیں اور محسوس کیا شاید آپ نماز مغرب ادا کریں گے لیکن آپ کے خادم نے ہمیں بتایا نماز کا ارادہ نہیں بلکہ بات یہ ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
مما انتہی الی ھذا المکان	اس مقام پہنچے تھے تو آپ نے
قضی حاجتہ فھو یحب	یہاں قضا حاجت کیا تو عبداللہ
ان یقضی حاجتہ	بھی اس مقام پر قضا حاجت
(مسند احمد، ۲، ۳۱)	کرنا پسند کرتے ہیں۔

حضرت امام نافع سے ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز مغرب اور عشاء مزدلفہ میں ہی اکٹھیں ادا کرتے تھے لیکن اسی گھاٹی سے گزرتے یہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے۔

فیدخل فینفض ویتوضاء	اور آپ نے استنجا اور وضو فرمایا

(البخاری، کتاب الحج)

راستہ میں سوال

حضرت ابوسوید بن حجیر رضی اللہ عنہ سے ہے مجھے میرے خالو نے بیان کیا کہ مجھے مزدلفہ اور عرفات کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و ملاقات کا شرف نصیب ہوا۔ میں نے آپ کی سواری کی نکیل تھام لی اور عرض کیا یارسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جو مجھے جنت کے قریب اور مجھے دوزخ سے دُور کردے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز فرض ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو اور جو سلوک تم لوگوں سے چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں خود تم ان کے ساتھ وہی کرو اور جو تم ناپسند

Marfat.com

کرتے ہو وہ تم نہ کرو۔ (القرئی ، ۴۱۸)

مزدلفہ میں جلوہ افروزی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ میں جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔

وقفت ہاھنا ومزدلفة کلھا موقف (بخاری ومسلم)

میں یہاں ٹھہر رہا ہوں اور مزدلفہ تمام کا تمام جائے وقوف ہے۔

یعنی مزدلفہ میں حاجی کسی جگہ بھی ٹھہر جائے اس کا وقوف درست ہوگا، آج کل حدودِ عرفات کی طرح مزدلفہ کی حدود کے بھی ہر طرف بورڈ آویزاں ہیں ان حدود کے اندر داخل ہونا ضروری ہے کچھ لوگ حدود شروع ہونے سے پہلے ہی وقوف کر لیتے ہیں جو ہرگز ہرگز درست نہیں۔

وادی محسر میں وقوف درست نہیں

مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے جس کا نام "محسر" ہے اس میں وقوف درست نہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے مزدلفہ تمام کا تمام جائے وقوف ہے لیکن۔

ارتفعوا عن بطن محسر (مؤطا)

وادی محسر سے دُور رہو۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے۔

ان مزدلفة کلھا موقف الا بطن محسر

وادی محسر کے علاوہ تمام مزدلفہ جائے وقوف ہے۔

Marfat.com

کامل وضو

پیچھے گزرا راستہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا لیکن وہ کامل نہ تھا بلکہ صرف ایک ایک مرتبہ اعضا کو دھویا تھا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ پہنچے

فتوضأ فاسبغ	تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامل وضو فرمایا

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی

پھر اذان دی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مغرب پڑھائی یہ تین رکعتیں تھیں اور پھر نماز عشاء کی دو رکعتیں پڑھائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے

جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب والعشاء بجمع کل واحدۃ منہما باقامۃ ولم یسبح بینہما ولا علی اثر واحدۃ منہما (البخاری، کتاب الحج)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں ایک اقامت کے ساتھ مغرب وعشا کو جمع فرمایا نہ ان کے درمیان کچھ پڑھا اور نہ ان کے بعد

انہی سے دوسری روایت میں ہے

صلی المغرب ثلاثا والعشاء	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

رکعتین باقامۃ واحدۃ (المسلم، کتاب الحج)	مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں ایک اقامت کے ساتھ ادا فرمائیں۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز سواریاں بٹھانے سے پہلے ادا کی پھر سواریاں اپنی اپنی جگہ بٹھائی گئیں پھر نماز عشاء ادا کی گئی اور پھر سامان اتارا گیا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیرہ فی منزلہ ثم اقیمت الصلاۃ فصلی العشاء (البخاری، کتاب الحج)	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب پڑھائی پھر ہر آدمی نے اپنی اپنی جگہ سواری کو بٹھایا پھر تکبیر کہی گئی اور آپ نے عشاء پڑھائی۔

مسلم کی روایت میں ہے مغرب کی نماز ادا کی

ثم اناخ الناس فی منازلھم ولم یحلوا حتی اقام العشاء فصلی ثم حلوا	پھر لوگوں نے سواریاں اپنی جگہ پر بٹھائیں لیکن سامان نہ اتارا حتی کہ نماز عشاء پڑھائی پھر سامان اتارا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا معمول بھی اس کی تائید کرتا ہے عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مزدلفہ پہنچے تو انہوں نے ایک آدمی کو اذان کا حکم دیا۔

ثم صلی المغرب وصلی	پھر نماز مغرب ادا کی اس کے

Marfat.com

بعدها رکعتین ثم دعا	بعد دو رکعات بھی ادا کیں پھر
بعشائه فتعشی ثم امر	شام کا کھانا منگوایا اور تناول
رجلاً فاذن واقام ثم الغشه	فرمایا پھر ایک آدمی کو اذان
رکعتین	وتکبیر کا کہا پھر انہوں نے نماز عشاء
(البخاری، کتاب الحج)	ادا کی

نوٹ۔ اس روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مغرب کی دو سنتوں کا پڑھنا بھی ثابت ہو رہا ہے، امام نووی نے تصریح کی ہے کہ حجاج سننِ مؤکدہ ترک نہ کریں۔

یصلی السنن الرواتبة	مقررہ سنن ادا کی جائیں پہلے
فیصلی اولاً سنة الظهر	ظہر کی سنتیں ادا کرلیں پھر اس
التی قبلها ثم یصلی	کے فرائض پھر عصر کے فرائض
الظهر ثم العصر ثم	پھر اس کے بعد ظہر کی بعد والی
سنة الظهر التی بعدها	سنن ادا کرلیں۔

(کتاب الایضاح، ۲۷۵)

کمزور اور ضعیف خواتین کو اجازت

کمزور اور ضعیف مردوں، خواتین اور بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو ہی چاند غروب ہونے کے بعد منیٰ جانے کی اجازت مرحمت فرما دی تاکہ صبح کے وقت اژدھام سے بچ سکیں اور اژدھام سے پہلے صبح کے وقت یہ رمی بھی کر سکیں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ہم مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا چونکہ سست

Marfat.com

رفتار تھیں اس لیئے انہوں نے لوگوں کے اژدھام سے پہلے منیٰ جانے کی اجازت چاہی۔

فاذن لہا فدفعت قبل حطمۃ الناس واقمنا حتی اصبحنا	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دیدی اور اژدھام سے پہلے منیٰ چلی گئیں اور ہم صبح تک مزدلفہ رہے۔

اس کے بعد فرمایا کرتیں اگر میں بھی اجازت لے لیتی تو بہتر ہوتا۔

(البخاری، کتاب الحج)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔

قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضعفۃ اھلہ من المزدلفۃ بلیل	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل میں سے کمزور، خواتین کو رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ روانہ کر دیا تھا۔

اور انہیں نصیحت بھی فرمائی۔

لا ترموا جمرۃ العقبۃ حتی تطلع الشمس	طلوع آفتاب سے پہلے جمرہ عقبہ کو رمی نہ کریں۔

(مسند احمد، ۱: ۳۴۴)

ایک مقام پر اپنے بارے میں کہتے ہیں۔

انا ممن قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اھلہ	میں ان لوگوں میں شامل تھا، جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے

Marfat.com

(البخاری، کتاب الحج) کمزور اہل کے ساتھ منیٰ روانہ کر دیا تھا۔

دوسرے مقام پر مزدلفہ سے سحری کے وقت چلنے کی تصریح بھی کرتے ہیں۔

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من جمع بلیل مع ثقلہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ سے بوقت سحری سامان دے کر مجھے منیٰ بھیج دیا۔

(المسلم، کتاب الحج)

ایک روایت میں اپنے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا چچا عباس

اذھب بضعفائنا ونسائنا فیصلوا الصبح بمنیٰ (الطحاوی)

تم کمزور اور خواتین کو لے کر چلے جاؤ اور صبح کی نماز منیٰ میں جا کر ادا کرو۔

الغرض کمزور، عاجز اور ضعیف خواتین کو طلوعِ فجر سے پہلے مزدلفہ سے نکلنے کی اجازت ہے۔

پھر آپ آرام فرما ہوئے

نماز عشاء سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہو گئے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے

ثم اضطجع رسول اللہ

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسلم طلوعِ فجر تک لیٹ گئے
حتی طلع الفجر
(المسلم، کتاب الحج)

رات کا قیام ترک فرمایا

اس رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوافل وغیرہ کے لیے قیام نہ فرمایا حالانکہ راتوں کو بیدار رہنا اور قیام کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب معمول تھا لیکن منیٰ سے صبح روانگی سے لے کر مزدلفہ کی عشا تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت مصروف وقت بسر فرمایا پھر اگلے دن صبح (دس ذوالحج) متعدد کام کرنا تھے مثلاً رمی، قربانی اونٹوں کی اور طواف زیارت کے لئے مکہ روانگی وغیرہ تو اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج رات آرام فرمایا یہ بھی حجاج کے لیے شفقت و رحمت ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات قیام فرماتے تو امت پر یہ قیام لازم ہو جاتا جو سخت دشوار تھا، کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تہجد ادا فرمائی تھی لیکن شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولانا بحرالعلوم نے اس کی تردید کی ہے، مولانا بحرالعلوم لکھتے ہیں۔ حدیث میں الفاظ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلوع فجر تک۔ آرام فرما ہوئے۔

یدل دلالۃ واضحۃ علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یصل صلاۃ اللیل فی تلک

جو واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

اللیلۃ (رسائل الارکان)	اس رات، رات کے نوافل ادا نہیں فرمائے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی ترک نوافل کی حکمت یوں لکھتے ہیں۔

لانہ کان لا یفعل کثیرا من الاشیاء المستحبۃ فی المجامع لئلا یتخذ بھا الناس سنۃ (حجۃ اللہ البالغہ)	اجتماعات میں بہت سے مستحبات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے ترک فرما دیتے تھے تاکہ لوگ اسے سنت موکدہ ہی نہ بنالیں۔

جب فجر طلوع ہوئی

جب دس ذوالحج بروز ہفتہ مزدلفہ میں فجر طلوع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور معمول سے کچھ پہلے نماز فجر ادا فرمائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

فصلی الفجر حین تبین لہ الصبح باذان واقامۃ (المسلم، کتاب الحج)	جب نماز صبح کا وقت شروع ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان واقامت کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز اپنے وقت پر ہی ادا فرمایا کرتے تھے مگر دو نمازیں۔

Marfat.com

جمع بین المغرب والعشاء
وصلاۃ الفجر قبل میقاتھا

مغرب وعشاء کا جمع کرنا اور نماز
فجر کا وقت سے پہلے ادا کرنا

(البخاری، کتاب الحج)

اس سے بعض لوگوں کو مغالطہ ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں نماز فجر وقت سے پہلے ادا کی حالانکہ تمام روایات میں یہ ثابت ہے کہ طلوع فجر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر ادا فرمائی، اس روایت کا معنی محدثین نے یہ فرمایا ہے کہ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز اپنے سابقہ معمول سے کچھ پہلے ادا فرمائی تھی، نہ کہ وقت سے پہلے۔

حضرت عروہ بن مضرس کی ملاقات

امام شعبی بیان کرتے ہیں مجھے حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ نے بتایا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں مزدلفہ کے مقام پر فجر کے وقت حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ میں "جبل طی" سے حاضر ہوا ہوں میں نے بڑا سفر کیا اور سواری کو تھکا دیا ہے میں ہر پہاڑ پر وقوف کرتا آیا ہوں۔

فھل لی حج ؟

کیا میرا حج ادا ہو جائے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من شھد معنا ھذہ الصلاۃ بجمع و وقف معنا حتی یفیض منہ

جو شخص ہمارے ساتھ مزدلفہ میں اس نماز (فجر) میں شریک ہوا اور واپسی تک ہمارے ساتھ ٹھہرا

Marfat.com

وقد اقامت قبل ذلك من عرفات ليلاً او نهاراً فقد افاضت تم حجه وقضى تفثه

اور اس سے پہلے وہ عرفات میں دن یا رات کو ٹھہر چکا تھا اس کا حج ہو جائے گا۔

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

دُعا کی قبولیت

پچھلے عرفات میں امت کے لئے دعا کے تحت گزر چکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی تھی مگر اس کا ایک حصہ اس شام قبول نہیں ہوا تھا آج صبح پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دوبارہ دعا کی اللہ تعالےٰ نے قبول فرمالی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوب تبسم فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا و قربان، اللہ تعالےٰ آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔

فما الذی اضحک؟

آج آپ اسقدر کیوں تبسم فرما رہے ہیں؟

شیطان کا سر پہ مٹی ڈالنا

آپ نے فرمایا جب شیطان کو اس بات کا علم ہوا اللہ تعالےٰ نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کی مغفرت و بخشش فرمادی ہے تو وہ۔

اخذ التراب فجعل یحثوہ

مٹی اٹھا اٹھا کر اپنے سر پر ڈال

Marfat.com

علی رأسہ و یدعو بالویل والثبور فاضحکنی ما رأیت من جزعہ

رہا ہے اور وہ یہ کہتے ہوئے چیخ و پکار کر رہا ہے میں تو مارا گیا جب میں نے اس کی یہ جزع افزع دیکھی تو ہنس پڑا۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ)

کچھ روایت کے بارے میں

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ روایت قابلِ ذکر نہیں کیونکہ اسے امام ابن جوزی نے موضوعات میں شامل کیا ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں حافظ ابن حجر عسقلانی نے باقاعدہ اس پر مستقل کتاب لکھی جس کا نام "قوۃ الحجاج فی عموم المغفرۃ للحجاج"، جس میں انہوں نے سب سے پہلے اسی حدیث پر گفتگو کی ہے، اس کے قابلِ استدلال ہونے دلائل کا ذکر کرکے فرماتے ہیں۔

وکل ذلک لا یقتضی وضعہ بل غایتہ ان یکون ضعیفًا و یعتضد بکثرۃ طرقہ

ان تمام کا تقاضا یہی ہے کہ یہ موضوع نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ اس میں ضعف بین ہے جو کثرتِ طرق سے دور ہو جاتا ہے۔

(المواہب اللدنیہ، ۱۱۱: ۱۷۴)

مزدلفہ میں تلبیہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم مزدلفہ میں تھے میں نے اس ہستی سے سنا جس پہ اس مقام پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی

Marfat.com

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو آپ پڑھ رہے تھے لبیک اللھم لبیک
(المسلم، کتاب الحج)

مشعر حرام پر

اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے

فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ — جب تم عرفات سے واپس
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ — پلٹو تو مشعر حرام کے پاس
الْحَرَامِ (البقرہ، ۱۹۸) — اللہ تعالےٰ کا ذکر کرو۔

مزدلفہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام مشعر حرام ہے جو جبل قزح کے نام سے مشہور ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ فجر سے فارغ ہوئے تو سواری لانے کا حکم دیا، قصوا اونٹنی پر سوار ہوئے

حتی اتی المشعر الحرام — اور مشعر حرام پر تشریف لائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں جبلِ قزح کا تذکرہ ہے

فلما اصبح صلی اللہ علیہ وسلم بالمزدلفۃ غدا فوقف علی قزح — مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قزح پہاڑ پر تشریف لائے۔

(المواہب اللدنیہ، ۱۱: ۲۶۴)

Marfat.com

قبلہ رخ ہو کر دُعا

آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے قزح پہاڑ پر رخِ انور قبلہ کی طرف کیا۔

فدعا اللہ عزوجل وکبرہ وھللہ ووحدہ	اور اللہ تعالےٰ سے دُعا مانگی اللہ کی بڑھائی، اس کی تسبیح و تہلیل کی۔

کافی دیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہاں دعا، تکبیر اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے۔

نوٹ :۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس معمول سے واضح ہو جاتا ہے کہ مزدلفہ میں نماز فجر کے بعد کا وقت بڑی اہمیت کا حامل ہے لیکن آج حجاج کو اس بات کا علم تک نہیں۔

مزدلفہ سے روانگی

جب خوب سفیدی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے ساتھ سوار فرمایا۔ اور مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا ص من المزدلفة قبل طلوع الشمس	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے طلوعِ آفتاب سے پہلے روانہ ہوئے۔

(مسند احمد ۱: ۲۳۲)

Marfat.com

لیکن واضح رہے کہ خوب سفیدی ہو چکی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قزح پر تشریف فرما رہے۔

حتی اسفر جدًا و دفع قبل ان تطلع الشمس و اردف الفضل بن عباس وراءہ (المسلم، کتاب الحج)

یہاں تک کہ خوب سفیدی ہو گئی تو آپ طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہوئے اور حضرت فضل بن عباس کو ساتھ سوار فرمایا۔

وقوف مزدلفہ کا وقت

پچھلی گفتگو سے وقوفِ مزدلفہ کا وقت بھی متعین ہو چکا کہ حجاج ساری رات مزدلفہ رہیں خصوصًا نماز فجر ادا کر کے دعا و ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوں اور پھر طلوعِ آفتاب سے تھوڑا پہلے وہاں سے روانہ ہوں ہاں کمزور و ضعیف لوگوں کے لیے اجازت ہے وہ پہلے جا سکتے ہیں۔

مشرکین کی مخالفت

مشرکین عرفات سے مزدلفہ غروب آفتاب سے پہلے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہو جایا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح وقت کی نشاندہی فرما دی حضرت مسعود بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے ہے ہمیں مقام عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مشرکین عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے روانہ ہو جاتے لیکن ہم غروب

Marfat.com

آفتاب کے بعد روانہ ہوں گے اور وہ مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد چلتے ہم اس سے پہلے روانہ ہوں گے۔
(السنن الکبریٰ، ۵ : ۱۲۵)

وادی محسر اور تیزی سے گزر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے وادی محسر تک سواری کو درمیانی چال پر رکھا جب آپ وادی محسر کے پاس پہنچے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

حرک قلیلاً — سواری کو تیز فرما لیا۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

واوضع فی وادی محسر — وادی محسر میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیز چلایا۔
(السنن الکبری، ۵ : ۱۲۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مزدلفہ سے واپس وادی محسر پہنچے تو

فقرع ناقتہ حتی جاوز الوادی — سواری کو ضرب لگائی یعنی اسے تیز چلایا حتیٰ کہ وادی سے گزر گئے۔
(السنن الکبری، ۵ : ۱۲۶)

تیز رفتاری کی وجہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا جس جگہ کسی قوم پر عذاب آیا ہوتا وہاں سے تیز اور عاجزی کے ساتھ گزرتے اور یہ بھی ایک خوف

Marfat.com

خدا کی کیفیت ہے محسر میں اصحاب فیل (جو کعبہ کو گرانے آتے تھے) پر عذاب آیا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے تیزی سے گزرے امام نووی اس وادی کے نام کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لان فیل اصحاب الفیل	اس مقام پر اصحاب فیل کے
حسر فیہ ای اعی وکل	ہاتھی تھک ہار کر عاجز آگئے تھے۔

بعض نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے

لات ابلیس وقف	یہی وہ جگہ تھی یہاں شیطان
فیہ متحسراً	افسوس کرتے ہوئے چیخا تھا۔

کنکریوں کا حصول

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے یوم نحر (دس ذوالحج) کی صبح کو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔

ھات فالقط لی حصیٰ	ہمارے لئے کنکریاں چن کر لاؤ

میں نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لا کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہاتھ میں لیا اور فرمایا

بامثال ھؤلاء بامثال ھؤلاء	ہاں اس طرح کی کنکریاں ہونی چاہییں۔

Marfat.com

غلو سے بچو

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

وایاکم والغلو فانما اھلک من کان قبلکم الغلو فی الدین	غلو سے بچو تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو نے برباد کر دیا۔

(السنن الکبریٰ، ۱ : ۱۲۷)

لوگ بڑے بڑے پتھر مارتے اور اب بھی مارتے ہیں بلکہ جوتے وغیرہ بھی مارتے ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ ایسی زیادتی نہ کرو بلکہ راہِ اعتدال اختیار کرتے ہوئے چھوٹی کنکریاں مارو، بڑی بڑی کنکریاں مارنے میں یہ نقصان بھی ہے کہ کنکری کسی آدمی کو بھی لگ سکتی ہے اگر بڑی ہو تو پھر شدید نقصان کا خطرہ ہوگا اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر معاملہ میں اعتدال کا حکم دے رکھا ہے۔

کنکریاں لوبیا کے دانہ برابر

یہ تو معلوم ہوگیا کہ آپ نے کنکریاں مزدلفہ کی صبح حاصل کی تھیں رہا معاملہ یہ کہاں سے حاصل کیں؟ تو اس بارے میں روایات سے یہی پتہ چلتا ہے وہ مقام، وادی محسر کے (مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان) قریب ہے، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی محسر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

لوگوں سے فرمایا۔

علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ

لو بیا کے دانہ کے برابر کنکریاں حاصل کرو تاکہ جمرہ کو رمی کی جا سکے۔

اور ساتھ یہ بھی بیان کیا۔

ولم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ

(المسلم، کتاب الحج)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلبیہ جاری رکھے ہوئے تھے یہاں تک کہ رمی کی۔

راستہ میں خاتون کا سوال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ سے منیٰ تشریف لا رہے تھے تو قبیلہ خثعم کی خاتون صحابیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ بندوں پر حج اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے مگر میرے والد اتنے بوڑھے ہیں کہ سواری پر ان کا ٹھہرنا دشوار ہے؟

افا حج عنہ؟ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں تم کر سکتی ہو۔

(بخاری و مسلم)

Marfat.com

ایک مرد کا سوال

اسی طرح ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، میری والدہ بوڑھی ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں فرمایا یہ بتاؤ اگر تمہاری والدہ کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو تم ادا کرو گے ؟ عرض کیا ضرور ادا کروں گا فرمایا اللہ تعالےٰ کا حق اس سے ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔

فحج عن امک — لہذا تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو

(النسائی)

منیٰ میں پہلا کام

طلوعِ آفتاب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ پہنچے، درمیانہ راستہ سے سیدھے جمرہ عقبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت جابر سے ہے وادی محسر سے تیز رفتاری سے گزر کر منیٰ میں داخل ہوئے۔

ثم سلك الطريق الوسطى التى تخرج على الجمرة الكبرى حتى اتى الجمرة فرماها بسبع حصيا لكبر مع كل حصاة منها مثل حصى الخذف

(المسلم، کتاب الحج)

پھر درمیانہ راستہ پر چلے جو بڑے جمرہ کی طرف جاتا تھا یہاں تک کہ اس کے پاس پہنچ گئے اسے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور وہ کنکریاں لوبیا کے دانہ برابر تھیں۔

Marfat.com

یہ راستہ طریق ضب اور طریق مازمین کے درمیان تھا

چاشت کا وقت

یہ یوم نحر (عید) دس ذوالحج کی صبح کی چاشت کا وقت تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمی فرمائی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

رمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ضحی رمی بعد ذلک بعد الزوال (البخاری، باب الجہاد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دن چاشت کے وقت اور باقی دنوں میں زوال کے بعد رمی فرمائی۔

سواری کی حالت میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ رمی حالت سواری میں فرمائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رمی الجمرۃ جمرۃ العقبۃ یوم النحر راکبًا۔

عید کے دن جمرہ عقبہ کو سواری پر رمی فرمائی۔

(مسند احمد، ۱: ۲۳۲)

رمی کے وقت کیفیت

حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطن وادی (پست جگہ) سے جمرہ

Marfat.com

عقبہ کو رمی فرمائی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کی کیفیت کو یوں بیان کرتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمرہ عقبہ کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح کھڑے ہوئے کہ

فجعل البیت عن یسارہ	بیت اللہ آپ کے بائیں طرف
و منیٰ من یمینہ و رمی	اور منیٰ دائیں طرف تھا پھر
بسبع (بخاری، کتاب الحج)	سات کنکریاں ماریں۔

نوٹ:۔ حجاج منیٰ سے اپنی بائیں طرف سے آئیں اور رمی کر کے دائیں طرف سے گزر جائیں تو یہی کیفیت بن جاتی ہے۔

اہم ہدایت

حضرت ام جندب ازدیہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سواری کی حالت میں رمی کرتے ہوئے دیکھا ہر کنکری کے ساتھ آپ تکبیر کہہ رہے تھے، آپ کے پیچھے ایک آدمی سایہ کر رہا تھا میں نے لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا یہ فضل بن عباس ہیں لوگوں نے بھیڑ کر دی تو فرمایا لوگو!

لا یقتل بعضکم بعضاً	ایک دوسرے کو قتل نہ کرو،
اذا رمیتم الجمرۃ فارموہ	جب تم رمی کرو تو لوبیا کے دانہ
بمثل حصی الخذف	کے برابر کنکری سے کرو۔
(ابوداؤد، کتاب المناسک)	

Marfat.com

تلبیہ کا اختتام

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرہ عقبہ کے پاس پہنچ کر تلبیہ ختم فرمایا عرفات اور مزدلفہ میں دیگر اذکار اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ تلبیہ کا عمل جاری رہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔

دمقت النبی صلی اللہ	آپ نے تلبیہ جاری رکھا۔
علیہ وآلہ وسلم قلم	حتیٰ کہ جمرہ عقبہ کی طرف
یزل یلبی حتی رمی جمرۃ	پہلی کنکری پھینکی
العقبۃ باول حصاۃ	

(السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۷)

لیکن حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں آخری کنکری کا ذکر ہے وہ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلبیہ کا عمل جاری رکھا حتیٰ کہ جمرہ عقبیٰ کی رمی فرمائی۔

یکبر مع کل حصاۃ ثم	تو ہر کنکری کے ساتھ تکبیر
قطع التلبیۃ مع اخر	کہی اور آخری کنکری کے
حصاۃ	ساتھ تلبیہ بھی ختم کر دیا۔

(السنن الکبریٰ، ۵: ۱۳۷)

ممکن ہے ان کا مقصد یہ ہو کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلبیہ کا عمل ختم فرما دیا کیونکہ ساتھ یہ بھی کہہ رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہی جس سے واضح ہو رہا ہے کہ رمی شروع کرتے ہی آپ نے تلبیہ ختم کر دیا اور اسی

Marfat.com

موقف کو احناف نے مختار کہا ہے۔

شاید میری تم سے آئندہ ملاقات نہ ہو

چونکہ اس حج کے اکاسی دن بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو جانا تھا اس لیئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سفر مبارک میں اپنے صحابہ کو اس طرف بھی متوجہ فرما دیا کہ آئندہ میری تمہاری ملاقات نہ ہو گی مجھ سے اچھی طرح حج کا طریقہ سیکھ لو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ اور منیٰ کے راستہ میں صحابہ کو کنکریاں حاصل کرنے کا کہا تو ساتھ فرمایا۔

خذوا عنی مناسککم	مجھ سے مناسک سیکھ لو
لعلی لا ارا کم بعد	شاید اس سال کے بعد میری
عامی ھذا	تمہاری ملاقات نہ ہو۔

(السنن الکبریٰ، ۵:۱۲۵)

شاید میں آئندہ حج نہ کر پاؤں

اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالتِ سواری پر رمی فرما رہے تھے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔

لتأخذوا مناسککم	اچھی طرح مناسک سیکھ لو
فانی لا ادری لعلی لا احج	شاید میں اس حج کے بعد حج

Marfat.com

بعد حجتی هذه — نہ کر پاؤں۔

(المسلم، کتاب الحج)

حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا کا بیان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کا شرف پایا میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا ایک آپ کی سواری کی نکیل تھامے جبکہ دوسرے آپ کو سایہ کیئے ہوئے تھے عید کا دن تھا آپ حالت سواری میں رمی کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔

لتأخذوا مناسککم	تم اچھی طرح مناسک حاصل
فانی لا ادری لعلی لا احج	کر لو شاید میں آئندہ کوئی حج
بعد حجتی هذه	نہ کر پاؤں۔

(المسلم، کتاب الحج)

شیخ ناصر الدین البانی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

فیه اشارة الی توديعهم	اس میں آپ صلی اللہ علیہ
واعلانهم بقرب وفاته	وآلہ وسلم صحابہ کو اسی طرف
صلی اللہ علیه وآله وسلم	اشارہ فرما رہے ہیں اب میں تم سے
وحثهم علی الاعتناء	الوداع ہونے والا ہوں، میرے
بالاخذ عنه والتفهم	وصال کا وقت قریب آپہنچا
الفرصة وتعلم امور	ہے اس وقت اور فرصت
الدين وبهذا سميت	کے لمحات کو غنیمت جانو مجھ
حجة الوداع	سے امور دین خوب سیکھ لو

Marfat.com

(حجۃ النبی، ۸۲)　　اسی لئے اس حج کا نام حجۃ الوداع ہے۔

نوٹ:۔ سواری پر رمی کا مقصد بھی یہی تھا تاکہ لوگوں کو طریقہ معلوم ہو جائے آج کے دن صرف ایک ہی جمرہ کو رمی کرنا ہوتی ہے

رمی اور طلوع آفتاب

اوپر آپ نے پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے دن رمی چاشت کے وقت فرمائی لہذا طلوع آفتاب سے پہلے رمی جائز نہیں، مزدلفہ سے کمزور وضعیف لوگ پہلے منیٰ آ تو سکتے ہیں مگر رمی طلوع آفتاب کے بعد ہی کریں گے ان روایات پر نظر ڈال لیں سبھی میں یہ تھا منیٰ سے جانے والے لوگ

لا یرموا جمرۃ العقبۃ حتی تطلع الشمس (مسند احمد، ۱: ۳۴۴)　　جمرہ عقبہ کو طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہ کریں۔

قربان گاہ کی طرف

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر قربان گاہ کی طرف روانہ ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں۔

ثم انصرف الی المنحر (المسلم، کتاب الحج)　　پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربان گاہ کی طرف پلٹے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے جمرہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمی فرمائی۔

Marfat.com

ثم اتی المنحر فقال هذا المنحر ومنیٰ کلها منحر (مسند احمد، ۱: ۷۵)	پھر قربان گاہ تشریف لائے اور فرمایا یہ قربان گاہ ہے اور تمام منیٰ میں قربانی ذبح کی جاسکتی ہے۔

قربان گاہ کی جگہ

امام ابن التین کی تحقیق کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربان گاہ جمرہ اولیٰ کے پاس تھی

منحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الجمرۃ الاولیٰ التی تلی المسجد۔	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربان گاہ اس جمرہ اولیٰ کے پاس تھی جو مسجد کے پاس ہے

(زرقانی علی المواہب، ۱۱: ۲۳۴)

یاد رہے منیٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیام گاہ بھی اسی مقام پر تھی۔

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

الاصح ان منحرہ علیہ الصلاۃ والسلام فی منزلہ الذی بقرب مسجد خیف (مرقاۃ المفاتیح، ۵: ۴۴۴)	اصح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربان گاہ آپ کی قیامگاہ کے پاس ہی تھی جو مسجد خیف کے قریب تھی۔

مسجد خیف کی توسیع ہوئی تو وہ مقام مبارک مسجد میں آگیا وہاں الگ جگہ بنی ہوئی تھی سن ۱۹۸۳ء میں بندہ نے خود اس مقام کی زیارت

Marfat.com

کی تھی لیکن اب مساجد کی نئی تعمیر میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا حالانکہ خادم الحرمین شاہ فہد نے باقاعدہ ہدایات جاری کیں تھیں کہ آثار کو قائم رکھا جائے۔

ترلسٹھ اونٹ خود ذبح فرمائے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ سے ترلسٹھ اونٹ ساتھ لائے تھے۔ ستتالیس حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے کل تعداد ننانوے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ترلسٹھ ذبح فرمائے بقیہ کے ذبح کے لیئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

ان جماعة الهدى الذى قدم به على من اليمن والذى جاء به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مائة من الابل وان رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر بيده الكريمة ثلاثة وستين بدنة۔

(مسلم، کتاب الحج)

قربانی کے لیے جو اونٹ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے لائے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ سے لائے ان کی کل تعداد سو تھی ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ترلسٹھ اونٹ ذبح فرمائے۔

Marfat.com

عمر شریف کے موافق

امام ابن حبان، امام زرقانی اور دیگر محدثین نے ترلسیٹھ اونٹ قربانی دینے کی حکمت بیان کرتے ہوئے کہا۔

ذلك مناسب لعمره عليه السلام فانه كان ثلاثاً وستين

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عمر شریف کے موافق قربانی دی جو ترلسیٹھ سال ہی ہے

(البدایہ، حجۃ الوداع)

یعنی ہر سال کے بدلہ میں بطور شکرانہ ایک قربانی پیش کی۔

قربانیوں کا ادب وشوق

صحابہ بیان کرتے ہیں وہ عجیب منظر تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانیاں ذبح فرمانے لگے کیونکہ ہر اونٹ آپ کے سامنے خود لیٹ جاتا بلکہ ہر کوئی اس کوشش میں تھا اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں سے پہلے مجھے ذبح فرمائیں۔

حضرت عبداللہ بن قرظ رضی اللہ عنہ اس منظر کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ان قربانیوں میں سے پانچ کا گروپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا ان تمام کی کیفیت یہ تھی۔

فطفقن يزدلفن اليه بايتهن يبدء

ہر کوئی آگے بڑھ کر پیش ہو رہی تھی کہ مجھے پہلے ذبح کیا جائے۔

(سبل الہدیٰ، ۸: ۴۷۷)

Marfat.com

واقعۃً ان اونٹوں کو جو شرف نصیب ہوا وہ انہی کا حصہ ہے ہمیں امتی ہونے کے ناطے ضرور غور کرنا چاہیئے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ کس قدر محبت و عقیدت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و اتباع ہی اللہ تعالےٰ کے ہاں بخشش و قرب کا ذریعہ ہے۔

دو ارشاداتِ عالیہ

یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ارشاداتِ عالیہ کا بھی مطالعہ کرلیں۔

۱:۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا

حتی اکون احب الیہ	یہاں تک کہ میں اسے اس
من والدہ و ولدہ	کے والد، اولاد اور تمام لوگوں
والناس اجمعین۔	سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

یاد رہے والدین، اولاد اور لوگوں سے محبت میں برابر نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان سے بڑھ کر محبت لازم و فرض ہے

۲۔ دوسرے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔

حتی یکون ھواہ تبعًا	یہاں تک اس کی تمنائیں اور
لما جئت بہ	آرزوئیں میری تعلیمات کے
	تابع نہیں ہو جاتیں۔

Marfat.com

یعنی عقائد واعمال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہونگے تب بندہ کامیاب ہوگا۔

اس موضوع پر ہماری کتاب "محبت واطاعتِ نبوی" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

حضرت علی کو ہدایات

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا، ان کا چمڑا، گوشت اوران کے لگام وپلان سب صدقہ کردیں، ذبح کرنے والے کو ان میں سے بطور اجرت کوئی شی نہ دی جائے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے

امرنی رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اقوم علی بدنۃ وان اتصدق بلحومہا وجلودھا واجلتہا وان لا اعطی الجزار منہا شیئا

(البخاری، کتاب الحج)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قربانیوں پر مقرر کیا اور فرمایا ان کا گوشت، چمڑا اور پلان وغیرہ صدقہ کردو اور کسی کو ان میں سے بطور اجرت کوئی شی نہ دیں۔

ازواج مطہرات کی طرف سے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات بھی ساتھ تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے ایک ایک گائے

Marfat.com

کو ذبح فرمایا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہے۔

ذبح عنا صلی اللہ علیہ وسلم یوم حجنا بقرۃ بقرۃ (النسائی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے موقع پر ہماری طرف سے ایک ایک گائے ذبح فرمائی۔

خود بھی تناول فرمایا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو ہدایات دی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی۔

خذلنا من کل بعیر جدبۃ من لحم واجعلہا فی قدر واحد حتی نأکل من لحمہا و نحسو من مرقہا ففعل

ہر قربانی میں سے تھوڑا تھوڑا گوشت لے کر اسے ایک جگہ تیار کریں تاکہ گوشت تناول کریں اور شوربا پئیں۔

(مسند احمد، ۱: ۲۶۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے

واخذ من کل بدنۃ بضعۃ فجمعت فی قدر فاکل منہا وحسا من مرقہا (مسند احمد، ۱: ۳۱۴)

ہر قربانی سے تھوڑا تھوڑا گوشت حاصل کر کے ہنڈیا میں پکایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے تناول فرمایا اور اس کا شوربا بھی پیا۔

Marfat.com

صحابہ کو اجازت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بھی اجازت مرحمت کرتے ہوئے فرمایا

کلوا وتزودوا	کھاؤ اور جمع بھی رکھو

کہتے ہیں ہم تین دن منیٰ میں بھی یہ گوشت کھاتے رہے بلکہ

حتی بلغنا بہا المدینۃ	مدینہ طیبہ تک جاتے ہوئے
(مسند احمد)	راستہ میں بھی اسے استعمال کرتے رہے۔

سر اقدس کا حلق

قربانی سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اقدس کے بال منڈوائے یعنی حلق کروایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو رمی فرمائی۔

ثم ذبح ثم حلق	پھر قربانی اور پھر حلق کروایا

(مسند احمد ۱: ۲۵۰)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بال مبارک چھوٹے نہیں کرواتے بلکہ استرہ کے ساتھ منڈوا دیتے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے

حلق رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیہ وآلہ وسلم فی حجۃ	نے حج کے موقعہ پر تمام بال مبارک
(البخاری، کتاب الحج)	منڈوا دیئے۔

Marfat.com

مبارک بالوں کی تقسیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں، اس کے بعد قربانی دے کر اپنے خیمہ میں تشریف لائے حجام کو طلب فرمایا، حجام سے پہلے آپ کے سر اقدس کی دائیں جانب کے بال تراشے

دعا ابا طلحۃ الانصاری	آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
فاعطاہ	ابو طلحہ انصاری کو بلا کر وہ مبارک
	بال عنایت فرمائے

پھر حجام سے بائیں جانب کے بال تراشنے کی سعادت حاصل کی۔

فاعطاہ ابا طلحۃ فقال	تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اقسمہ بین الناس	ابو طلحہ کو عطا کیے اور فرمایا انہیں
(بخاری و مسلم)	لوگوں میں تقسیم کر دو۔

تقسیم کی حکمت، وصال کی طرف اشارہ

محدثین اور اہل سیر نے مبارک بالوں کی تقسیم کی حکمت بھی تحریر کی ہے امام زرقانی رقمطراز ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان موئے مبارک اس لئے تقسیم فرمائے۔

لیکون برکۃ باقیۃ بینھم	تاکہ ان میں برکات باقی رہیں
وتذکرۃ لھم وکانہ صلی	اور یہ آقا کی یاد کا ذریعہ بنیں
اللہ علیہ وسلم اشار بذلک	گویا اس کے ذریعے آپ صلی اللہ

Marfat.com

الی اقتراب الاجل
(زرقانی علی المواہب، ۱۱: ۴۳۷)

علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال کے قریب ہونے کی طرف اشارہ بھی فرما دیا

حضرت ابو طلحہ اور قبر انور

موئے مبارک عطا کرنے اور تقسیم کرنے میں حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو ہی کیوں مخصوص فرمایا اس کی حکمت بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

التفاتًا الیٰ ھذا المعنیٰ
لانہ ھو الذی حفر القبر الشریف ولحدلہ وبنی فیہ اللبن
(زرقانی، ۱۱: ۴۳۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حقیقت کی طرف اشارہ فرما دیا کہ میری قبر انور اور لحد شریف بنانے کا شرف انہیں نصیب ہوا۔

صحابہ پر یہ حقیقت اس وقت آشکار ہوئی جب حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو آپکی قبر انور بنانے کا شرف ملا۔

یہاں رک کر سوچیئے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس قدر اپنے مبارک وصال سے آگاہ ہیں۔

۱۔ ترسٹھ قربانیاں کیں اور واضح کیا میری عمر شریف ترسٹھ سال ہی ہوگی۔
۲۔ بار بار اعلان فرمایا اب میری تمہاری ملاقات یہاں نہیں ہوگی۔
۳۔ اب میں دوبارہ حج نہ کر پاؤں گا۔

Marfat.com

۴۔ صحابہ کو بطور یاد، مبارک بالوں کا تحفہ عنایت فرما دیا۔
۵۔ قبر مبارک بنانے والے کو انمول انعام سے نواز دیا۔

کیا اس کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالٰے کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وصال سے آگاہ نہ تھے؟ کہنے والا بدنصیب ہی ہوگا۔

مُبارک بالوں کے حصول کا خوبصورت منظر

حضرت انس رضی اللہ عنہ بوقت حجامت مبارک بالوں کے حصول کا خوبصورت منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا۔

الحلاق یحلقه وطائف به اصحابه فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل (مسند احمد، ۳ : ۱۳۳)

حجام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجامت میں مصروف تھا اور صحابہ آپ کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بال بھی زمین پر نہ گرنے دے رہے تھے بلکہ انہیں اپنے ہاتھوں پر اٹھا لیتے۔

یاد رہے صرف ایک دفعہ نہیں بلکہ یہ صحابہ کی زندگی کا معمول تھا۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجامت کرواتے وہ اسی طرح اردگرد بیٹھ جاتے اور بال مبارک حاصل کر لیتے۔

Marfat.com

بالوں کی خوشبو کا عالم کیا ہوگا؟

صحابہ کرام کا موئے مبارک کو حاصل کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے درمیان تقسیم فرمانا، حضرت ابو طلحہ انصاری اور ان کی اہلیہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو خصوصاً عطا کرنا ان روایات میں متعدد اہل علم کے حوالے سے تطبیق و موافقت بیان کرنے کے بعد مولانا محمد ذکریا سہارنپوری رقمطراز ہیں۔

قلت ولعل وجه امره صلی اللہ علیه وسلم ان تجعله فی طیبها ما فی جمع الوسائل بروایة مسلم انه صلی اللہ علیه وآله وسلم نام عند انس فعرق فسلفت عرقه فی قارورتها فاستیقظ فقال ماهذا الذی تصنعین یا ام سلیم فقالت هذا عرقك نجعله لطیبنا وهو اطیب الطیب

میں کہتا ہوں شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبارک پسینہ کو خوشبو میں ملانے کا حکم اس بنا پر دیا ہو جو جمع الوسائل میں مسلم کی روایت سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام انس کے ہاں آرام فرما تھے۔ آپ کو پسینہ آیا تو انہوں نے اپنی شیشی میں اسے جمع کرنا شروع کیا۔ آپ بیدار ہوئے تو پوچھا یہ کیا کر رہی ہو عرض کیا یہ آپ کا پسینہ ہم بطور خوشبو استعمال کریں گے کیونکہ یہ سب سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے۔

اس کے بعد کہتے ہیں۔

ولما کان هذا حال عرقه صلی اللہ علیه وآله وسلم

جب یہ حال و شان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پسینہ کا ہے تو آپ

Marfat.com

فرائحة شعره صلى الله عليه وسلم ظاهرة لا تخفى

(حجۃ الوداع، ۱۶۰)

صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بالوں کی خوشبو کا عالم کیا ہوگا؟

صرف حج و عمرہ کے موقعہ پر

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف حج اور عمرہ کے موقعہ پر حلق کروایا کرتے یعنی تمام بال منڈوا دیتے ورنہ تمام حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام منڈواتے نہ تھے بلکہ بال رکھتے تھے۔

امام نبہانی نے اس بات کی تصریح ان الفاظ میں کی ہے۔

لم يرد انه عليه السلام حلق رأسه الشريف غير نسك حج وعمرة فتكون تبقية الشعر في الرأس سنة ومنكرها مع علمه يجب تاديبه

(الانوار المحمدیہ، ۳۱۴)

حج اور عمرہ کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام بال منڈانا ثابت نہیں لہذا سر پہ بال رکھنا سنت ہے اب جو شخص علم کے باوجود اس کا انکار کرے وہ سزا کا مستحق ہوگا۔

مبارک ناخنوں کی تقسیم

اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناخن مبارک بھی ترشوائے اور صحابہ میں تقسیم فرمائے کیونکہ مسند احمد کی روایت میں ساتھ یہ الفاظ بھی ہیں بال مبارک ترشوانے کے بعد

Marfat.com

ثم قلم اظفارہ وقسمها بین الناس

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناخن ترشوائے اور لوگوں میں تقسیم فرمائے

حضرت محمد بن زید رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا قریشی دوست منیٰ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ قربانی کا گوشت تقسیم فرما رہے تھے میرے اور میرے دوست کے حصہ میں کوئی شی نہ آئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے موئے مبارک عطا فرمائے اور میرے ساتھی کو مبارک ناخن عطا فرمائے (المواہب، ۱۱ : ۴۳۹)

دو روایات میں موافقت

مشہور روایات میں یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال شریف اور ناخن مبارک تقسیم فرما دیئے طبقات ابن سعد کی ایک روایت میں ہے

امر بشعرہ واظفارہ ان تدفن

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال اور ناخنوں کو دفن کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

(الطبقات، ۲ : ۱۷۴)

اہل علم نے فرمایا ان روایات کے درمیان کوئی تعارض و اختلاف نہیں

یمکن بانہ صلی اللہ علیہ وسلم امر اولاً بالدفن ثم لما اشتاق اصحابہ الی اخذ الشعور امر بالقسمۃ

ممکن ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے انہیں دفن کرنے کا حکم دیا ہو پھر جب صحابہ کا حصولِ شوق دیکھا تو تقسیم فرما دیئے۔

(حجۃ الوداع، ۱۵۹)

Marfat.com

نوٹ :۔ان موضوعات پر تفصیلی گفتگو کے لئے ہماری دو کتب، صحابہ کی وصیتیں اور "صحابہ کرام کے معمولات" کا مطالعہ کیجئے۔

حجامت کا شرف

اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حجامت مبارکہ کا شرف جس صحابی کو نصیب ہوا ان کا اسم گرامی حضرت معمر بن عبداللہ العدوی رضی اللہ عنہ ہے بعض نے حضرت خراش بن امیہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا ہے لیکن انہوں نے اس موقعہ پر نہیں بلکہ عمرۃ القضیہ کے موقعہ پر شرف پایا تھا کیونکہ ان کا اپنا قول ہے۔

انا حلقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ فی عمرۃ القضیۃ

میں نے عمرۃ القضیہ کے موقعہ پر مروہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلق کی سعادت حاصل کی تھی۔

(زرقانی علی المواہب، ۱۱:۴۳۸)

اللہ کا نہایت ہی کرم

حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کی خدمت کا موقعہ ملا، منیٰ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی سے فارغ ہوئے تو فرمایا آؤ میری حجامت کرو میں استرا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھ کر خوش طبعی فرماتے ہوئے کہا اے

Marfat.com

معمر

امکنك رسول اللہ من شجمة اذنه وفی یدہ الموسٰی

اللہ کا رسول اپنا سر تمہارے قابو میں اس حال میں دے رہا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں اُسترا ہے

میں نے عرض کیا۔

واللہ یارسول اللہ ان ذلك لمن نعم اللہ علی ومنہ

یارسول اللہ، اللہ کی قسم یہ مجھ پر اللہ کا نہایت ہی احسان وکرم ہے

(مسند احمد، ۵۴۸۰)

حلق والوں کے لئے تین دفعہ دُعا

پیچھے گزرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصر نہیں حلق کروایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی۔

اللھم اغفر للمحلقین

اے اللہ حلق کروانے والوں کو معاف فرما دے۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قصر کرنے والوں کے لئے دُعا فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر حلق کروانے والوں کے لئے دعا فرمائی پھر عرض کیا یا رسول اللہ قصر کروانے والوں کے لیے بھی دعا فرمائیں آپ نے تیسری دفعہ بھی حلق والوں کے لئے ہی دعا فرمائی پھر قصر والوں کے لیے کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ ان کے دعا فرمائی۔ (بخاری ومسلم)

جب حلق کروانے والوں پر اتنا بڑا انعام ہے کہ اللہ تعالٰے کے حبیب کی تین دفعہ دعا نصیب ہوئی ہے تو پھر ہم اسے ہی حاصل کیوں نہ کریں۔

Marfat.com

خواتین کے لئے قصر سُنت ہے

حلق صرف مردوں کے لئے ہے خواتین حلق نہیں کروا سکتیں بلکہ ان کے لئے صرف قصر ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلیق المراۃ راسھا (الترمذی)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو حلق کروانے سے منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خواتین کے لیے حلق نہیں۔

انما علی النساء التقصیر (ابو داؤد)	خواتین کے لیے فقط قصر کروانا ہے۔

ایک پورا کی مقدار

خواتین پر ایک پورے کی مقدار بال کٹوانا لازم ہوتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواتین قصر کرواتے ہوئے۔

تأخذ قدر انملۃ (سنن سعید بن منصور)	صرف ایک پورا کی مقدار بال کٹوائیں

یاد رہے خواتین کو قصر سے وہی ثواب نصیب ہو جائے گا جو مردوں کو حلق کروانے سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

لباس پہن لیا

حجامت سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کھول کر لباس پہن لیا، خوشبو لگائی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

یوم النحر قبل ان یطوف بالبیت (المسلم، کتاب الحج)	عید کے روز طواف زیارت پر روانہ ہونے سے پہلے خوشبو لگائی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم نے جمرہ عقبہ کو رمی کر لی تو اب تمہارے لئے بیویوں کے علاوہ احرام کی باقی تمام پابندیاں ختم، تو کسی نے خوشبو کے بارے میں پوچھا تو فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس موقعہ پر خوشبو لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (النسائی، کتاب المناسک)

منیٰ میں ایک اہم اعلان

حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا لوگوں کے درمیان یہ اعلان کر دوں، دنوں میں روزہ جائز نہیں

انها ایام اکل وشرب و ذکر اللہ	یہ دن، کھانے، پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔

(مسند احمد، ۳: ۴۱۵)

Marfat.com

طواف زیارت کے لئے مکہ روانگی

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے اور مکہ کی طرف طوافِ زیارت کے لیے روانہ ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافاض الی البیت	پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے اور بیت اللہ کے طواف کے لئے روانہ ہوئے۔

(المسلم، کتاب الحج)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنیٰ (المسلم، کتاب الحج)	یوم نحر میں طواف کے لئے چلے گئے اور منیٰ میں واپس آکر ظہر ادا کی۔

حالت سواری میں طواف

طوافِ زیارت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری کی حالت میں طواف فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طاف بالبیت وھو علی بعیر (مسند احمد، ۱: ۲۱۴)	نے بیت اللہ کا طواف سوار ہو کر کیا۔

انہی سے ابوداؤد کی روایت میں مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم مکہ تشریف لائے ہم لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے

فطاف علی راحلته	آپ نے حالت سواری میں
(ابوداؤد، کتاب المناسک)	ہی طواف کیا۔

انہی سے تیسری روایت میں ساتھ سواری پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی ہے۔

قدم النبی صلی اللہ علیہ	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری
وسلم علی راحلته وخلفه	پر تشریف لائے اور آپ کے
اسامة	پیچھے اسامہ سوار تھے۔
(المسلم، کتاب الحج)	

حالت سواری میں طواف کی حکمت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا طواف پیدل فرمایا جبکہ طوافِ زیارت سواری کی حالت میں فرمایا اس کی حکمت یہی تھی تاکہ ہر کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال کو دیکھ سکے اور زیارت بھی کر سکے حافظ ابنِ حجر حکمت لکھتے ہوئے فرماتے ہیں

فللحاجة الی اخذ الناسك	تاکہ ہر کوئی آپ کا طریقہ
عنه	حج سیکھ سکے

آگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا مقام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

واحتمل ایضًا ان تکون	یہ بھی احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
راحلته عصمت عن	وسلم کی سواری اس حال میں آپ کی برکت

Marfat.com

التلويث حينئذ كرامة لـه صلى الله عليه وآله وسلم فلا يقاس عليها غيرها

کی وجہ سے بول وبراز نہیں کیا کرتی تھی لہٰذا اس پر کسی دوسرے کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

وقد قيل ان ناقته صلى الله عليه وسلم كانت منوقة اى مدربة معلمة فيوعن منها ما يحذر من التلويث وهى سائرة

یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری اللہ تعالیٰ کی طرف سے تربیت یافتہ اور سیکھی ہوئی تھی اور وہ آپ کو لیے ہوئے بول وبراز نہیں کیا کرتی تھی۔

(فتح الباری)

رہا یہ معاملہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلیہ حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے بیمار ہونے کی وجہ سے سواری پر طواف کیا (جیسا کہ آگے آرہا ہے) تو فرماتے ہیں۔

فتحتمل ان يكون بعيرام سلمة كان كذلك

ممکن ہے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہ کی سواری کی بھی (حضور کی اجازت کی وجہ سے) خصوصیت ہو۔

(فتح الباری)

یعنی سواری پر طواف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی خصوصیت ہے۔

رمل نہیں فرمایا

اس طواف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمل نہیں فرمایا امام ابوداؤد

Marfat.com

نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

لم یرمل فی السبع الذی اقاض فیہ	طواف زیارت میں رمل نہیں کیا۔

نوٹ، اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے جب پہلے طواف میں رمل ہو گیا تو دوسرے میں رمل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

چھڑی سے استلام

چونکہ اس طواف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری کی حالت میں تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری پر طواف فرمایا۔

واستلم الحجر بمحجن کان معہ (مسند احمد، ۱: ۲۱۴)	اور اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرمایا۔

چھڑی کا بوسہ

حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طواف کرتے ہوئے دیکھا

ویستلم الرکن بمحجن معہ ویقبل المحجن	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھڑی حجر اسود کو لگا کر استلام فرماتے

Marfat.com

(زرقانی، ۱۱: ۳۸۰)

اور چھڑی کو بوسہ دے رہے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی پر طواف فرمایا چھڑی حجر اسود کو لگاتے۔

ثم یعطف المحجن ویقبلہ (القریٰ، ۲۷۴)

پھر واپس کر کے چھڑی کو بوسہ دیتے۔

نوٹ:۔ طواف کرنے والے کے لیے کس قدر آسانی ہے اگر بوسہ نہ لیا جا سکے تو ہاتھ لگا لیا جائے اگر وہ بھی مشکل تو دُور سے سلام کر لیا جائے۔ امام احمد رضا قادری لکھتے ہیں، ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے سنگِ اسود مبارک چھو کر اُسے چُوم لو، یہ بھی نہ بن پڑے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے اسے بوسہ دے دو۔ یہی کیا کم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۰ - ۷۳۹)

نوافل کے لئے سواری بٹھائی

جب طواف مکمل ہو گیا تو مقامِ ابراہیم کے پاس اونٹنی کو بٹھایا اور دو رکعت نفل ادا فرمائے حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف سے فارغ ہوئے۔

اناخ راحلتہ عند المقام فصلی رکعتین

سواری کو مقام ابراہیم کے پاس بٹھایا اور دو نفل ادا فرمائے۔

(القریٰ، ۲۷۴ بحوالہ ابوداؤد)

Marfat.com

چشمہ زمزم پر

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمہ زمزم پر تشریف لائے وہاں بنو عبدالمطلب (آپ کے خاندان کے لوگ) مثلاً حضرت عباس رضی اللہ عنہ لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمزم طلب فرمایا انہوں نے اپنے بیٹے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اپنی والدہ کے پاس اور حضور کے لئے کھجور کا مشروب لاؤ آپ نے فرمایا بھئی مجھے زمزم دو عرض کیا اس میں لوگوں نے ہاتھ ڈالے ہیں فرمایا کوئی بات نہیں زمزم ہی دو الفاظ روایت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتی السقایۃ فقال اسقونی	چشمہ زمزم پر تشریف فرما ہوئے
فقالوا ان ھذا یخوضہ	فرمایا زمزم لاؤ عرض کیا اس میں لوگ
الناس ولکنا نتیلث بہ من	داخل ہوتے ہیں اس لئے آپ
البیت فقال لاحاجۃ لی	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے گھر
فیہ اسقونی مما یشرب	سے پانی لاتے ہیں فرمایا مجھے اس
الناس (مسند احمد، ۱/۲۱۴)	کی ضرورت نہیں مجھے اسی سے
	پلا دو جس سے لوگ پیتے ہیں۔

زمزم میں تبرک

اس چشمہ زمزم کو یہ شرف بھی حاصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منہ میں رکھ کر واپس اس میں بطور تبرک ڈالا تاکہ تا قیامت امت مسلمہ کے لیے برکت حاصل رہے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمزم پر تشریف لائے ہم نے زمزم کا ڈھول نکال کر پیش کیا۔

فشرب ثم مج فیھا ثم افرغناھا فی زمزم (مسند احمد، ۱: ۲۷۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، منہ میں پانی لے کر واپس اس میں ڈالا اور اسے ہم نے چشمہ زمزم میں انڈیل دیا۔

نوٹ، ہمیں زمزم پیتے ہوئے یہ تصور بھی کرنا چاہیئے یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبرک بھی ہے۔

کھڑے ہو کر نوش فرمایا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زمزم پیش کیا۔

فشرب وھو قائم (البخاری، کتاب الحج)

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

بقیہ اُسامہ نے

مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو بقیہ تھا۔

سقی فضلہ اسامۃ (المسلم، کتاب الحج)

اسے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے پینے کا شرف حاصل کیا۔

Marfat.com

آپ کے نوش فرمانے کا معمول

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں زمزم کا ڈول پیش کیا گیا آپ نے ڈول کو پکڑا بسم اللہ پڑھی پھر منہ لگا کر خوب پیا پھر سر اقدس اٹھایا اور الحمدللہ کہا پھر بسم اللہ پڑھی اور منہ لگا کر پیا پھر سر اقدس اٹھا کر الحمدللہ کہا پھر بسم اللہ پڑھ کر پیا اور سر اٹھا کر الحمدللہ کہا اور پھر فرمایا ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق یہ ہے۔

لم یشربوا منہا حتی یتضلعوا	وہ اسے خوب پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

(اخبار مکہ، ۲: ۵۷)

میں بھی ڈول نکالتا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمزم پلانے کی خدمت کو نہایت پسند کیا اور فرمایا اگر یہ خطرہ نہ ہوتا

لولا ان تغلبوا علیہا لنزعت بیدی	لوگ تمہیں پریشان کریں گے تو میں بھی ڈول نکالنے میں تمہارے ساتھ شریک ہو جاتا۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں۔

لولا ان الناس یتخذونہ نسکا لنزعت معکم۔	اگر لوگوں کے اسے حج کا حصہ بنانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ ڈول نکالتا۔

(مسند احمد، ۱: ۲۷۲)

Marfat.com

جب لوگوں کو پتہ چل جائے گا تو ہر کوئی کہے گا میں بھی ڈول نکالوں تو تمہیں پریشانی لاحق ہو گی اس لئے میں اس عمل کو ترک کرتا ہوں۔

اس کے بعد سعی

اس کے بعد حسبِ سابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا و مروہ کی سعی فرمائی لیکن وہ بھی حالت سواری میں تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔

ثم خرج فطاف بين الصفا والمروة (القریٰ، ۴، ۲ بحوالہ مسند احمد)	پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

ثم خرج من باب الصفا قال واخذ عبد الله ابن ام مكتوم بخطام ناقته فجعل يرتجز رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول.	پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باب الصفا سے باہر نکلے اس حال میں کہ حضرت ابن مکتوم نے آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی اور متعر کہہ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر مسکرائے۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت سواری میں طواف کرتے ہوئے دیکھا آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کا استلام فرما رہے تھے۔

Marfat.com

ثم خرج الی الصفاء المروۃ فطاف سبعًا علی راحلتہ

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ کی طرف نکلے آپ نے سواری پر ہی سعی فرمائی۔

(القریٰ، ۲۷۵ بحوالہ ابوداؤد)

یہ ہیں محمد یہ ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ طواف اور سعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت سواری میں فرمائے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

لیراہ الناس ولیشرف ولیسألوہ فان الناس غشوہ

تاکہ تمام لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف پا سکیں آپ سے اپنے اپنے مسائل عرض کر سکیں کیونکہ پیدل کی صورت میں لوگوں کا جمگھٹا ہو جاتا تھا۔

(المسلم، کتاب الحج)

حالانکہ زیارت کرنے والوں کی صورتِ حال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔

ان رسول اللہ کثر علیہ الناس یقولون ھذا محمد ھذا محمد حتی خرج العواتق من البیوت

کثیر لوگ زیارت کرنے کیلئے حاضر ہو گئے تھے حتی کہ گھروں سے باہر وہ خواتین بھی نکل آئی تھیں اور ہر کوئی دوسرے کو دیدار کرواتے ہوئے کہہ رہا تھا یہ ہیں محمد یہ ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(المسلم، کتاب الحج)

کیا خوش بختی ان لوگوں کی جو حرم کعبہ میں طواف و سعی میں اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی زیارت کا شرف پا رہے تھے۔

ظہر کہاں پڑھی؟

یہ طواف اور سعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ظہر سے پہلے ادا فرمائی رہا معاملہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن ظہر کی نماز کہاں ادا فرمائی اس بارے میں حتمی رائے قائم نہیں کی جا سکتی کیونکہ دونوں قسم کی روایات ہیں حضرت جابر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز مکہ میں ہی ادا کی لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ظہر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ میں واپس جا کر ادا کی۔

جو بھی ہو طواف اور سعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر سے پہلے مکمل کر لیے یہ دس ذوالحج ہفتہ کا دن تھا

نوٹ :۔ یاد رہے دس کو ہی طواف کر لینا افضل ہے لیکن تین دن (دس، گیارہ ، بارہ) کے اندر اندر کیا جا سکتا ہے۔

منیٰ میں واپسی

دن کے پچھلے پہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ واپس تشریف لے گئے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔

ثم رجع الی منیٰ فمکث پھر منیٰ تشریف لے گئے

Marfat.com

بھا لیالی ایام التشریق	اور ایام تشریق کی راتیں وہاں بسر کیں۔

منیٰ میں سوال و جواب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان امور سے فارغ ہو کر تشریف فرما ہو گئے تاکہ لوگ مختلف معاملات کے بارے میں آپ سے رہنمائی لے سکیں مؤطا کے الفاظ ہیں۔

وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع للناس بمنیٰ والناس یسألونہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تشریف فرما ہو گئے اور لوگوں نے آپ سے مختلف سوالات عرض کیے۔

مسلم کے الفاظ ہیں۔

وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ للناس یسألونہ	لوگوں کے سوالات کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تشریف فرما ہوئے۔

کوئی حرج نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں لوگوں کی رہنمائی کے لئے تشریف فرما ہوئے تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے علم نہ تھا۔

Marfat.com

فحلقت قبل ان انحر — میں نے ذبح سے پہلے حجامت کروالی ہے۔

فرمایا۔

اذبح ولا حرج — جاؤ قربانی کرو کوئی حرج نہیں

دوسرا شخص آیا اس نے عرض کیا مجھے علم نہ تھا۔

فنحرت قبل ان ارمی — میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ارم ولا حرج — جاؤ رمی کرو کوئی حرج نہیں

صحابی کہتے ہیں اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدیم و تاخیر کے حوالے سے جو بھی پوچھا گیا آپ نے یہی فرمایا کوئی حرج نہیں۔

فما سئل عن شئی قدم او اخر الا قال افعل ولا حرج — کسی شی کی تقدیم و تاخیر کے بارے میں جو سوال کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا کوئی حرج نہیں۔ (المسلم، کتاب الحج)

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔

فما سمعته یسئال یومئذ عن امر مما ینسی او یجهل من تقدیم بعض الامور قبل بعض و اشباهها — اس دن میں نے جو بھی تقدیم و تاخیر کے بارے میں جو سوال سنا کہ مجھ سے بھول ہو گئی یا مجھے علم نہ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

الاقال افعلوا ذلك ولا حرج (المسلم، کتاب الحج)

وسلم نے یہی فرمایا کہ لو کوئی حرج نہیں

چار اہم امور

دس ذوالحج (یوم نحر) کو چار اہم امور کی بجا آوری ہوتی ہے پہلے جمرہ عقبہ کی رمی پھر قربانی پھر حجامت پھر طواف زیارت وسعی ان میں ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے اگر کسی نے علم ہونے کے باوجود اس ترتیب کو بدل دیا تو اس پر دم لازم آجائے گا۔

معتدل رائے

ترتیب بدلنے سے دم لازم آتا ہے یا نہیں ؟ اس بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک لازم آتا ہے اور بعض کے نزدیک لازم نہیں آتا لیکن ان روایات کو سامنے رکھتے ہوئے معتدل رائے یہی بنتی ہے کہ اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر اس ترتیب کو بدل ڈالا تو اس پر دم لازم آئے گا اگر کسی کو ترتیب کا علم ہی نہیں تھا یا وہ بھول گیا تو اب دم لازم نہ ہوگا کیونکہ سوال کرنے والے نے عرض کیا۔ مجھے علم نہیں تھا، اسی طرح بیان کرنے والے صحابی نے نسیان اور جہالت کے الفاظ ذکر کیئے ہیں امام قسطلانی، امام طحاوی حنفی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

ظاهر الحديث بدل على التوسعة فى تقديم

ظاہراً حدیث بعض کو بعض پر مقدم کرنے کی اجازت دے رہی ہے، البتہ یہ احتمال

Marfat.com

بعض هذه الاشياء
على بعض الا انه يحتمل
ان يكون قوله لاحرج
اى لااثم فى ذلك
الفعل وهو كذ لك
لمن كان ناسيًا او جاهلاً
واما من تعمد المخالفة
فتجب عليه الفدية

(المواہب اللدنیہ، ۱۱: ۴۴۶)

ہے کہ لاحرج کا معنی یہ ہوگا کہ گناہ نہیں اور یہ حکم اس شخص کا ہوگا جو بھول گیا یا اسے علم نہ تھا، لیکن جس نے ایسا دانستہ کیا اس پر دم لازم ہوگا۔

حالت سواری پر

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوالات کا سلسلہ حالت سواری میں ہی ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہیں جوابات ارشاد فرمائے مسلم کے الفاظ ہیں۔

وقف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم علی راحلتہ
فطفق ناس یسألونہ
(المسلم، کتاب الحج)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر تشریف فرما تھے لوگوں نے آپ سے مختلف سوالات پوچھے۔

روایات میں موافقت

کچھ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد سوالات

Marfat.com

ہوئے کچھ سے پتہ چلتا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لباس پہن لیا تو اس موقعہ پر ہوئے بعض سے پتہ چلتا ہے کہ طواف کے بعد واپسی پر ہوئے لیکن ان میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے تینوں مواقع پر سوالات ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہنمائی فرمادی۔

یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

حضرت حارث بن عمرو السہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں منیٰ کے مقام پر اپنے کریم آقا علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا لوگ آپ کے اردگرد حلقہ بنائے حاضر تھے میں نے دیکھا

فجئ الاعراب فاذا رأوا وجهه قالوا هذا وجه مبارك

(ابوداؤد، ۱ : ۲۴۳)

جو کوئی آپ کے چہرہ انور کی زیارت کرتا وہ پکار اٹھتا یہ چہرہ اقدس انوار الٰہی کا مظہر اتم ہے۔

امام حسن رضا بریلوی نے کیا خوب کہا۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

(ذوقِ نعت)

بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس دیکھ کر ہی مسلمان ہو گئے تھے، حضرت ابو رمثہ التمیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا لوگوں نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشاندہی کی جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

Marfat.com

کا شرف پایا تو۔

قلت ھذا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں پکار اٹھا یہ تو اللہ تعالےٰ کے نبی ہیں۔

(شمائل ترمذی، باب ماجاء فی شیب رسول اللہ)

یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدینہ طیبہ میں یہود کے سب سے بڑے عالم تھے وہ اپنے قبول اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں جب مجھے اس بات کی اطلاع ملی کہ محمد عربی جس نے نبی آخر الزمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے مدینہ کی بستی میں ان کی آمد ہو چکی ہے تو میں بھی دوستوں کے ساتھ آپ کو دیکھنے کی غرض سے گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے جب میری نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس پر پڑی۔

عرفت ان وجھہ لیس

بوجہ کذاب

(مشکوٰۃ المصابیح، باب فضل الصدقہ)

تو میرے دل نے گواہی دی

یہ پُرانوار چہرہ کسی جھوٹے شخص

کا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں بھی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف عطا فرمائے۔

منیٰ کی راتیں

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمی جمار کے لیے منیٰ میں ہی قیام فرمایا اور

Marfat.com

یہ اتوار، پیر اور منگل کی راتیں تھیں۔

فمکث بھا لیالی ایام التشریق
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

ایام تشریق کی راتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ میں ہی بسر کیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے ہمارے پاس کچھ مالِ تجارت تھا جس کی حفاظت کے لیے ہم سے کوئی نہ کوئی مکہ میں رات بسر کرتا۔

اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبات بمنی
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہی راتیں بسر فرمائیں

نوٹ: ان دنوں منیٰ میں ہی رات کا اکثر حصہ بسر کرنا سنت ہے۔

زوال کے بعد رمی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف فرما تھے۔

یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس

اور جب سورج ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ (اولیٰ) کو رمی فرمائی۔

یعنی سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے

کنا نتحین زوال الشمس فاذا زالت رمینا
(البخاری)

ہم زوال شمس کا انتظار کرتے جب سورج ڈھلتا تو ہم رمی کرتے۔

Marfat.com

پہلے اور دوسرے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہلے جمرہ کی رمی سے فارغ ہوتے تو قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر طویل دعا مانگتے پھر دوسرے کو رمی فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا مانگی لیکن تیسرے کو رمی فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ رکے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

ویقف عند الاولیٰ والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ لایقف عندھا!	پہلے اور دوسرے جمرہ کو رمی کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر رکے اور آہ و زاری کے ساتھ دُعا کی پھر تیسرے جمرہ کو رمی فرمائی مگر اس کے بعد نہ رکے۔

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

میں نے رسول اللہ کا یہی معمول دیکھا

حضرت سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں انہوں نے جمرہ اولیٰ کو رمی کی سات کنکریاں ماریں ہر ایک کے ساتھ تکبیر کہی جب فارغ ہوئے تو قبلہ رخ ہو کر کافی دیر تک رکے۔

یدعو ویرفع یدیہ	اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہے

پھر انہوں نے جمرہ وسطیٰ کو رمی کی پھر قبلہ رخ ہو کر کافی دیر تک ہاتھ اٹھائے دُعا کرتے رہے اس کے بعد تیسرے جمرہ کو رمی کی لیکن

Marfat.com

اس کے بعد کھڑے نہ ہوئے اور فرمانے لگے۔

ھکذا رأیت رسول اللہ	میں نے رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ	علیہ وآلہ وسلم کو یوں ہی کرتے
(البخاری، کتاب المناسک)	ہوئے دیکھا۔

دوسرے کے پاس زیادہ وقت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے جمرہ کی رمی کے بعد پہلے سے زیادہ رکا کرتے۔

رایت رسول اللہ صلی اللہ	میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وقف عند الثانیۃ	علیہ وآلہ وسلم دوسرے جمرہ کے
اکثر مما وقف عند الجمرۃ	پاس پہلے کے پاس روکنے سے
الاولیٰ (مسند احمد)	زیادہ رکا کرتے

واضح ہوگیا پہلے دو جمرات کو رمی کرنے کے بعد دعا کے لئے رکا جائے اور تیسرے کے بعد نہ رکا جائے

یہ رمی پیدل فرمائی

پیچھے گزر چکا ہے دس ذوالحج کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو سواری کی حالت میں رمی فرمائی تھی جبکہ یہ رمی پیدل فرمائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کان اذا رمی الجمار مشی	جب رمی فرماتے تو آپ صلی اللہ
الیھا ذاھبًا و راجعًا	علیہ وآلہ وسلم جمرات کی طرف

Marfat.com

(الترمذی) پیدل ہی تشریف لے گئے اور واپسی پر بھی پیدل ہی تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول یہ تھا دس کو حالت سواری میں رمی کرتے اور باقی ایام میں پیدل جاتے اور بتلاتے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی معمول تھا۔

(مسند احمد)

رات کو بیت اللہ کی زیارت کے لئے آمد

دس ذوالحج دن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف کے لئے ظہر سے پہلے منیٰ سے مکہ تشریف لائے اور باقی دنوں میں رات کو بیت اللہ کی زیارت کے لیے تشریف لاتے رہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان یزور البیت فی ایام منی

منیٰ کے دنوں میں بیت اللہ کی زیارت کے لیے تشریف لاتے رہے۔

(البخاری، کتاب الحج)

بیہقی کی روایت میں رات کا ذکر ہے۔

کان یزور البیت کل لیلۃ مادام بمنی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ کی ہر رات زیارتِ بیت اللہ کے لئے تشریف لاتے رہے۔

(السنن الکبری، ۲: ۱۴۶)

حضرت طاؤس سے یہ الفاظ منقول ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Marfat.com

کان یفیض کل لیلۃ یعنی لیالی منی	منیٰ کی ہر رات بیت اللہ میں تشریف لاتے رہے۔

(السنن الکبریٰ، ۲:۱۴۶)

ازواجِ مطہرات کا طواف

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے طواف دن کے بجائے رات کو کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ منیٰ سے مکہ تشریف لائے تھے حافظ ابن حجر شرح منہاج میں نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

اخر طواف نسائہ وخرج معھن	اپنی ازواج کا طواف مؤخر فرمایا اور ان کے ساتھ خود تشریف لائے۔

کچھ لوگوں کو اجازت

پیچھے پڑھ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تمام راتیں اور دن منیٰ میں ہی بسر فرمائے اگر طواف کے لیے مکہ تشریف لائے تو طواف سے فارغ ہو کر منیٰ ہی تشریف لے گئے لیکن کچھ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں رات بسر کرنے کی اجازت دی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محترم چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو زمزم پلانے کی ذمہ داری کی وجہ سے اجازت چاہی کہ میں یہ راتیں مکہ میں رہنا چاہتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دیدے۔

Marfat.com

استأذن العباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

حضرت عباسؓ نے زمزم پلانے کی وجہ سے منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کرنے کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔

پیچھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے گزرا ہم تجارت کرتے تھے ان دنوں

فیأتی احدنا مکۃ فیبیت علی المال

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

ہم سے کوئی ایک مال کی نگرانی کے لیئے مکۃ المکرمہ میں رات بسر کرتا۔

چرواہوں کو اجازت

اسی طرح اونٹوں کے چرواہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منیٰ سے باہر رات بسر کرنے کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی حضرت عدی بن عاصم اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رخص لرعاء الابل فی البیتوتۃ

(ابوداؤد)

اونٹوں کے چرواہوں کو منیٰ سے باہر رات بسر کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔

بلکہ چرواہوں کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمادیا تم یوم نحر کو رمی کرو دوسرے دن بے شک نہ کرو تیسرے

Marfat.com

دن دونوں دنوں کی اکٹھی رمی کر لو، مسند احمد میں روایت کے الفاظ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رخص للرعاء ان یرموا یوما و یدعوا یوما

چرواہوں کو رخصت دیتے ہوئے فرمایا تم ایک دن رمی کر لو دوسرے دن ترک کر لو

دوسری روایت میں ہے

فیرموا یوم النحر ثم یدعوا یوما ولیلۃ ثم یرموا الغد

وہ یوم نحر میں رمی کر لیں پھر ایک دن اور رات ترک کر دیں پھر آئندہ کل میں دونوں دنوں کی کر لیں۔

(مسند احمد، ۵: ۴۵۰)

اس تمام گفتگو سے واضح ہو گیا کہ مجبور آدمی مثلاً بیمار ہے یا کسی بیمار کے ساتھ ہسپتال رہنا پڑتا ہے وہ منیٰ سے باہر راتیں بسر کر سکتا ہے غور کیجئے اسلام میں کس قدر آسانیاں ہیں اور ہم نے اسے کتنا مشکل بنا رکھا ہے۔

نوٹ، مریض یا کمزور کی جگہ کوئی دوسرا بھی رمی کر سکتا ہے۔

سورۃ النصر کا نزول

گیارہ ذوالحج بروز اتوار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تشریف فرما تھے تو آپ پر سورۃ النصر (اذا جاء نصر اللہ) کا نزول ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے

Marfat.com

نزلت هذه السورة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنیٰ وھو فی اوسط ایام التشریق فی حجۃ الوداع اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فعرف انه الوداع

(مجمع الزوائد ۳۷ : ۲۶۶)

حجۃ الوداع کے موقعہ پر مقام منیٰ میں ایام تشریق کے وسط میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورت اذا جاء نصر اللہ کا نزول ہوا تو آپ دنیا سے اپنی رخصتی سے آگاہ ہو گئے

اس سورۂ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ظاہری حیات سے رخصت ہونے کی طرف اشارہ بھی ہے جیسا کہ درج ذیل واقعہ سے بھی اس کی تائید ہو رہی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمیشہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیگر کبار صحابہ پر بھی ترجیح دیتے تھے۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا یہ قرآن کا علم دوسروں سے زیادہ رکھتے ہیں انہوں نے بطور امتحان سورۃ النصر تلاوت کی اور موجود صحابہ سے اس کا معنی پوچھا تمام نے بیان فرمایا اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو اس کی تفسیر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا۔

ھو اجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی علیہ

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصال کی اطلاع دی گئی ہے

گیارہ ذوالحج کو خطبہ

گیارہ کو جب سورۂ مبارکہ کا نزول ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی

Marfat.com

عنہا کا بیان ہے

امر بناقتہ القصواء فرحلت لہ ثم رکب فوقف للناس بالعقبۃ فاجتمع الیہ ما شاء اللہ من المسلمین

(مجمع الزوائد، ۳ : ۲۶۶)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصواء اونٹنی تیار کردی گئی آپ سوار ہوئے اور لوگوں کو خطاب فرمایا اس وقت جو مسلمان جمع تھے ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

خطبہ کی تفصیل

نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا، ثُمَّ اَدَّاهَا إِلٰی مَنْ لَمْ یَسْمَعْهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهٗ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ۔

ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ

وَالنَّصِیْحَةُ لِأُولِی الْأَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ، إِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُکَوِّنُ مِنْ وَرَآئِهِمْ۔

وَمَنْ کَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةَ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ، وَاَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ۔

وَمَنْ کَانَ هَمُّهُ الدُّنْیَا فَرَّقَ اللّٰهُ اَمْرَهٗ، وَجَعَلَ فَقْرَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ، وَلَمْ یَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْیَا إِلَّا مَا کُتِبَ لَهٗ۔

اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندوں کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات کو سنا اور اسے یاد رکھا، پھر ایسے لوگوں تک پہنچایا جنہوں نے اسے نہیں سنا کیونکہ علمت (فقہ) کے کتنے ہی پہنچانے والے ایسے ہوتے ہیں جو اس کی (پوری) سمجھ بوجھ نہیں رکھتے اور حکمت کے کتنے ہی پہنچانے والے ایسے لوگوں تک اسے پہنچاتے ہیں جو خود ان سے زیادہ سمجھ بوجھ کے مالک ہوتے ہیں۔

تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں ایماندار آدمی کے دل میں کوئی کینہ پرورش نہیں پاتی:

۱۔ خالصۃً اللہ کے لیے (بے لوث) عمل کرنا۔

۲۔ ارباب اقتدار کے لیے (اطاعت، مشورہ، تنقید کی شکل میں) خیر خواہی۔

۳۔ نظم جماعت کا سررشتہ تھامے رکھنا۔

اُن (یعنی اولی الامر) سے خطاب ان تین تقاضوں کی بنا پر ہونا چاہیے اور جس کی فکر آخرت کے لیے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی خاطر جمع کرتا ہے اور اس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دیتا ہے اور دنیا از خود اس کے پاس کھنچی چلی جاتی ہے اور جس کی فکر دنیا کے لیے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو پراگندہ کر دیتا ہے اور اس کی محتاجی کو اس کی آنکھوں کے سامنے بیچ میں لا رکھتا ہے اور اسے دنیا میں بجز اس کے کچھ حصہ نہیں ملتا جو اُس کے لیے لکھا جا چکا ہے۔

(جمہرۃ الخطب بر الاعجاز القرآن)

Marfat.com

ایام تشریق منیٰ میں

قرآنِ مجید میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ۔	ان مقرر دنوں میں اللہ کو خوب یاد کرو جس نے دو دنوں میں جلدی کرلی اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے تاخیر کرلی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

یعنی اگر کوئی شخص گیارہ بارہ ذوالحج دو دن رمی کر کے مکہ آجاتا ہے تو اس کی اجازت ہے اور اگر کوئی تیرہ کو بھی رمی کرتا ہے تو اس کی بھی اجازت ہے

تیرہ ذوالحج تک ٹھہرے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ ذوالحج تک منیٰ میں قیام پذیر رہے اور تیرہ کو زوال کے بعد رمی فرما کر واپس لوٹے حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں جب ایام تشریق کا تیسرا دن آیا اور وہ منگل کا دن تھا۔

ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم والمسلمون معه فنفر بهم من منىٰ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے تمام مسلمان بھی ساتھ تھے اور آپ ان کے ساتھ منیٰ سے روانہ ہوئے۔

(البدایہ، حجۃ الوداع)

Marfat.com

یہ روانگی ظہر سے پہلے تھی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روانگی منیٰ سے ظہر سے پہلے ہوئی کیونکہ ظہر کی نماز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی محصب میں ادا فرمائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی الظھر والعصر والمغرب والعشاء فی المحصب

ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز وادی محصب میں ادا فرمائی۔

(البخاری، کتاب الحج)

وادی محصب میں رونق افروزی

منیٰ سے روانہ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی محصب میں ٹھہرے اس وادی کو محصب کے علاوہ ابطح، بطحاء اور خیف بنو کنانہ بھی کہا جاتا ہے۔

(المواہب اللدنیہ، ۱۱ : ۴۶۶)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بتائیں آپ نے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحج) کو ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی انہوں نے فرمایا منیٰ میں ادا فرمائی تھی میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فاین صلی العصر یوم النفر؟ قال بالابطح

منیٰ سے روانگی کے دن عصر کہاں ادا فرمائی؟ فرمایا مقام ابطح (محصب) پر

(البخاری، کتاب الحج)

Marfat.com

چار نمازیں اور آرام

وادی محصب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار نمازیں (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) ادا کیں اور رات کا کچھ حصہ آرام بھی فرمایا اور پر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے گزرا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار نمازیں ادا فرمائیں۔

ورقد رقدۃ فی المحصب (البخاری، کتاب الحج)

اور وادی محصب میں آرام بھی فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلی الظھر والعصر والمغرب والعشاء بالبطحاء ثم ھجع ھجعۃ (مسند احمد، ۲: ۱۲۴)

ظہر، عصر، مغرب اور عشاء مقام بطحاء پر ادا کیں اور وہاں آرام بھی فرمایا۔

صحابہ کا معمول

صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم منیٰ سے واپسی پر یہاں قیام کرتے اسی طرح چار نمازیں وہاں ادا کرتے رات آرام کرتے اور پھر مکہ روانہ ہوا کرتے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان ینزلون الابطح (الترمذی، کتاب الحج)

حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وادی البطح (محصب) میں قیام فرمایا کرتے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

نزل بالمحصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمرو ابن عمر (البخاری، کتاب الحج)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وادی محصب میں ٹھہرا کرتے تھے۔

یہاں قیام کی حکمت

پیچھے گزر چکا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طوافِ عمرہ سے فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار ذوالحج سے آٹھ ذوالحج تک منیٰ روانہ ہونے سے پہلے مکہ سے باہر قیام فرمایا وہ بھی اسی مقام پر قیام فرمایا اور یاد رہے فتح مکہ کے وقت بھی قیام گاہ یہی مقام تھا اس میں حکمت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام کے لئے اسی جگہ کو منتخب فرمایا۔

مطالعہ احادیث سے حکمت یہ سامنے آتی ہے کہ یہی وہ جگہ تھی جہاں کفار نے جمع ہو کر یہ قسم اٹھائی تھی جب تک حضور کا خاندان بنو ہاشم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے حوالے نہیں کرتا ان کے ساتھ مقاطعہ اور بائیکاٹ کیا جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غلبہ و فتح نصیب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے شکر کا اظہار کرتے ہوئے اسی مقام

Marfat.com

کو قیام گاہ بنایا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ سے روانگی سے قبل فرمایا۔

نحن نازلون غداً بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر

ہم کل خیف بنو کنانہ (محصب) میں اس مقام پر ٹھہریں گے جہاں انہوں نے کفر پر قسم کھائی تھی۔

(البخاری، کتاب الحج)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے حج کے موقعہ پر عرض کیا یارسول اللہ

این تنزل غداً ؟

کل آپ کا قیام کہاں ہوگا ؟

فرمایا۔

نحن نازلون غداً ان شاء اللہ بخیف بنی کنانۃ حیث قاسمت قریش علی الکفر

انشاء اللہ ہم کل خیف بنو کنانہ میں اس مقام پر ٹھہریں گے جہاں انہوں نے کفر پر حلف اٹھایا تھا

(مسند احمد، ۳۴۱)

بعض روایات سے معلوم ہوا ہے یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے انتظار کی وجہ سے ہوا، بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے خروج آسان تھا ان تمام کو سامنے رکھتے ہوئے حافظ ابن کثیر رقمطراز ہیں یہاں ٹھہرنے کی وجہ یہ تھی

انہ علیہ السلام امر الناس ان یکون اٰخر عہدھم بالبیت وکانوا قبل ذلک ینصرفون من کل وجہ کما قال ابن

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو یہ تعلیم دی کہ روانگی سے پہلے آخری عمل حاجی کا طواف ہونا چاہیے حالانکہ اس سے پہلے لوگ اس

Marfat.com

عباس قامر الناس ان
یکون اخر عهدهم بالبیت
ای طواف الوداع فاراد علیه
السلام ان یطوف هو ومن
معه من المسلمین بالبیت
طواف الوداع وقد نفر من
منی قریب الزوال فلم یکن
یمکنه ان یبیت البیت فی
بقیة یومه ویطوف به
ویرحل الی ظاهر مکة من
جانب المدینة لان ذلک
قد یتعذر علی هذا الجم
الغفیر فاحتاج ان یبیت
قبل مکة ولم یکن منزل
النسیب بمبتیه من المحصب
الذی کانت قریش قد
عاقدت بنی کنانة علی بنی
هاشم وبنی المطلب فیه فلم
یبرم الله القریش امرا بل
کبتهم ورد هم خائبین
اظهر الله دینه وتقی نبیه

عمل سے غافل تھے جیسا کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
طوافِ وداع کو آخری عمل قرار دے دیا
تو خود آپ اور آپ کے صحابہ طوافِ
وداع کا ارادہ رکھتے تھے، آپ منیٰ
سے زوال کے قریب نکلے تھے اب
بقیہ دن میں خانہ کعبہ آنا اور طواف
کرنا ممکن نہ تھا اور نہ ہی مدینہ کی طرف
روانگی، کیونکہ اس طرف ہجوم ہی بہت
تھا، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے شہر مکہ سے باہر ہی رات بسر فرمائی
اور یہی وہ جگہ تھی یہاں قریش نے
بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف
عہد کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں
کامیاب نہ ہونے دیا بلکہ انہیں
ذلیل وخائب فرما کر اپنے نبی کی مدد
فرمائی اور آپ کے دین کو غلبہ عطا
فرمایا، آپ کے ذکر کو بلند اور دین
قویم کو کامل اور صراط مستقیم کو
اشعار فرما دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

واعلی کلمته واتم له الدین القویم واوضح به الصراط المستقیم نجع بالناس وبین لهم شرائع الله وشعائره وقد نفر بعد اکمال المناسک فنزل فی الموضع الذی تقاسمت قریش فیه علی الظلم والعدوان والقطیعة (البدایہ والنہایہ، حجۃ الوداع)

وسلم نے اس موقعہ پہ لوگوں کو ہدایات دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات اور شعائر کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ جب مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد لوٹے تو اسی جگہ تشریف فرما ہوئے یہاں قریش نے ظلم، زیادتی اور قطع رحم پر حلف اٹھایا تھا۔

حضرت عائشہ کا عمرہ اور مقام تنعیم

وادی محصب میں قیام کے دوران ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگ حج اور عمرہ کر کے جا رہے ہیں مگر میں صرف حج کر کے جا رہی ہوں (پیچھے گزرا تھا آپ ایام مخصوصہ کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکیں تھیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں ان جیسا ثواب مل جائے گا عرض کیا میں عملاً عمرہ کے لیے دوبارہ طواف کرنا چاہتی ہوں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کو حکم دیا۔

فاعمر بها من التنعیم فاعتمرت بعد الحج ثم اقبلت وذالک لیلة الحصبة (المسلم)

انہیں لے جاؤ مقام تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرواؤ انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا اور واپس آئیں اور یہ محصب کی رات تھی۔

Marfat.com

خود سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔

اھللت من التنعیم فدخلت	میں مقام تنعیم سے عمرہ کا
فقضیت عمرتی وانتظر	احرام باندھ کر مکہ داخل ہوئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ	عمرہ ادا کیا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم بالابطح حتی فرغت	علیہ وآلہ وسلم وادی ابطح (محصب)
(ابوداؤد، کتاب المناسک)	میں میری انتظار میں رہے۔

مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا

آج اسی مقام تنعیم پر نہایت ہی خوبصورت اور عظیم مسجد تعمیر کی گئی ہے جو اپنی مثال آپ ہے اس کا نام مسجد عائشہ ہے، یہاں سے ہی اہل مکہ عمرہ کا احرام باندھتے ہیں حجاج کے غسل و وضو کے لئے وہاں بڑا وسیع انتظام ہے۔

طوافِ وداع کیلئے روانگی

جیسے ہی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عمرہ سے فارغ ہو کر محصب پہنچیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں کو طوافِ وداع کے لئے مکۃ المکرمہ روانگی کا حکم دیدیا ام المومنین کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے انتظار میں تھے جب میں عمرہ ادا کر کے پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

امر الناس بالرحیل	لوگوں کو کوچ کا حکم فرمایا۔
(ابوداؤد، کتاب المناسک)	

Marfat.com

سحری کا وقت

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وادی محصب سے مکۃ المکرمہ کی طرف لوگوں کو روانگی کا حکم دیا تو وہ سحری کا وقت تھا ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے مقام تنعیم سے عمرہ ادا کیا

ثم جئت سحراً فاذن فی اصحابہ بالرحیل فارتحل (البخاری، کتاب المناسک)

پھر میں بوقت سحری واپس پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو روانگی کا حکم دیا اور خود بھی روانہ ہوئے۔

نماز سے پہلے طواف

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کی ادائیگی سے پہلے طواف وداع فرمایا اور پھر نماز پڑھائی ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محصب سے حرم کعبہ روانہ ہوئے۔

ثم بالبیت فطاف بہ قبل صلوٰۃ الصبح (المسلم، کتاب الحج)

بیت اللہ کے پاس پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر سے پہلے طواف ادا کیا

اس وجہ سے شیخ ابن حزم لکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

طاف للوداع سحراً قبل الصبح یوم الاربعاء (القریٰ، ۵۵۶)

بدھ کے روز طلوع فجر سے پہلے سحری کے وقت طواف وداع فرمایا۔

Marfat.com

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر ادا کر کے پھر طواف فرمایا۔

انہ علیہ السلام لما فرغ من صلوٰۃ الصبح طاف بالبیت سبعًا	جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا۔

(البدایہ، حجۃ الوداع)

لیکن ان کی بنیاد اور دلیل مطالعہ میں نہیں آئی جبکہ نماز فجر سے پہلے طواف کا ذکر مسلم کی روایت میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جیسا کہ اوپر آچکا ہے۔

نماز فجر حرم کعبہ میں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودہ ذوالحج بروز بدھ فجر کی نماز حرم کعبہ میں پڑھائی، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فمر بالبیت قبل صلوٰۃ الصبح	نماز فجر سے پہلے بیت اللہ میں پہنچ چکے تھے۔

(البخاری، کتاب الحج)

حافظ ابن کثیر اس کے تحت لکھتے ہیں۔

الظاہر انہ علیہ السلام صلی الصبح یومئذٍ عند الکعبۃ باصحابہ	حتمی بات یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کی نماز فجر صحابہ کو حرم کعبہ میں پڑھائی۔

(البدایہ، حجۃ الوداع)

Marfat.com

سورۂ طور کی تلاوت

اس روز فجر کی نماز میں جس سورۂ مبارکہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت فرمائی وہ سورۂ طور ہے۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہے میں طواف وداع کر رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یصلی حینئذ الی جنب	اس وقت بیت اللہ کے پاس
البیت وھو یقرأ والطور	نماز پڑھاتے ہوئے سورہ طور
وکتاب مسطور	کی تلاوت فرما رہے تھے۔
(المسلم، کتاب الحج)	

سواری پر طواف

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں طواف وداع کے وقت بیمار ہوگئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو فرمایا۔

طوفی من وراء الناس و	تم حالت سواری میں لوگوں
انت راکبۃ	کے پیچھے سے طواف کر لو
(المسلم، کتاب الحج)	

دوسری روایت کے الفاظ ہیں جب صبح کی جماعت کھڑی ہو جائے

فطوفی علی بعیرک	تم سواری پر اس وقت طواف
والناس یصلون	کر لینا جب لوگ نماز ادا کر رہے
(البخاری، کتاب الحج)	ہوں

Marfat.com

پیچھے آپ پڑھ چکے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کی برکت سے ان کی سواری کو بھی خصوصی شان نصیب ہو گئی کہ وہ حالتِ طواف میں بول و براز نہیں کرے گی۔

مقام ملتزم پر

طوافِ وداع کے نوافل کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقامِ ملتزم پر تشریف لائے چہرہ اقدس اور سینہ مبارک اس کے ساتھ لگا کر دعا فرمائی حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں،

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلزق وجھہ وصدرہ بالملتزم
(السنن الکبریٰ، ۵: ۱۶۴)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ نے چہرہ اور سینہ اقدس ملتزم کے ساتھ لگا رکھا تھا۔

فتح مکہ کے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ سے ہے جب مکہ فتح ہوا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچھ آپ کے صحابہ کعبہ کے اندر سے باہر تشریف لائے۔

وقد استلموا الرکن من الباب الی الحطیم ووضعوا خدورھم علی البیت و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطھم
(ابوداؤد، کتاب المناسک)

انہوں نے حطیم کی طرف سے حجر اسود کو بوسہ دیا اور مقام ملتزم پر اپنے رخسار رکھ دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان تھے۔

Marfat.com

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا تو وہ حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازہ کے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے۔

فوضع صدره ووجهه وذراعيه هكذا وبسطهما بسطاً وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

کہ ان کا سینہ، چہرہ اور بازو بیت اللہ کے ساتھ چپکے ہوئے تھے اور بازو کھلے ہوئے تھے اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت مجاہد تابعی اور دیگر ائمہ مجتہدین کی رائے یہی ہے کہ طوافِ وداع کے بعد مقامِ ملتزم پر جانا مستحب ہے۔

يستحب ان يقف في الملتزم بعد طواف الوداع ويدعو

مستحب یہ ہے کہ مقام ملتزم پر طواف وداع کے بعد جایا جائے اور دعا کی جائے۔

(زاد المعاد، ۱: ۲۴۱)

حضرت منصور سے منقول ہے میں نے حضرت مجاہد سے حرم کعبہ سے الوداع ہونے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا، بیت اللہ کا طواف کرو مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرو پھر زمزم پیو۔

ثم تاتي الملتزم فتستلمه ثم تدعو ثم تسأل حاجتك ثم تستلم الحجر وتنصرف

(حجۃ الوداع، ۱۸۹)

پھر مقام ملتزم پر آکر چمٹ جاؤ پھر دعا مانگتے ہوئے اپنی حاجتیں عرض کرو پھر حجر اسود کا بوسہ لو اور لوٹ جاؤ۔

Marfat.com

امام نووی المناسک میں فرماتے ہیں :۔

الدعاء عند الملتزم بعد طواف الوداع	ملتزم پر دعا طواف وداع کے بعد مستحب ہے۔

حضرت ملا علی قاری طریقہ وداع پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں ،
طواف مکمل کرنے کے بعد دو نوافل پڑھے جائیں پھر زمزم پیا جائے۔

ثم یاتی الملتزم ویاتی باب الکعبۃ فیقبل العقبۃ ویدعو	پھر ملتزم پر حاضری دی جائے، باب کعبہ کی چوکھٹ کو چوما جائے اور دعا مانگی جائے۔

(حجۃ الوداع، ۱۸۹ بحوالہ شرح اللباب)

اہم نوٹ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر معاملہ میں امت کے لئے آسانی فرمائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمول سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ طواف کے بعد جب بھی موقعہ ملے انسان مقام ملتزم پر حاضری دے سکتا ہے۔

اوپر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں گزرا فتح مکہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم دخول کعبہ کے بعد مقام ملتزم پر تشریف لائے، حجۃ الوداع کے موقعہ پر طواف الوداع کے بعد اس مقام پر تشریف فرما ہوئے اسی طرح صحابہ اور صحابیات کا معمول بھی ملتا ہے حضرت محمد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا انہوں نے خدام کو لائٹ کم کرنے کا حکم دیا اور پھر طواف فرمایا میں نے بھی ان کے ساتھ طواف کیا۔ انہوں نے تین طواف کیئے

کلما طافت سبعا وقفت	جب وہ طواف مکمل فرماتیں تو

Marfat.com

بین الحجر والباب — مقام ملتزم پر حاضر رہتیں

سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں بھی یہی منقول ہے طواف کے نوافل ادا کرنے کے بعد مقام ملتزم پر آکر دعا کرتے۔

(القریٰ، ۳۱۶)

حاجی کا آخری عمل

جس حاجی نے حرم کعبہ سے رخصت ہونا ہو وہ طواف وداع کر کے لوٹے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا معمول بھی یہی تھا اور حج یا عمرہ کرنے والے شخص کو اسی کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم بھی دی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا

من حج ھذا البیت	جو شخص اس مبارک گھر کا حج
او اعتمر فلیکن آخر	کرے یا عمرہ اسے چاہیئے وہ
عھدہ بالبیت	آخر میں اس کا طواف کرکے
(الترمذی)	واپس ہو۔

انہی سے مروی دوسری روایت کے الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لاینفرن احدکم حتی	تم میں سے کوئی واپس نہ ہو
یکون آخر عھدہ بالبیت	جب تک وہ آخر میں بیت اللہ
(المسلم)	کا طواف نہ کرلے۔

Marfat.com

حائضہ خاتون کیلئے رُخصت

اگر ان دِنوں میں کسی خاتون کے ایام مخصوصہ شروع ہو جائیں تو اس کے لیے رخصت ہے کہ وہ بغیر طواف وداع کیئے لوٹ سکتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو طواف وداع کا حکم دیتے ہوئے۔

انہ خفف عن الحائض (البخاری) — حائضہ خاتون کو اجازت فرما دی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص لہا (البخاری) — نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیض والی خاتون کو طواف وداع سے رخصت عطا فرما دی۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا معاملہ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے طواف وداع کے موقع پر ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص ایام شروع ہو گئے کہنے لگیں اب میری وجہ سے تمہیں رکنا پڑ جائے گا کیونکہ میں طواف وداع نہیں کر سکتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی تو فرمایا۔

اطافت یوم النحر ؟ — کیا طواف زیارت کر لیا ہے؟

عرض کیا وہ تو کر لیا تھا فرمایا۔

فانفری (المسلم) — اب تم کوچ کر سکتی ہو!

Marfat.com

زمزم کا تبرک

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طوافِ وداع، مقام ملتزم اور نماز فجر سے فارغ ہوئے تو آپ نے ساتھ بطور تبرک لے جانے کے لئے زمزم حاصل فرمایا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج وعمرہ سے فارغ ہوتیں۔

کانت تحمل من ماء	تو وہ ساتھ زمزم لے کر جاتیں۔
زمزم	
اور بتایا کرتیں۔	
ان رسول اللہ صلی اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیہ وسلم کان یحملہ	بھی زمزم ساتھ لے جایا کرتے

(الترمذی، کتاب الحج)

مولانا محمد زکریا سہارنپوری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مبارک معمول کے بارے میں لکھتے ہیں۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمزم
یحملہ وکان یصبہ علی	ساتھ لے جاتے، اسے بیمار
المرضیٰ ویسقیھم وانہ	کو پلاتے اور ان کے اوپر چھڑکتے
حنک بہ الحسن والحسین	اسی کے ساتھ آپ نے اپنوں
رضی اللہ عنھما	نواسوں امام حسن اور امام حسین
(حجۃ الوداع، ۱۹۳)	رضی اللہ عنہما کو گھٹی عنایت
	فرمائی تھی۔

Marfat.com

مشکیزہ اور زمزم

امام ترمذی، ابن خزیمہ، حاکم اور بیہقی نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا آپ شیشے کی بوتلوں میں زمزم ساتھ لے جایا کرتیں اور ساتھ بتاتیں۔

حملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الاداوی والقرب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشکیزوں میں زمزم ساتھ لے جاتے۔

(سبل الہدیٰ: ۱: ۱۸۳)

رسول اللہ اور حسنین ساتھ لے جاتے

امام طبرانی نے حبیب بن ابی ثابت سے نقل کیا میں نے حضرت عطاء سے زمزم ساتھ لے جانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا۔

قد حملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحملہ الحسن وحملہ الحسین رضی اللہ عنہما

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما زمزم ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد، ۳: ۲۹۰)

آپ زمزم منگوایا بھی کرتے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمزم کے ساتھ اسقدر پیار تھا کہ آپ مکہ سے

Marfat.com

زمزم منگوایا بھی کرتے تھے امام ابن جریج کہتے ہیں مجھے ابن ابی حسین نے بتایا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے سہیل بن عمرو کی طرف لکھا اگر میرا پیغام رات کو پہنچے تو صبح نہ کرو اور اگر دن کو پہنچے تو رات کا انتظار نہ کرتا۔

حتی تبعث الی بماء زمزم — میری طرف جلدی زمزم روانہ کرو۔

انہوں نے دو مشکیزے زمزم کے اونٹ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیئے۔

(اخبار مکہ، ۲ : ۵۱)

زمزم تحفہ میں عنایت فرماتے

امام ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اذا اراد ان یتحف الرجل — جب کسی کو تحفہ دینے کا ارادہ

متحفۃ سقاہ من ماء زمزم — فرماتے تو اسے زمزم پلایا کرتے

امام صالحی نقل کرتے ہیں

صحح الدمیاطی اسنادہ — امام دمیاطی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

(سبل الہدیٰ، ۱ : ۱۸۲)

بیماروں پر چھڑکتے اور انہیں پلاتے

ام المومنین سے ہی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

وکان یصب منه علی المرضی ویسقیهم

زمزم بیماروں پر چھڑکتے اور انہیں پلاتے۔

(سبل الہدیٰ، ۱ : ۱۸۳)

مدینہ طیبہ روانگی

چودہ ذوالحج بروز بدھ بوقت صبح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج سے فارغ ہوکر شہر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف وداع فرمایا۔

ثم خرج الی المدینة (المسلم)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے

واپسی پر تکبیر و حمد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہوکر واپس لوٹے تو۔

یبدأ فیکبر ثلاث مرات ثم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له، له الملک وله الحمد وهو علی کل شئ قدیر، آئبون تائبون عابدون ساجدون

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہی پھر پڑھا اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں حکومت اسی کی ہے حمد بھی اسی کے لیئے اور وہ ہر شی

Marfat.com

پر قادر ہے ہم رجوع کرنے والے
توبہ کرنے والے، عبادت کرنیوالے
سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی
حمد کرنیوالے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا
وعدہ سچ کر دکھایا اس نے اپنے
بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو
شکست دی۔

برنا حامدون صدق
اللہ وعدہ ونصر عبدہ
(البخاری، کتاب المغازی)

یاد رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوہ سے واپس لوٹتے تو یہی کلمات فرمایا کرتے۔

واپسی باب العمرۃ کی طرف سے

پیچھے گزرا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کے لیئے مکۃ المکرمہ داخل ہوئے تو بلندی (جنت المعلیٰ) کی طرف سے تشریف لائے اس کا تام حجون بھی ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے واپس ہوئے تو آپ نشیبی علاقہ باب الشبیکۃ سے واپس ہوئے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دخل مکۃ من اعلاھا و
خرج من اسفلھا
(البخاری، کتاب الحج)

مکہ میں بلند علاقہ سے داخل ہوئے
اور نشیبی علاقہ سے واپس ہوئے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دخل من الثنیۃ العلیا — اس بلند پہاڑ کی طرف سے داخل

Marfat.com

التی بالبطحاء وخرج من الثنیۃ السفلی (البخاری، کتاب المناسک)

ہوئے جو محصب کی طرف ہے اور پست علاقہ سے خارج ہوئے۔

راستہ تبدیل کرنے کی حکمت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول متعدد مقامات پر ملتا ہے مثلاً عید کے لئے جس راستہ پر تشریف لے جاتے واپسی اس پر نہ ہوتی بلکہ دوسرا راستہ سے واپس ہوتے، عرفات جاتے آتے راستہ تبدیل فرمایا اسی طرح یہاں بھی راستہ بدل لیا اس کی متعدد حکمتیں بیان ہوئی ہیں ان میں دو درج ذیل ہیں۔

۱- لینتبرک بہ کل من فی طریقیہ

تاکہ دونوں راستہ والے لوگ برکت حاصل کرلیں۔

۲- المناسبۃ بجہۃ العلو عند الدخول لما فیہ من تعظیم المکان وعکسہ الاشارۃ الی فراقہ

داخلہ کے لیے بلند جانب مناسب تھی کیونکہ اس میں مکان کی تعظیم ہے اور نکلنے کیلئے نشیب مناسب تھا کیونکہ اس میں فراق وجدائی کا پہلو ہے۔

(المواہب اللدنیہ، ۱۱ : ۴۷۴)

مکہ میں کتنے دن قیام رہا؟

مکہ شریف میں اس موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام دس دن رہا چار ذوالحج بروز اتوار مکہ میں داخل ہوئے اور چودہ ذوالحج بروز بدھ شہر مدینہ کی طرف روانگی ہوگئی اس طرح مکہ، منیٰ، عرفات، مزدلفہ کا کل وقت دس

Marfat.com

دن بن جاتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ مدتِ قیام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اقام بمکۃ عشرا	مکہ میں دس دن قیام فرمایا

حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا

کم اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ قال عشرا (القری، ۵۵۰)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدت قیام کتنی تھی؟ فرمایا دس دن۔

مقام غدیر پر حضرت علی کی فضیلت پر خطبہ

واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مقام غدیر پر پہنچے (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان جحفہ کے قریب ہے) تو وہاں آپ تشریف فرما ہوئے ایک درخت کے نیچے ظہر کی نماز ادا فرمائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی فضیلت وشان بیان فرمائی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خم غدیر پر تشریف فرما ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

الستم تعلمون انی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم	کیا تم نہیں جانتے میں اہل ایمان کی جانوں سے بھی ان کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔

عرض کیا ہاں آپ رکھتے ہیں پھر فرمایا

الستم تعلمون انی اولیٰ بکل مؤمن من نفسہ	کیا تم نہیں جانتے میں ہر مومن کی جان سے بھی بڑھ کر اس پر زیادہ حق رکھتا ہوں۔

Marfat.com

عرض کیا کیوں نہیں آپ ایسا حق یقیناً رکھتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ	اے اللہ جس کا میں دوست و محبوب ہوں پس علی بھی اس کا دوست و محبوب ہے اے اللہ تو اسے دوست بنا جو علی کو دوست رکھے اور اسے اپنا دشمن بنا جو علی سے دشمنی رکھے۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا۔

اصبحت وامسیت مولیٰ کل مومن ومومنۃ (مشکوٰۃ المصابیح)	آپ تو ہر مومن مرد اور عورت کے دوست اور محبوب کے درجہ پر فائز ہو گئے ہیں۔

اس خطبہ کی وجہ

اس خطبہ کی کیا وجہ تھی؟ اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ سے یہ رہنمائی ملتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن میں قاضی اور جج بنا کر بھیجا ہوا تھا ان کے چند فیصلوں کے بارے میں کچھ لوگوں کے ذہن واضح نہ تھے مثلاً حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے یمن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی میں نے آپ کی طرف سے کچھ زیادتی محسوس کی، واپسی پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی تو میں نے دیکھا آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے فرمایا بریدہ

الست اولی بالمومنین من انفسھم؟	کیا میں اہلِ ایمان کی جانوں سے بڑھ کر ان پر حق نہیں رکھتا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔

آپ نے فرمایا۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ (النسائی)	جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

حافظ ابن کثیر اس خطبہ کی حکمت ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

فبین فیھا اشیاء وذکی من فضل علی رضی اللہ عنہ وامانتہ وعدلہ وقربہ الیہ ما ازاح بہ ما کان فی نفوس کثیر من الناس منھم (البدایہ)	اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف اشیاء کا تذکرہ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت، امانت، عدل اور اپنے ساتھ قرب بیان فرماتے ہوئے ان چیزوں کا ازالہ فرما دیا جو لوگوں کے ذہنوں میں تھیں۔

امام ابن عدی نے حضرت زید بن ارقم اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خطبہ میں دیگر اشیاء کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

۱:۔ ان الصدقۃ لا تحل لی ولا لاھل بیتی	صدقہ میرے اور میری اہل بیت کے لئے حلال نہیں۔
۲:۔ لعن اللہ من ادعی الی	اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت جس نے

Marfat.com

غیر ابیہ	اپنی نسبت غیر والد کی طرف کی۔
۳:۔ الولد للفراش وللعاھر الحجر	اولاد صاحب نکاح کے لیے اور زانی کے لیئے پتھر
۴:۔ لیس لوارث وصیۃ	وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

یہ خطبہ اٹھارہ ذوالحج کو ہوا

یہ مبارک خطبہ بروز اتوار اٹھارہ ذوالحج کو مقام غدیر پر ہوا یاد رہے مکۃ المکرمہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدھ چودہ ذوالحج کو روانہ ہوئے تھے گویا آج روانہ ہوئے پانچواں دن تھا حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

خطب خطبۃ عظیمۃ فی	اٹھارہ ذوالحج درخت کے نیچے
الیوم الثامن عشر من ذی	مقام خم غدیر پر عظیم خطبہ ارشاد
الحجۃ عامئذ وکان یوم	فرمایا اور یہ اتوار کا دن تھا۔
الاحد غدیر خم تحت شجرۃ	
ھنالک (البدایہ)۔	

مقام روحا پر بچے کے بارے میں سوال

مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام روحا پر پہنچے تو ایک قافلہ والوں سے ملاقات ہوئی آپ نے انہیں سلام فرمایا، ان میں سے ایک خاتون نے بچے

Marfat.com

کے بارے میں سوال کیا

الھذا حج ؟ کیا اس کے لیئے حج ہے ؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

نعم ولک اجر ہاں اور اس پر تیرے لیے اجر و ثواب ہے۔

تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ بلوغ سے پہلے ادا کیا گیا حج نفلی ہوتا ہے اور اس پر حج کروانے والے کو اجر ملتا ہے۔

یاد رہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے اسی طرح کا بچے کے بارے میں سوال طواف وداع کے موقعہ پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا تھا اور آپ نے یہی جواب عنایت فرمایا، ممکن ہے یہ سوال دو دفعہ ہوا ہو اور یہ بھی امکان ہے واقعہ تو ایک ہی دفعہ ہوا مگر ایک صحابی نے اس کی جگہ کی نشاندہی کرتے ہوئے روحا کا نام لیا ہے جبکہ دوسرے نے صرف اتنا کہا طواف وداع کے بعد یہ سوال ہوا تھا۔

مقام ذوالحلیفہ میں رات

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو رات ذوالحلیفہ میں بسر فرماتے اور دن کو شہر مدینہ میں داخل ہوتے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الی مکۃ یصلی فی مسجد الشجرۃ و اذا رجع صلی بذی الحلیفۃ

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی طرف روانہ ہوتے تو طریق شجرہ اختیار فرماتے اور جب واپس لوٹتے تو ذوالحلیفہ میں

Marfat.com

ببطن الوادی وبات حتی یصبح

تمازادا فرماتے اور وہیں رات بسر فرماتے

(البخاری، کتاب المناسک)

خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی ساری زندگی یہی معمول رہا۔

اذا اقبل من مکۃ فان مر بہ قبل الصبح ساعۃ او من آخر السحر عرس حتی یصلی بہا الصبح

جب مکہ سے واپس آئے تو اگر قبل از صبح یا سحری کے آخری وقت وہاں سے گزر ہوتا وہاں ہی بقیہ حصہ رات کا بسر کرتے اور فجر کی نماز وہاں ہی ادا کرتے

(البخاری، کتاب الصلاۃ)

طریق معرس پر داخلہ

پیچھے گزرا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی طرف شہر مدینہ سے روانہ ہوئے تو طریق شجرہ (درخت والا راستہ) اختیار فرمایا تھا۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے تو طریق معرس (قافلہ کے پڑاؤ والا راستہ) اختیار فرمایا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کان یخرج من طریق الشجرۃ ویدخل من طریق المعرس

جب شہر مدینہ سے مکہ تشریف لے جاتے تو طریق شجرہ اختیار فرماتے اور واپسی پر طریق معرس

Marfat.com

(البخاری، کتاب المناسک) اختیار فرماتے۔

دن کو داخلہ

جیسا کہ گزرا رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے مقام پر بسر فرمائی اور دن کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر مدینہ میں داخل ہوئے۔

ودخل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ نہاراً من طریق المعرس	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر مدینہ میں طریق معرس سے دن کو داخل ہوئے۔

امام زرقانی اس راستہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

وھو اسفل من ذی الحلیفۃ واقرب الی المدینۃ منھا	طریق معرس ذوالحلیفہ سے پستی میں ہے اور وہ مدینہ کے زیادہ قریب ہے۔

اُحد پہاڑ نظر آیا

جیسے ہی احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ھذا جبل یحبنا و نحبہ	یہ پہاڑ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔

بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جملہ خیبر سے واپسی پر بعض میں ہے کہ غزوہ تبوک سے واپسی پر کہا ممکن ہے متعدد دفعہ آپ نے یہ فرمایا ہو حافظ ابن حجر کہتے ہیں

Marfat.com

ظهر من روایۃ للبخاری
انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ذلک لما راہ فی حال رجوعہ
صلی اللہ علیہ وسلم من الحج

بخاری کی روایت سے بھی واضح
ہوتا ہے کہ حج سے واپسی پر آپ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کو
دیکھ کر یہ کلمات ارشاد فرمائے
(فتح الباری)

یاد رہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے صرف نافرمان جن اور انس بھی غافل ہیں ورنہ کائنات کی ہر شی حجر و شجر، پہاڑ، حیوانات اور ذرات اللہ تعالےٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتے پہچانتے اور آپ سے محبت کرتے ہوئے آپ کی طاعت و غلامی کرتے ہیں اس موضوع پر ہماری کتاب" محبت و طاعت نبوی کا مطالعہ نہایت ہی مفید رہے گا۔

سواری کو تیز فرمایا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا جب کسی سفر سے بھی واپس تشریف لاتے

فابصر جدرات المدینۃ
اوضع ناقتہ وان کانت
دابۃ حرکھا
(البخاری، کتاب المناسک)

تو شہر مدینہ کے در و دیوار دیکھتے
تو اپنی اونٹنی کو تیز فرماتے اور
گھوڑا ہوتا تو اسے ایڑی لگاتے

اسی معمول کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مدینہ دیکھتے ہی اونٹنی کو تیز فرمایا۔

Marfat.com

داخل ہوتے ہوئے کلمات

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہر مدینہ داخل ہوئے تو اللہ تعالےٰ کی بڑھائی بیان کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھ رہے تھے

لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد و
ھو علی کل شئ قدیر آیبون
تائبون عابدون ساجدون
لربنا حامدون صدق اللہ
وعدہ ونصر عبدہ و
ھزم الاحزاب وحدہ
(البخاری، مایقول اذا رجع من الحج)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں، تمام ملک اس کا ہے، حمد اسی کی ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے رجوع کرنے والے، اس کی عبادت کرنے والے اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے والے اپنے رب کی حمد کرتے والے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ پورا فرما دیا، اپنے بندے کی خوب مدد فرمائی اور ہر مقام پر کفر کے لشکروں کو شکست عطا فرمائی۔

یاد رہے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ، حج یا کسی غزوہ سے واپس لوٹتے تو شہر مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے یہی کلمات پڑھا کرتے تھے۔

رمضان کا عمرہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کے لیے لوگ حاضر ہوئے ان میں

Marfat.com

ایک خاتون حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا۔

ما منعك من الحج ؟ کیا وجہ تم حج پر نہیں گئیں۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس دو سواریاں تھیں ایک پر میرے خاوند حج کرنے کے لیے روانہ ہو گئے اور دوسری زمین میں کاشت و پانی کے لیئے مشغول تھی اسی لیے میں نہ جا سکی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ان عمرة فی رمضان تقضی حجة معی	رمضان میں عمرہ، میرے ساتھ حج ادا کرنے کے برابر ہے

(البخاری، باب حج النساء)

یعنی اس کا ثواب اسقدر ہے یہ مقصد نہیں کہ رمضان میں عمرہ کرنے والے کا حج ادا ہو جائے گا بلکہ اگر استطاعت ہوئی تو فریضہ حج کی ادائیگی اس پر لازم رہے گی امام اسحاق بن راہویہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

ان معنی هذا الحدیث نظیر ما جاء ان "قل هو الله احد" تعدل ثلث القرآن	اس حدیث کا معنی اسی طرح ہے جیسا فرمایا سورہ اخلاص کی تلاوت تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(الترمذی)

امام ابن عربی فرماتے ہیں یہ عمرہ والا فرمان

فضل من الله ونعمة فقد ادركت العمرة منزلة الحج بانضمام رمضان	اللہ تعالےٰ کا خصوصی فضل اور نعمت ہے کہ عمرہ نے رمضان کی وجہ سے حج کا درجہ حاصل کر

Marfat.com

الیہا	لیا۔
امام ابن جوزی نے بہت اچھی بات فرمائی۔	
فیہ ان ثواب العمل یزید بزیادۃ شرف الوقت کما یزید بحضور القلب وبخلوص القصد	اس سے واضح ہو رہا ہے کہ وقت کے شرف کی وجہ سے عمل کے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے جیسے کہ حضور دل اور خلوصِ نیت سے اضافہ ہوتا ہے۔

دوست واحباب کی دعوت

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر حج سے واپسی پر دعوت کا اہتمام فرمایا۔
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لما قدم المدینۃ نحر جزوراً (البخاری، باب الطعام عند القدوم)	جب شہر مدینہ واپس لوٹے تو آپ نے اونٹ ذبح فرما کر دعوت فرمائی۔

Marfat.com

Marfat.com

اپنے آقا کے
حضور
حاضری کے چالیس آداب

Marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :-

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما ۔

اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو وہ آپ کی بارگاہ میں آ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور رسول ان کی سفارش کریں تو وہ اللہ کو توبہ قبول فرمانے اور رحم کرنے والا پائیں گے ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

من زار قبری وجبت له شفاعتی ۔

(سنن دار قطنی)

جس نے میرے مزار اقدس کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ثابت ہو گئی ۔

انہی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی بھی مروی ہے :-

من جاءنی زائراً لا یعمل له حاجة الا زیارتی کان حقاً علی ان اکون شفیعاً یوم القیامة

جو فقط میری زیارت کے لیے آیا اور اس کا اور کوئی مقصد نہ تھا روز قیامت ایسے شخص کی شفاعت مجھ پر لازم ہے ۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۲ : ۲۶۱)

Marfat.com

کس قدر خوش نصیبی ہے کہ اُمتی کو بیت اللہ کی زیارت و حج کے ساتھ ساتھ اپنے کریم آقا کے حضورؐ حاضری کی سعادت نصیب ہو رہی ہے، بندہ کی اس موضوع پر مکمل کتاب " درِ رسول کی حاضری" ہے، یہاں ہم امام اہلِ محبت مولانا احمد رضا قادریؒ کے بیان کردہ آداب ذکر کیے دیتے ہیں۔

حاضری کے چالیس آداب

۱- زیارت اقدس قریب بواجب ہے۔

۲- حاضری میں خاص زیارتِ اقدس کی نیت کرو یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں اس بار مسجد شریف کی بھی نیت نہ کرے۔

۳- راستہ بھر درُود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ۔

۴- جب حرمِ مدینہ نظر آئے بہتر یہ کہ پیادہ ہو لو۔ روتے، سر جھکائے، آنکھیں نیچی کیے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو ؎

جائے سر است اینکہ تو پا می نہی پائے نہ بینی کہ کجا می نہی

؎ حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقعہ ہے او جانے والے

۵- جب قبۂ انور پر نگاہ پڑے درُود و سلام کی کثرت کرو۔

۶- جب شہر اقدس تک پہنچو جلال و جمالِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور میں غرق ہو جاؤ۔

۷- حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات (جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو) سے جلد فارغ ہو، ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو۔ وضو اور مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید و پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، خوشبو لگاؤ۔

Marfat.com

۸۔ اب فوراً آستانۂ اقدس کی طرف نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہو رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بناؤ، اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگدلی پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف التجا کرو۔

۹۔ جب درِ مسجد پہ حاضر ہو صلوٰۃ وسلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو۔ بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔

۱۰۔ اس وقت جو ادب وتعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے۔ آنکھوں، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجد اقدس کے نقش ونگار تک نہ دیکھو۔

۱۱۔ اگر کوئی ایسا سامنے آجائے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو۔ پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔

۱۲۔ ہرگز ہرگز مسجدِ اقدس میں کوئی حرف اونچی آواز سے نہ نکلے۔

۱۳۔ یقین جانو کہ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم سچی حقیقی، دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔ ان کی اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کے طور پر ایک آن کیلئے ہے، اُن کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔

امام محمد ابن الحاج مکّی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمۂ دین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں:۔

لافرق بین موتہ وحیاتہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذلک عندہ جلیٌّ لاخفاء بہ۔

(المدخل۔ فصل فی زیارۃ القبور)

کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کے احوال اور ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

امام رحمہ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام منسک متوسط اور علی قاری مکی اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے ہیں :۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم عالمٌ بحضورک وقیامک و سلامک ای بل بجمیع افعالک واحوالک وارتحالک ومقامک

(مسلک متقسط مع ارشاد الساری باب زیارۃ سید المرسلین)

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال واحوال وکوچ ومقام سے آگاہ ہیں۔

۱۴۔ اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی ورنہ اگر غلبۂ شوق مہلت دے اور اس وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانۂ حاضریِ دربارِ اقدس صرف قُل یا اور قُل سے بہت ہلکی مگر رعایتِ سُنت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسط مسجد کریم میں محراب بنی ہے اور وہاں نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اس کے نزدیک ادا کرو، پھر سجدۂ شکر میں گرو اور دُعا کرو کہ الٰہی! اپنے حبیب

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب اور ان کا اور اپنا قبول نصیب فرما۔ (آمین)

۱۵۔ اب کمالِ ادب میں، ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، ارزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو و کرم کی امید رکھتے حضورِ والا کی پائین یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مزارِ انور، یا قبلہ بلوہ فرمائیں اس سمت سے حاضر ہو کہ حضور کی نگاہِ بکیس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ بات تمہارے لیے دونوں جہان میں کافی ہے۔ والحمد للہ۔

۱۶۔ اب کمالِ ادب و ہیبت و خوف و اُمید کے ساتھ زیرِ قندیل، اس چاندی کی کیل کے جو حجرۂ مطہرہ کی جنوبی دیوار میں چہرۂ انور کے مقابل لگی ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔ لباب و شرح لباب و اختیار شرح مختار، فتاویٰ عالمگیری وغیرہما معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ:

یقف کما فی الصلوٰۃ	حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز
(فتاویٰ ہندیہ خاتمہ فی زیارت قبر النبی)	میں کھڑا ہوتا ہے۔

یہ عبارت عالمگیری و اختیار کی ہے اور لباب میں فرمایا:

واضعًا یمینہ علی شمالہ	دست بستہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر
(شرح لباب، باب زیارت)	رکھ کر کھڑا ہو۔

۱۷۔ خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگنے سے بچو کہ خلافِ ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ، یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اپنے مواجہۂ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہِ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے۔ والحمد للہ

Marfat.com

۱۸ ۔ الحمدللہ اب کہ دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہے جو اللہ عزّوجل کے محبوب عظیم الشان صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آرام گاہ ہے نہایت ادب ووقار کے ساتھ بآواز حزیں وصورت دردآگیں، ودل شرمناک وجگر چاک چاک معتدل آواز سے، نہ بلند وسخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے اعمال اکارت ہوجاتے ہیں) نہ نہایت نرم وپست (کہ سنّت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحاتِ ائمہ سے گزرا) تسلیم بجالاؤ اور عرض کرو۔

السّلام علیك ایها النّبی و رحمة الله وبركاته ۔السّلام علیك یارسول الله ۔السّلام علیك یاخیرخلق الله ۔السّلام علیك یاشفیع المذنبین ۔السّلام علیك وعلیٰ آلك واصحابك وأمّتك اجمعین ۔	پیارے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت وبرکات ہوں۔ اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ اے مخلوقِ خدا میں سب سے بہتر آپ پر سلام ہو۔ اے گنہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آپ پر سلام ہو۔ آپ پر، آپ کے آل و اصحاب پر اور تمام امت پر سلام ہو۔

۱۹۔ جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال وکسل نہ ہو صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرو۔ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے اپنے لیے اور اپنے ماں باپ، پیر استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو، بار بار عرض کرو:۔

اسئلك الشفاعة یارسول الله	اے اللہ کے رسول آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں۔

Marfat.com

۲۰ - پھر اگر کسی نے عرضِ سلام کی وصیت کی بجا لاؤ۔ شرعًا اس کا حکم ہے۔ اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس کتاب کو پڑھیں عرض کرتا ہے کہ جب انہیں حاضریِ بارگاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں ضرور یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگِ خلائق پر احسان فرمائیں۔ اللہ ان کو دونوں جہاں میں جزا بخشے۔ آمین

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك و ذريتك في كل آنٍ و لحظةٍ عدد كل ذرةٍ الف الف مرّةٍ من عبيدك محمد خان ابن فيروزدين يسألك الشفاعة فاشفع له و للمسلمين۔	اے اللہ کے رسول آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو، آپ کی آل وذریت پر بھی ہر ذرہ کے برابر، لاکھوں مرتبہ آپ کے خادم محمد خان قادری ولد فیروزدین پر، اور وہ آپ سے شفاعت کا خواستگار ہے۔ اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیے۔

۲۱ - پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو:

السلام عليك ياخليفة رسول الله - السلام عليك ياصاحب رسول الله في الغار ورحمة الله وبركاته۔	(اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ پر سلام۔ اے رسول اللہ کے یارِ غار آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکات کا نزول ہو۔

۲۲ - پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو۔

السلام عليك يا امير المومنين	اے امیر المومنین آپ پر سلام۔ اے

Marfat.com

السّلام علیك یامتمّم الاربعین
السّلام علیك یا عزّ الاسلام
والمسلمین ورحمة اللّٰه وبرکاتہٗ۔

چالیس مُسلمان پورے فرمانے والے! آپ پر سلام۔ اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت آپ پر سلام اور رحمت اور برکاتِ الٰہی کا نزول ہو۔

۲۳۔ پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق وفاروق کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو:

السلام علیکما یا خلیفتی رسول اللّٰہ۔ السّلام علیکما یا وزیری رسول اللّٰہ۔ السّلام علیکما یا ضجیعی رسول اللّٰہ ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔ اسئلکما الشفاعۃ عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیکما وبارک وسلّم۔

اے رسول اللہ کے دونوں خلیفو! تم پر سلام ہو۔ اے رسول اللہ کے دونوں وزیرو! تم پر سلام ہو۔ اے رسُول اللہ کے پہلو میں لیٹنے والو! تم پر سلام اور اللہ کی رحمتوں و برکات کا نزول ہو۔ آپ دونوں سے درخواست ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیکما وبارک وسلّم کی خدمتِ اقدس میں میرے لیے شفاعت کا وسیلہ اور سہارا بنو۔

۲۴۔ یہ سب حاضریاں محل قبولیت ہیں۔ دُعا میں کوشش کرو، دُعائے جامع کرو، دُرود پر قناعت بہتر ہے۔

۲۵۔ پھر منبر اطہر کے قریب دُعا مانگو۔

۲۶۔ پھر روضۂ جنّت میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرۂ منوّرہ کے درمیان ہے اور اسے حدیث میں جنّت کی کیاری فرمایا) اگر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دُعا کرو۔

Marfat.com

۲۷ - یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو اور دُعا مانگو کہ محلِ برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت۔

۲۸ - جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بیکار نہ جائے دو ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہو۔ نماز و تلاوت دُرود میں وقت گزارو، دُنیا کی بات کسی مسجد میں نہیں چاہیے نہ کہ یہاں۔

۲۹ - ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے اعتکاف کی نیت کر لو۔

۳۰ - مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔

۳۱ - یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو۔ کھانے پینے کی کمی ضرور کرو۔

۳۲ - قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کر لو۔

۳۳ - روضۂ انور پر نظر بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ یا قرآنِ مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کرو اور دُرود و سلام عرض کرو۔

۳۴ - پنجگانہ یا کم از کم صبح و شام مواجہہ شریف میں عرضِ سلام کے لیے حاضر رہو۔

۳۵ - شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ اُدھر منہ کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کرو بغیر اس کے ہرگز نہ گزرو کہ خلافِ ادب ہے۔

۳۶ - ترکِ جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہِ کبیرہ، اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ، صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لیے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔

Marfat.com

۳۷۔ قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ پھیرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی نہ پڑے۔

۳۸۔ روضۂ انور کا طواف کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

۳۹۔ بقیع و اُحد و قبا کی زیارت سُنت ہے۔ مسجد قبا کی دو رکعت کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے اور چاہو تو یہیں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہٗ جب حاضر ہوتے آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے۔ ایک دن بقیع وغیرہ کی زیارت کا خیال آیا پھر فرمایا یہ ہے اللہ کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھُلا ہے اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں ؎

سرایں جا سجدہ ایں جا بندگی ایں جا قرار ایں جا

۴۰۔ وقتِ رخصت مواجہہ انور میں حاضر ہو اور حضور سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو، اور تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دُعا کرو کہ الٰہی! ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔ اللّٰھم ارزقنا آمین آمین یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ ربّ العالمین۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رمضان المبارک کیسے گذارتے؟

مصنف
مفتی محمد خان قادری

Marfat.com

جسم و اعضاءِ مصطفوی کا حسن و جمال صحابہ کی نظر میں

شمائل رویت

تصنیف: مفتی محمد خان قادری

صفحات ۴۹۶ - ٹائٹل رنگین با تصاویر گنبد خضرا، خوبصورت جلد،

آپ کے جسم اطہر کی
خصوصیات و امتیازات پر بمثال کتاب!
سر تا قدم ہر ہر عضو مبارک کے حسن و جمال اور ساخت پر علمی مواد
اور اس موضوع پر احادیث کا عظیم ذخیرہ۔
بے سکون دلوں کے لیے پیام راحت و سکون۔
زیارت نبوی کے حصول کے لئے عظیم تحفہ۔

خود مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی مطالعہ دیجئے

Marfat.com

Marfat.com

امیر کاروانِ اسلام

مفتی محمد خان قادری

کا دینی، علمی اور تحقیقی لٹریچر

- شرح اج سک متراں دی
- حضور ﷺ کے آباء کی شانیں
- والدین مصطفےٰ ﷺ کا زندہ ہو کر ایمان لانا
- علماء نجد کے نام اہم پیغام
- جسم نبوی ﷺ کی خوشبو
- کیا سگ مدینہ کہلوانا جائز ہے؟
- ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی ﷺ
- سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
- صحابہ اور بوسہ جسم نبوی ﷺ
- محبت اور اطاعت نبوی ﷺ
- نعل پاک حضور ﷺ
- صحابہ اور علم نبوی ﷺ
- امام احمد رضا اور مسئلہ ختم نبوت ﷺ
- قصیدہ بردہ پر اعتراضات کا جواب
- خواب کی شرعی حیثیت
- علم نبوی ﷺ اور امور دنیا
- معراج حبیب خدا
- محافل میلاد اور شاہِ اربل
- حضور ﷺ کی رضاعی مائیں
- ترک روزہ پر شرعی وعیدیں
- عورت کی امامت کا مسئلہ
- عورت کی کتابت کا مسئلہ

- معارف ا...
- ترجمہ فتاویٰ ر...
- ترجمہ فتاویٰ ر...
- ترجمہ فتاویٰ رض...
- ترجمہ فتاویٰ رضو...
- ترجمہ فتاویٰ رضو...
- فتاویٰ رضویہ جلد...
- ترجمہ فتاویٰ جلد...
- ترجمہ اشعۃ اللمعا...
- ترجمہ اشعۃ اللمعا...
- صحابہ اور محافل...
- صحابہ کے معمولا...
- علم نبوی ﷺ اور م...
- حضور رمضان کے...
- سدرہ تھری ا...
- منہاج اصول ا...
- ذخائرِ محمدیہ...
- مسلک صدیق...
- شرح سلام ر...
- نورِ خدا سید...
- اسلام اور تحد...
- اسلام میں ...
- فضائل فاطمہ...

- شبہ...
- اسلام او...
- اسلام او...
- والدین م...
- نسب نبوی...
- وسعت عل...
- اسلام او...
- اسلام او...
- اسلام او...
- نظام حکو...
- فضیلت ...
- شان نبوت...
- تفسیر سور...
- شاہکار ر...
- ایمان والد...
- حضور ﷺ...
- امتیازات...
- درِ رسول...
- صحابہ کی...
- رفعتِ ذ...
- مزاحِ ...
- تبسم نبو...
- منہاج...

- سلام...
- ط...
- ط...
- آ...
- ط...
- ط...
- جدا...
- ط...
- ط...
- قرا...
- ط...
- ط...
- کیا...
- ط...
- یار...
- اصلا...
- ط...
- ط...
- ط